واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

الحمد للہ کہ درین ایام نیک فرجام رسالہ راحت افزائی جان و دل مسمی

تنبیہ الکذاب و نصرۃ الرحمٰن

مذہب معتدل

[illegible]

[illegible]

بتصحیح و تحشیہ جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

در مطبع فاروقی سید محمد معظم طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين اما بعد
فقیر عبدالحق تلمیذ اور تربیت یافته خدمت عمی مکرمی مولوی محمد عبیدالله صاحب مدظله
کا گزارش کرتا ہے کہ میرے عزیز منشی محمد اسحاق سلمه الله تعالی نے ایک عریضه متضمن
چند مسائل ضروری کی بہت سے کاغذ چہپوا کر بیچ خدمت علماء دین کی بہیجے تو بعض
اکابر علماء نے مثل مولانا احمد علی صاحب مدظله و دیگر علماء سہارنپور اور مولانا
عبدالحی صاحب لکہنوی مدظله وغیرهم نی تو اوس خط کا جواب ارقام نہیں فرمایا
اس سی معلوم ہوتا ہے کہ مضمون اوس تحریر کا اون بزرگون کی نزدیک صحیح اور
پسندیدہ ہے کیونکہ اوس خط مین یہ بہی لکہا گیا تہا کہ جن صاحبون کی پاس کر
جواب اس عریضه کا نه ہو پہنچیگا تو گمان کیا جاوے گا کہ یہ مسئله اون کی نزدیک
صحیح اور پسندیدہ ہی اور بعضے صاحبون نی مضامین پریشان اور مختلف اور طویل
اور زاید بدون دلائل شرعی کی تحریر فرمائے کہ اون کی تحریر کی یہان گنجایش نہ تہی
اور بعضے صاحبون نی جواب لکہنے سے ٹال دیا اور بعضے صاحبون کی تحریر کا مضمون
جو متفق علیه اور مختصر تہا وہ یہان نقل خط مذکور کی تحت مین لکہا جاتا ہے اور خط مذکور
مین مسئله کی عبارت کے سوا کچہہ اور عبارت بطور شرح کے بہی لکہی گئی ہے اور
فرق دونو عبارتون مین یہہ ہے کہ عبارت خط مذکور کے اوپر خط کہنچا ہوا ہے اور
شرح کی عبارت پر خط نہین ہی اور موافق تحریر برکت آمیز مولانا سید محمد نذیر حسین

صاحب مدظلہ کے اس رسالہ کا نام مذہب معتدل رکھا گیا ٭٭٭٭

بعد سلام مسنون کی عرض یہ ہے کہ ایک مدت سے اختلاف بعضے مسائل فروعی کا
کہ حقیقت میں بموجب حدیث حضرت خیر الانام علیہ السلام کی اللہ کی رحمت ہی اس
زمانہ میں بسبب شرارت نفوس اور اغوائی شیاطین کی باعث فساد اور ناخوشی
اور بدگوئی ایک دوسرے کا ہو رہا ہے یہ عاجز محمد اسحاق بہ نیت اصلاح اور رفع
فساد کی بہ مشورہ بعضی اہل علم کی ایک مسئلہ لکھکر خدمت شریف میں بھیجتا ہے اگر
اپ کے نزدیک بموجب شرع شریف کے درست اور صحیح ہو تو اوسپر اپنا دستخط
اور مہر کر دیجئے اور اگر کچھہ غلطی معلوم ہو تو ویسا لکھہ دیجے کسی دلیل شرعی سی مدلل
کر کے اور زبان ہندی میں بعبارت مختصر ارقام فرمائے اور از راہ کرم بامید
ثواب جواب جلد عنایت فرمائے اور لفافہ خط پر یون تحریر فرمائے کہ مقام
خاص شہر لاہور ڈاک خانہ میں منشی محمد اسحاق کی پاس پہونچی اور اس مضمون کی خط
بعضے اور علماء کی خدمت میں بہی ارسال ہوئے ہین اور جن صاحبون کی طرف سی
جواب اس عریضہ کا جتنی مدت میں کہ فراغت سی پہنچ سکتا ہی نہ پہونچیگا تو یہ گمان
کیا جاویگا کہ یہ مسئلہ اون کی نزدیک صحیح اور پسندیدہ ہی اور وہ مسئلہ یہ ہی **مسئلہ**
تقلید حضرات مجتہدین رضہ کی بیچ مسائل قیاسی اجتہادی کی بالاتفاق جائز ہے کسیکو
انکار نہین تحفۃ الاخوان کی صہ ہم میں فتوا مولانا نذیر حسین مدظلہ اور دوسرے علماء
کا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ تقلید مجتہدون کی اس عقیدہ سی کہ یہ لوگ حضرت کی امت
کے علماء اور بیان کرنیوالے سنت نبوی کی ہین نہ متبوع مستقل اور اون کا اتباع
صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز..
ہے اور اس مقلد کی اعمال اور عبادات صحیح ہین لیکن نظر اوپر اسباب تحقیق
کے رکہے بارادہ اتباع آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ میں ہی

کہ علماء نے اتفاق کیا ہے مجتہدون کی تقلید کے جائز ہونے پر یہ جانکر کہ مجتہد خطا بھی کرے
اور ثواب کو بھی پہنچتا ہے اور منتظر رہکر حضرت کی حدیث کا اس قصد سے کہ اگر حدیث صحیح اس
مسئلہ کے برخلاف پاوی گا تو تقلید کو ترک اور حدیث پر عمل کریگا انتہے اور حجۃ اللہ البالغہ
مین بھی صـ ۱۶۱ فلا یخلو قوله اما ان یکون من صریح الکتاب والسنۃ او مستنبطا عنهما
الخ یعنے پس ضرور مجتہد کا قول یا صریح کتاب اور سنت سے ہوگا یا نکالا ہوا کتاب اور
سنت سے ہوگا اور صراط مستقیم مولانا اسماعیل شہید رح مین بھی در اعمال اتباع مذاہب
اربعہ کہ رایج در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است لیکن علم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم را منحصر در یک شخص از مجتہدین ندارند الخ اور تحفۃ الاخوان مین بھی صـ ۱۶ کہ مولانا
نذیر حسین صاحب اور دوسرے علماء دہلی کی منکر تقلید نہین ہین جیسا کہ گمان فاسد
بعضے صاحبون کا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو علماء محققین کہ منکر وجوب تقلید یک
مذہب معین کی ہین لوگون نے اون کو منکر تقلید مطلق کا سمجھ لیا ہے جیسا کہ منکران
مقرر کرنے سیوم دہم یازدہم چہلم وغیرہ کو منکر ایصال ثواب اور منکران
سنت ختم مروجہ کو منکر درود فاتحہ اور مانعان گور پرستی کو منکر کرامت اولیاء
اللہ سمجھ لیا ہی واللہ اعلم بالصواب ایضاً صـ ۱۷ - اور بعضے شخص بسبب بے علمی اور
کم نظری یا تعصب کی مطلق تقلید سی انکار کرتی ہین اور فقہ کو پسند نہین کرتے ایسے
لوگ بالاتفاق غلطی پر ہین اور ایضاح الحق مین بھی احکام مستنبطہ مجتہدین بالیقین
ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است انتہے مختصرا اور تقلید معین مذہب واحد کی متقدمین
مین کسیکی نزدیک ضرور نہین متاخرین مین اختلاف ہے بعضے بسبب مصلحت کے تقلید
معین مذہب واحد کی ضرور جانتے ہین اور بعضے ضرور نہین جانتے تحفۃ الاخوان
مین صـ ۴۴ سے ۵۰ تک بیان ہی واجب نہ ہونے تقلید معین مذہب واحد کا
اکثر کتب اصول اور فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے چنانچہ تحریر الاصول اور اوس کی شرح

تیسیر اور تقریر اور تحبیر اور مسلم الثبوت اور اوس کی شرح اور مختتم الحصول عقد فرید رد المحتار طوالع الانوار فتح القدیر اصول فتاوی عالمگیریہ شرح سفر السعادہ حجۃ اللہ البالغہ مختصر الاصول ایضاح الحق تنویر العینین صراط مستقیم تحصیل التعرف میزان الشعرانی کشف الغمہ البحر الرائق النہر الفائق عقد الجید کتاب الانوار وغیرہ اور ص ۱۷ وغیرہ مین بعضے اقوال بعضے متاخرین کی ضروری ہونی تقلید معین مذہب واحد مین بہی نقل کئے ہین لیکن اون پر کوئی دلیل شرعیہ قایم نہین ہے اور ص ۲۷ مین امام ابوحنیفہ رض اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا قول واجب نہ ہونے تقلید معین کا نقل کیا ہے عالمگیریہ سے چنانچہ سطر ۲ مین لکہا ہی قال محمد ہذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف وقولنا یعنی کہا امام محمد رح نے یہ تمام (بیان گزشتہ کہ ایک فقیہ کی قول پر اور دوسری بار دوسرے کے قول پر عمل کرنا جائز ہے) یہی ہی قول امام ابی حنیفہ اور ابو یوسف کا اور ہمارا اور تحفۃ المتقین کی صفحہ ۴۶ اور تمام حاشیہ پر جو عبارت تحصیل التعرف شیخ عبد الحق رح کے منقول ہی اوسکا بہی یہی مطلب ہے اور حجۃ اللہ البالغہ کے ص ۱۵۱[1] ص ۲۶ اور ص ۱۵۸[2] سطر ۳ مین ہی کہ چوتہے صدی تک مسلمانون مین تقلید مذہب واحد معین کا رواج نہ تہا اور تحفۃ الاخوان مین ہی ص ۴۹ اور ۴۱ کہ ضرور ہونے تقلید معین مذہب واحد پر سب متاخرین کا بہی اتفاق نہین ہی بلکہ محققین متاخرین ہی تقلید غیر معین کو جائز رکہتے ہین چنانچہ عقد الجید مین ہی کہ اکثر علماء[3] تقلید غیر معین کی جواز کیطرف ہین اور یہ وہ بات ہے کہ جم گیا اسپر اتفاق چارون مذہب کے مفتیونکا متاخرین سے اور کتاب انتصار مولوی ارشاد حسین صاحب کے ص ۵ لغایت ۱۴ تک انکی عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تقلید معین مذہب واحد کی حقیقت مین واجب نہین ہی لیکن بسبب بعضے واردات کی تقلید مذہب

[1] وہ عبارت یہ ہی اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد بعینہ

[2] وہ عبارت یہ ہے ... ان اہل المائۃ ... الرابعۃ ... غیر مجمعین علی التقلید الخالص علی مذہب واحد ...

[3] وہ عبارت یہ ہے ذہب الاکثرون الی جوازہ ... انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربع من المتاخرین انتہی مختصرا

معین واحد کا حکم کیا گیا ہے اور ایسا ہی مدار الحق سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہ زمانہ
فساد کا ہی اب یہی مصلحت ہی کہ تقلید ایک مذہب معین کی کی جاوے اور تحفۃ الاخوان
مین صہ ۴۲ صہ ۳۰ جو بعض عبارات کتب اصول کی مثل مسلم الثبوت اور شرح مسلم
اور شرح تحریر اور مغتنم الحصول کی لکھی ہوئی ہین خلاصہ اون کا یہ ہے کہ واجب وہی
ہے جو اللہ نے واجب کیا ہو اور اللہ تعالی نے کسی پر ایک مذہب کا پکڑنا واجب
نہین کیا سوا اسکا واجب ٹھیرانا نئی شریعت بنانا ہی اور ایضاح الحق مین ہے
صہ ۱۳ - اما اعتبار را باید کہ قطع نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورۃ احکام حکم
سعی بلیغ نماید اور احیاء العلوم کے ربع اخیر مین ہی صہ ۸۳ فان حکمۃ اللہ واسعۃ
وھو بمصالح العباد اعلم من العباد یعنے بیشک حکمت اللہ تعالی کی فراخ ہی اور وہ اپنے
بندون کی مصلحتون کو بندون سے بہتر جانتا ہے اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
بیچ بیان اسباب تحریف دین کی صہ ۱۲۶ ۔ ۱۲۱ کہ حکم شرعی بنانا ہی لوگون کی واسطے
موافق اپنی عقل کی مصلحت کے جیسے کہ یہودیون نے سنگسار حکم شرعی کی بدلے
منہہ کالا کرنا اور درہ مارنا مقرر کیا تھا اور نصرت الاخوان مین لکھا ہے کہ مصلحت
اندیشی کی لیے کوئی حکم شرعی بنانا یا کسی حکم کو موقوف کر دینا تو نہایت برا بلکہ کفر
ہی لیکن مصلحت کے واسطے بسبب خوف فتنہ وغیرہ کے کسی امر مباح یا
مستحب کا موقوف رکھنا اور موقع وقت کی رعایت رکھنا شرع مین ممنوع نہین
ہے اور مصلحت کا بیان رسالہ مصلحت عظیمہ مین اور تحفۃ الاخوان مین صہ ۴۳
سے ۴۶ تک اور ۴۵ سے ۴۸ تک اچھا لکھا ہے اور جب کوئی حدیث صحیح غیر
منسوخ مل جاوی اور اوس کی معنی سمجھ مین آجاوین اوسپر عمل کرے حدیث صحیح
وہ ہوتی ہی کہ بسبب معتبر اور ثقہ ہونے اوس کی راویون کے ظن غالب
معلوم ہو جاوے کہ یہ حضرت کی حدیث ہے اور جس حدیث کی راوی مین

کچھہ قصور یعنے نقصان دین یا نقصان حافظہ وغیرہ کا معلوم یا حدیث میں
بسبب نقصان راوی کی کچھہ شک پڑ جاتا ہے تو وہ حدیث ضعیف کہلاتی ہی اور
غیر منسوخ وہ حدیث ہے کہ حضرت سے اوسکا حکم ثابت ہوا اور یہ ثابت نہین ہوا
کہ حضرت نے پہر اوس حکم کو موقوف اور منسوخ فرما دیا ہو اور معنی سمجھہ مین آجاوین لوگو
اپنی تحقیق سے اور عامیون کو علماء دیندار کے بتلانے سے اور قرآن اور حدیث
کے معنے ٹہیک وہی ہین کہ محققین مفسرین محدثین مجتہدین سلف صالح نے سمجھے
ہین نہ وہ کہ بعضے ملحد اور بعضے بدعتی اور بعضے جاہل کج فہم اس زمانہ کی دعوے
عمل بالحدیث کا کرنے والے بلکہ بعضے واعظ بے علم بلکہ بعضے مولوی صاحب بہی
کچہہ کا کچہہ سمجھتے اور لوگون کو گمراہ کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور بعضے وقت قرآن
حدیث کے معنے حقیقے سمجھہ مین نہین آتی اور بعضے مقام مین معنی حقیقی یا ظاہر
مراد نہین ہوتی بلکہ تغلیظ یا کچھہ تاویل مراد ہوتی ہی اور بعضی مقام مین امر مستحب
یا رخصت ہوتا ہی اور واجب سمجھا جاتا ہے مثلاً قولہ تعالی اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ
الآیہ یعنی جب تم زمین مین چلو تو تم پر گناہ نہین نماز کا قصر کرنا یہان زمین مین چلنے
سے مراد سفر ہے نہ گہر سے مسجد تک چلنا اور قولہ تعالی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا الآیہ یعنے
جسنے مومن کو عمداً قتل کیا تو اوس کی جزا جہنم ہے ہمیشہ رہے اوسی مین اس
آیۃ مین ہر قتل مراد نہین لون تو مسلمان زانی کو سنگسار کرنا اور قاتل کا قصاص
جو حاکم پر واجب ہی یہ کام بہی تو قتل مومن ہین اور قولہ تعالی اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ
فِیْ عَذَابِ جَہَنَّمَ خَالِدُوْنَ یعنی گنہگار جہنم کے عذاب مین ہمیشہ ہونگے یہان
ہر گنہگار مراد نہین ہی یا کافر مراد ہین یا حکم تغلیظ کا ہے اوسیطرح ہی قولہ تعالی
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ الآیہ یعنے جسنے اللہ اور رسول کی
نافرمانی کی اور اوس کی حدون سے باہر نکلا اوسکو اللہ آگ مین داخل کریگا

ہیشہ کیواسطے اور قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ یعنے مومن
وہی ہین کہ جب اللہ کا ذکر ہو اون کی دل ڈر جاوین سو شاید یہان مراد مومن
کامل ہین اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص سُترہ کیطرف نماز پڑہے
پہر اوس کی آگی کوئی گزرنے لگے تو اوسکو ہٹادے اگر نہ ہٹے اوس سی مقاتلہ
کرے کہ وہ شیطان ہی ایضاً جسنے میری سنت سے کنارہ کیا وہ میرا نہین
ایضاً جس مین امانت نہین اوس مین ایمان نہین ایضاً ایمان والا نہین جو آپ
پیٹ بہرے اور اوسکا ہمسایہ اوس کی پاس بہوکا ہو ایضاً ہم مین سی نہین جو
قرآن کو خوش آوازی سی نہ پڑہے ایضاً جو کوئی اپنی موچہون سی بال نہ کاٹے
وہ ہم مین سی نہین ایضاً مومن نہین ہوتا جب تک ایسا نہ ہو کہ پسند کرے اپنے
بہائی کے لئے جو پسند کرتا ہے اپنے واسطے اور سوای اس کی اور ایسے مین
قرآن اور حدیث مین ہین پس واجب ہوا کہ قرآن اور حدیث کے معانی
علماء محقق دیندار سے پوچہ کر بلا تامل اوسپر عمل کرے یہ نہ اندیشہ کرے کہ اس
آیت یا حدیث کا حکم میرے امام یا پیر و مرشد کے قول یا میرے قوم یا کسی ملک اور
زمانہ کے رواج کے موافق ہی یا نہین چنانچہ لکہا ملا علی قاری رح نے اپنے
رسالہ ردّ وجودیہ الحادیہ مین لَا یَتَوَقَّفُ تَنْفِیْذُ اَمْرِہٖ صلے اللہ علیہ وسلم وتصدیق
خبرہ علی عرضہ علی قول امام مذہبہ وشیخ مشربہ واہل زمانہ ومکانہ بل اذا
بلغہ الحدیث الصحیح لیعدّ نفسہ کانہ سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
یرجع بعد تحقیق امرہ الی غیرہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حکم پر عمل کرنا اور حضرت کے خبر کی تصدیق کرنا اسبات پر موقوف نہین
کہ مذہب کے امام اور پیر طریقت اور زمانہ اور بستی والون کی قول کی موافق ہو
بلکہ جب حدیث صحیح پہونچے تجہے یہ جانی کہ گویا اسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سُنا ہے پس بعد ثابت ہوجانے حضرتؐ کے حکم کے کسی اور کیطرف رجوع نکرے اور یہ
تمام اہلِ اسلام کا متفق علیہ ہے اور اس مین سوائے بے ایمان اور منافق کے کسیکو اختلاف
نہین ہے اور اس مسئلہ کے اثبات کے واسطے سوائے قول اللہ اور رسول کی کوئی دلیل لانا
فضول بلکہ اوسپر خوف کفر کا ہے کیونکہ قرآن مجید مین قریب ستّر کے آیات کریمہ وارد ہین
درباب اتباع حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بہر کسی اور کے قول کی سند لانا کیا
ضرور ہے بلکہ حضرتؐ کے قول کو سند لانا چاہیئے واسطے متابعت کسی اور کے نہ کسی اور کے قول
کو سند لانا واسطے متابعت حضرتؐ کے لیکن بعضے صاحب بسبب ناواقفیت یا تعصب کے
حدیث پر عمل نکرنے کے بعضے عذر اور طرح کے لایا کرتے ہین کہ حدیث کا سمجھنا مشکل ہے یا یہ
حدیث کہین منسوخ نہ ہو یا اس کی کچھ تاویل ہوگی اور ایسے عذرات کے جواب تحفۃ الاخوان
مین صد ۱۳ اصد ۱۴ اصد ۱۸ ا تا صد ۸۴ بہت شائستگی سے لکھے گئے ہین سوا ایسے شخصوں کے
سمجھانے کے واسطے بعضے بزرگان دین کے قول نقل کیے جاتے ہین ہدایہ مین ہی لانّ
قولَ الرسولِ علیہ السلام لاینزِلُ عن قولِ المفتی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول درجہ مین مفتی کی قول سی کم نہین اور کافی اور حمیدی سے منقول ہے عقد الجید
مین و قولُ المفتی یصلحُ دلیلاً شرعیًا فقولُ الرسولِ صلی اللہ علیہ وسلم اَولی یعنی قول
مفتی کا دلیل شرعی ہوسکتا ہے تو قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بدرجہ اولی ہی
اور بحر الرائق مین لِانّ ظاہرَ الحدیثِ واجبُ العملِ بہٖ یعنے ظاہر حدیث پر عمل کرنا واجب ہے
اور روضۃ العلماء مین ہی کہ ابو حنیفہ رحہ نے فرمایا اترکوا قولی بکتاب اللہ تعالی
اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکوا قولی بقول الصحابۃ
رضہ یعنے چھوڑ دو میرے قول کو ساتھ آیہ کے اور ساتھ حدیث کے اور ساتھ
قول صحابہ رضہ کے ایضًا اِذا صحّ الحدیثُ فہو مذہبی یعنے جب حدیث صحیح ہوجاوے
وہی میرا مذہب ہے اور نہایۃ النہایہ مین یون ہے اِذا وَجَدَ اَحَدٌ حدیثًا

صحیحاً فلیترک قولی بقول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنے جب باوے کوئی حدیث
صحیح تو میرے قول کو حدیث کے ساتھہ چھوڑ دے اور میزان الشعرانی مین ہے قول سبا
اماموں کا اِذا صحّ الحدیث فھو مذھبنا یعنے جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی ہمارا مذہب
ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ تمام اصحاب ابوحنیفہ رح کا اتفاق ہے اسبات
پر کہ حدیث کے راوی ہرچند ضعیف ہے ہون لیکن قیاس اور اجتہاد سے تو بھی
مقدم اور بہتر ہے اور فتوحات مکیہ مین ہے کہ جو کوئی حدیث صحیح کو ساتھہ قول امام
کے ترک کرے وہ بڑا گمراہ اور دین سے خارج ہوا اور مشارق الانوار القدسیہ
مین ہے کہ سب امام بیزار ہین اپنے قولوں سی جب کہ صریح حدیث کے خلاف ہون
اور میزان الشعرانی مین ہی کہ بعضے مقلد کہ حدیث بخاری اور مسلم پر کہ اون کے
امام کو نہین ملی عمل نہین کرتے تو اول اون کی امام ہی اون سی بیزار ہوسنگے اور لائق
ہے ینبغی لکل مومن الاقبال علی العمل بکل حدیث یعنے ہر ایمان والی کو ہر حدیث
کے عمل پر متوجہ ہونا لائق ہے اور حضرت مرزا جانجانان رح نے فرمایا کہ افراد
امت پر اتباع پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا واجب ہے اتباع کسی امام کا واجب
نہین اور جو کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کرنیسے امام کے مذہب سے نکل جاتا ہے
اس دعوے پر اگر کوئی دلیل رکھتا ہے بیان کرے اور تقریر شرح تحریر مین ہی
اذ لا وجہ لھجر الحدیث الصحیح محافظۃ علی مذھب التزمہ یعنے لازم پکڑے ہوئے
مذہب کی حفاظت کے واسطے حدیث صحیح کے ترک کرنے کی کوئی وجہہ نہین ہے
اور یہ قول موافق ہی قول احمد اور قدوری حنفی اور ابن صلاح کے اور عقد الجید
مین ہے کہ حدیث صحیح پاکر امام کے قول پر جم رہنا اعتقاد فاسد اور قول کھوٹا
ہے اور پہلے دینوں مین ایسی ہی وجہون سے تحریف ہوئی ہے اور مظاہر حق
اور بستان المحدثین مین ہے کہ صحیح بخاری اسواسطے تالیف ہوئی ہے کہ عمل کرنا

بے شبہہ اور بے وسواس اور بی تامل بغیر رجوع کے طرف مجتہد کے اوسپر
عمل کرین انتہے یہ سب نقل کیا گیا تحفۃ الاخوان سے بطور اختصار کے اور اوسمین
اس باب مین اور بہت اقوال لکہے ہین صفحہ ۹۸ سے ۱۰۹ تک اور بعضے اور مقامون
مین اور بعضے شخص جو بعضے عذر حدیث پر عمل کرنے مین لایا کرتے ہین تو وہ سارے
ہی عذر فقہ پر عمل کرنے مین بہی ہو سکتے ہین یہ بیان مفصل تحفۃ الاخوان مین ہی
صفحہ ۱۸ سے ۴۸ تک وہان دیکہئے اور کیفیت حاصل کیجے اور تحفۃ المتقین مین
صفحہ ۵۲ سے ۵۶ تک پس ہر وہ شخص جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
رکہتا ہے اوسکو لازم ہے کہ جب حضرت کی حدیث صحیح پاوے اور معنے اوس کی
علماء دیندار سے معلوم ہو جاوین تو بلا تامل اوسپر عمل کرے لیکن حضرات
ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اور کتب فقہ سے بدستور حسن ظن اور حسن ادب رکہے
اور یہ حدیث اگر مخالف قول امام کے ہو تو یہ گمان کرے کہ امام علیہ الرحمۃ کو نہ ملی
ہوگی یا ملی ہوگی لیکن اونکے نزدیک صحیح نہ ہوئی ہوگی اب ہمکو بذریعہ دوسرے
امامون کے مل گئی بہت احادیث ہین کہ بعضے ائمہ مجتہدین رض بلکہ بعضے صحابہؓ اور
تابعین رض کو نہ ملی تہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۱۳۶ سے
۱۴۳ تک ہوا ہے اور اوسیکے صفحہ ۱۵۴ مین یہ فتوے مولانا سید نذیر حسین
صاحب کا منقول ہے کہ حضرات محدثین اور مجتہدین اور اون کی تابعین
اور مصنفان کتب علی حسب المراتب حافظ دین متین اور مصداق اس آیۃ کے ہین وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ
جزاہم اللہ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین اور اونکو بدنے اور سب سے یاد
کرنے والا گمراہ اور جہوٹا رافضی اور واجب التعزیر ہے لیکن معصوم ہر قول
مین نہ اعتقاد کرے اور رفع یدین ساتہہ رکوع کے حضرت ابو حنیفہ رض کے
نزدیک اسکا مسنون ہونا ثابت نہین اور تینون امامون کے نزدیک مسنون ہے

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے ان بزرگون کے ہاتہہ سے حفاظت اپنے دین کی فرمائی
[illegible] اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ ہم نے ذکر [illegible] نازل فرمایا اور ہم اسکے محافظ کرنے والے ہین
ف جزا دے [illegible] اللہ تعالیٰ اون بزرگون کو ہمارے طرف سے اور سب مسلمانون کی طرف سے [illegible]
ف [illegible] رافضی اور [illegible] اور مجتہدین [illegible]

اور آمین پکار کر کہنا نماز جہری میں امام شافعی رح اور احمد کے نزدیک سنت ہے

اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سنت نہیں اور امام مالک رح سے اس میں دو روایتیں
ہیں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک کے نزدیک سنت نہیں اور دوسری
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کی نزدیک بھی سنت ہے اور یہ اختلاف
اختلاف صرف اولی اور افضل ہونے میں ہی نہ یہ کہ بعضوں کی نزدیک حلال اور بعضوں نزدیک حرام
تفسیر کبیر میں تحت قول اللہ تعالی کے اُدعُوا ربَّکُم الآیہ لکھا ہے قَالَ اَبُو حَنِیفَۃ رح
اِخفاء التامین افضلُ وقَالَ الشَّافِعِیّ رح اِعلَانُہ افضل یعنی ابوحنیفہ رح نے کہا آمین کا
مخفی کہنا افضل ہے اور شافعی رح کہا کہ ظاہر کرنا افضل ہے ف اگر کوئی کہے
کہ اللہ جل شانہ جسکا یہ دین ہی وہ ذات پاک ایک ہے اور اوسکے کلام پاک میں
کچھ اختلاف نہیں چنانچہ فرمایا وَلَو کَانَ مِن عِندِ غَیرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوا فِیہِ اختِلَافًا
کَثِیرًا یعنے قرآن مجید اگر سواے اللہ کے کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اوس میں
بہت اختلاف پاتے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے احکام کے
پہنچانے والے ہیں وہ ایک اور اونکے کلام مبارک میں بھی مخالفت نہیں ہے اور
اگر بعضے حدیثوں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے وہ ہماری سمجھ کا قصور ہے اور
مطابقت دینے سے وہ اختلاف اور سمجھ کا قصور اوٹھ جاتا ہے پھر کیا وجہ ہے
کہ ان اماموں نے آپس میں اختلاف کرکے ایک دین کے کئی مذہب کر دیے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس امر کی تحقیق بہت ضرور ہے اور بہت لوگوں نے اس سے
غافل ہوکر ایک دین کی چار حصے سمجھ رکھے ہیں اور یہ جان رکھا ہے کہ اللہ کی
طرف سے یہی حکم ہے کہ ہر ہر گروہ اپنے اپنے مذہب پر قایم رہیں اور یہ عقیدہ
نہایت برا ہے اسواسطے کہ خدا اور رسول نے نہیں فرمایا اور جزیل المواہب جلال الدین
سیوطی رح میں بھی اِعلَم اَنَّ اختِلَافَ المَذَاہِبِ فِی ہٰذِہِ المِلَّۃِ نِعمَۃٌ کَبِیرَۃٌ وَفَضِیلَۃٌ
عَظِیمَۃٌ وَلَہٗ سِرٌّ لَطِیفٌ اَدرَکَہُ العَالِمُونَ وَعَمِیَ عَنہُ الجَاہِلُونَ یعنے جان لے کہ

اختلاف مذہبون کا اس دین مین بڑی نعمت اور فضیلت ہے اور اس مین بہید ہے باریک کہ عالمون ہی جانتا ہے اور جاہل اوس سی ناعیار ہے ہین سو اسبات کی تحقیق اور دفع حیرت کے واسطے تحفۃ المتقین کی دوسری فصل کو بغور ملاحظہ فرمائیے اور اوسکے تمام مضامین کو ذہن مین بٹہائیے کہ نہایت مفید ہے یہان اتنا ہی سمجہ لیجے کہ اصول دین اور بڑے بڑے مسائل ضروریہ مین توکچہہ اختلاف نہین ہی ہان بعضے مسائل فروعی جزوی مین اختلاف ہے جو مسئلے کہ قرآن اور حدیث سے اچہی طرح ظاہر نہ ہوئے اون مین علماء امت نے بہ سبب ..... اختلاف روایات کے یا بہ سبب قیاس اور اجتہاد کرنے کے اختلاف کیا ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی منظور تھا کہ یہ اختلاف ہو اور اس اختلاف کو آپ نے رحمت فرمایا ہے اور دلائل ان مسائل کے اپنے اپنے جگہہ پر مرقوم ہین بعضے علماء حنفیہ حدیث رفع یدین اور آمین جہر کو بے غور و بے تامل منسوخ کہدیتے ہین اور بعضے کچہہ اور تاویل کرتے ہین اور بعضے محقق علماء حنفیہ آمین جہر اور ستر اور رفع یدین اور عدم رفع دونون طرح سُنّت جانتے ہین غرضکہ ... منکر حدیث کا کوئی نہین ہے اور اس کی تحقیق اور تفصیل رسالہ تنویر العینین اور طریق الاستقامۃ اور تحفۃ المتقین مین دیکہنا چاہیے اور بعضے جاہل بے باک کہ دین کے ہاتہہ سے جاتے رہنے کا لحاظ نہین کرتے یہ کہدیتے ہین کہ آمین جہرا ور رفع یدین اگرچہ سُنّت ہے لیکن ہمارے مذہب مین جائز نہین یہ لوگ توحساب سے خارج ہین کہ اس کلام کے ساتہہ اپنے مذہب کو مذہب اہلسنت سے بلکہ دین اسلام سے خارج کئے دیتے ہین کیونکہ حضرت کی سنت پر عمل کرنے کو ناجائز وہے سمجہیگا جو مسلمان نہین اور اس امر کا کچہہ بیان تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۱۱ - اور تحفۃ المتقین مین صفحہ ۵۲ ہوا ہے اور بعضے شخص کہ خدا اور رسول سے شرم نہین رکہتے یہ کہدیتے ہین کہ ایسے کام اگر کوئی شخص شافعی مذہب ہو کر کرے تو مضائقہ نہین [illegible]

کہ مین حدیث پر عمل کرتا ہون نعوذ باللہ من ذلک الکلمات ....

سو ان مسائل اختلافی مین علماء کو چاہیے کہ غور اور تحقیق کی ساتہہ دلائل پر نظر کرکے جس قول کو راجح جانین اوس پر عمل کرین اور عوام لوگ علماء سے فتوا پوچھہ لین

کہ فلان کام سنت ہے یا نہین اور جس مسئلہ مین علماء کا اختلاف ہو اوس مین جس عالم دیندار کے قول پر زیادہ اعتماد ہو اوس پر عمل کرین عقد الجید مین ہے فکان وظیفۃ ان یسأل فقیہا ما حکم رسول اللہ فی مسئلۃ کذا وکذا فاذا اخبر تبعہ یعنے عوام الناس کا یہ شیوہ ہے کہ کسی عالم سے پوچھہ لے کہ اس مسئلہ مین حکم حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا ہے جب خبر یا دے اوس پر چلے اور حجۃ اللہ البالغہ مین صہ ۱۶۳ بحر الرائق سے منقول ہے کہ عوام الناس کا کوئی مذہب معین نہین اگر حنفے عالم اوسکو نماز کے پہیرنے کا فتوی دے تو پہیر لے اور اگر شافعے عالم نہ پہیرنے کا فتوا دے تو نہ پہیرے اور اگر کسی سے فتوا نہ پوچھا اور نماز کسی مجتہد کے مذہب کے موافق صحیح ہو گئے تو کفایت ہے اور اوسکا پہیرنا لازم نہین اور رد المحتار مین ہے صہ ۳۴ کہ کہا شیخ ابن ہمام رحمہ نے اذا استفتی مجتہدین فاختلفا علیہ الاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ یعنے جب مسئلہ پوچھا دو مجتہدون سے اور اونہون نے مختلف تبلایا تو بہتر ہے کہ جسپر دل کی میل پاوے عمل کرے اور رسالہ مفاتیح مین ہے کہ لکہا شیخ ابن عربی رحمہ نے فتوحات مین کہ اگر کہے تجہے عالم فتوا دینے والا کہ تیرے مسئلہ مین اللہ اور رسول کا یہ حکم ہے تو اوسپر عمل کر اور اگر کہے کہ یہہ میرا قیاس ہی تو اوسپر مت عمل کر اور کسے اور عالم سے پوچھہ لے اور علما

اور عوام سب کو چاہیے کہ اختلافی مسائل مین جن مین حضرات مجتہدین اور صحابہ

اور تابعین رضے اللہ عنہم اجمعین کا اختلاف ہے آپس مین جہگڑا اور فساد

اور دشمنی نرکہین بلکہ اس اختلاف کو رحمت جانکر آپس مین خوش رہین

جس کسی کے نزدیک یعنے علمار کو اپنے تحقیق سے اور عوام کو علمار کے بتلانے سے
کسیکا کام سنت ہونا ثابت ہووہ اوسپر عمل کرے اور جسکے نزدیک ثابت نہین ہوا
وہ نکرے اور تحقیق کرتا رہے
لیکن کرنے والا نکرنے والیکو اور نکرنے والا کرنے والے کو برا اور بدمذہب
نجانے بلکہ سنی مسلمان جانین اور آپسمین محبت رکہین اور ایک دوسرکو بدمذہب نکہین اور ایک
دوسرکے پیچہے نماز پڑہین نووی مین ہے صہ ۱۵ کہ علمار دین انکار اوس کام پر کرتے ہین
کہ بالاتفاق برا ہے اور اختلافی پر انکار نہین ہے اور مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق رح
مین ہے صہ ۹۹ ہم ودر امر سے مختلف فیہ عیب یکدیگر نبایدکرد وہر یکے را
مجال خود باید گزاشت صحابہ رض اور تابعین اور حضرات مجتہدین اور علماء
دین مین مسائل فروعی مین اختلاف رہا نزاع اور فساد نہ تہا کچہہ بیان اسکا
تحفۃ الاخوان مین صہ ۷ سے ۱۳ تک اور ۵۵ سے ۷۷ تک اور تحفۃ المتقین کے
فصل دوسرے مین دیکہنا چاہیے اور جزیل المواہب جلال الدین سیوطی رح
مین ہے کہ اختلاف پڑا تہا صحابہ رض مین اور وہ بہترین امت تہے سو
اون مین سے کوئی ایک دوسرے سے نہین جہگڑا اور نہ دشمنی کی اور
حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے صہ ۱۴۶ سہ ۱۸ او قد کان الخ یعنے بیشک صحابہ
اور تابعین اور تبع تابعین مین بعضے صاحب نماز مین بسم اللہ پڑہتے
تہے اور بعضے نہین ۔ اور بعضے اوسکو پکار کر پڑہتے تہے اور بعضے آہستہ
اور بعضے فجر کی نماز مین دعا قنوت پڑہتے تہے اور بعضے نہین اور بعضے پچہنے
اور نکسیر اور قی سے وضو کرتے اور بعضے نہین اور بعضے ذکر کے چہونے سے
اور عورت کو شہوۃ کے ساتہہ چہونے سے وضو کرتے اور بعضے نکرتے اور
بعضے آگ کی پکی چیز سے وضو کرتے اور بعضے نہین اور بعضے اونٹ کا گوشت

کہلانے سے وضو کرتے بعضے نکرتے ومنهم آوكان يصلي بعضهم خلف بعض اور
باوجود اس اختلاف کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اختلاف فروعی
مسائل مین الله کی رحمت ہے اور فساد اور عداوت اور بغض اور دشمنی ناحق
ایسے کام بالاتفاق حرام ہین اختلافی مسائل کے سبب سے اتفاقی گناہون مین
پڑنا بہت ناپسند ہے صلح اور محبت باہم الله کو پسند ہے اور اس مین دین اور
دنیا کی خیر ہے ایک سبب فساد اور بغض اور عداوت کا یہ بہی ہے کہ بہ سبب اغوا
بعضے شیاطین جن وانس کے ایک کو دوسرے سے بہت بدگمانی ہو رہی
ہے سنت اور حدیث کے عمل کرنیوالون کی نسبت بعضون نے یہہ گمان کر رکہا
ہے کہ یہ لوگ حضرت کی شفاعت اور اولیاء الله کے کرامت کے منکر
ہین اور امامون مجتہدون کو برا کہتے ہین اور حضرت رسول صلی الله علیہ
وسلم کو اپنے بڑے بہائی کی برابر جانتے ہین اور حقیقت مین بلاشک یہ
گمان فاسد اور ظن باطل ہی اور سبب اسکا یہ ہے کہ تحقیق اور تفتیش ادلہ
مسائل مین غور نہین کرتے اور رسالہ ہاے مصنفہ موحدین متبع سنت کو دیکہتے
نہین بلکہ چہوتے بہی نہین محض بعضے جہال کا کلام سنکر خفا ہو جاتے ہین اگر
نفسانیت اور غصہ اور تقلید نفس اور شیطان کو چہوڑ کر الله اور رسول کے
حکم کے آگے سر جہکا کر اور دل کے بیٹہے ہوئی بات کو اوٹہا کر درپے تحقیق ہون
تو انشاء الله تعالے بدگمانی دفع ہو جاوے ع چو بشنوے سخن اہل دل
مگو کہ خطاست ❊ سخن شناس نئ دلبرا خطا اینجاست ❊ مسلمانون کو چاہیے
کہ آپس مین اتفاق کر کے بڑے بڑے کام دین کے جس مین کسیکو اختلاف
نہین جیسے کہ دفع شرک اور بدعت اور ظلم اور رسوم بد اور زنا اور چوری
اور حرام خوری وغیرہ اور ادا ے نماز ساتہہ تعدیل ارکان اور صحت الفاظ

اور حضور قلب کے اول وقت مین جماعت کے ساتھہ اور ادائی زکوۃ نشاط خاطر
سے اور ادائے روزہ ماہ رمضان اور حج فرض اور حاجت روائی مساکین
وصاحب حاجات اور نکاح بیوگان اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد ساتھہ
اداکرنے نمازون اور جماعتون کے نہ صرف عمارت مسجد بناکر اور اصلاح اور
تعمیر مدارس ساتھہ پڑہنے پڑہانے علوم دین کی بہ نیت عمل اور تعلیم اور
ثواب آخرۃ کے نہ ساتھہ پڑہنے پڑہانے اون علوم کے جو دین سے علاقہ
نہین رکہتے اور نہ ساتھہ نیت حصول فخر اور شرف اور دنیا کمانے کے اور اشاعت
علوم وغیرہ امور خیر مین کوشش کرین نہ یہہ کہ جزوی مسائل فروعی مین لڑین
اور جہگڑین اور اپنے اوقات مین خلل عظیم ڈالین اس زمانہ مین چند امور باعث
نزاع اور فساد ہورہے ہین از انجملہ ایک بڑا امر مسئلہ تقلید
کا کہ بعضے صاحب ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور جانتے ہین اور بعضے ضرور
نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ وقت مخالف ہونے مسئلہ فقہ کے حدیث سے
فقہ پر عمل کرے اسواسطے کہ مبادا یہ حدیث ضعیف یا منسوخ ہو یا حدیث کے
کچہہ اور معنے ہون کہ ہماری سمجہہ مین نہ آئے ہون اور بعضے کہتے ہین کہ جب
حدیث صحیح ملے اور اوسکا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو معنے اوسکے علماء دیندار
واقف فن حدیث سے پوچہہ کر بلاتامل اوس پر عمل کرے خواہ فقہ کے موافق
ہو یا مخالف اور ایک امر آمین پکار کر کہنا نماز جہر مین اور رفع یدین کرنا ساتھ
رکوع کے کہ بعضے کہتے ہین سنت ہے اور بعضے کہتے ہین سنت نہین اور
ایک امر مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑہنا کہ بعضے ضرور جانتے ہین اور بعضے مکروہ
اور ایک امر صحت حرف ضاد کے کہ بعضے اوس کی آواز کو قریب اور مشابہ
آواز ظاء کے نکالتے ہین اور بعضے مشابہہ دال کے پُر کرکے اور ایک امر تراویح

رمضان شریف کے کہ بعضے بیس رکعت پڑھتے ہین اور بعضی آٹھ اور بعضے کبھی بیس کبھی
آٹھ اور ایک مسئلہ دوسرے دفع جماعت نماز کی کرنا کہ بعضے جائز کہتے ہین بعضے
مکروہ اور ایک امر محفل بیان ولادت شریف کے معہ رسوم مروجہ کے کرنا کہ
بعضے اسکو بدعت کہتے ہین اور بعضے عبادت سمجھتے ہین اور ایک امر دن مقرر
کرنا واسطے ایصال ثواب کے چنانچہ دسوان اور چہلم وغیرہ کہ بعضے بدعت
کہتے ہین اور بعضے اسکو بدعت نہین جانتے اور ایک امر کہانا آگے رکھکر اوپر
قرآن مجید پڑھنا کہ بعضے اوسکو بدعت جانتے ہین اور بعضے موجب ثواب
جانتے ہین اور ایک امر گیارہوین مروجہ حضرت پیران پیر رح کے کہ بعضے
اوسکو اچھی نہین جانتے اور بعضے موجب قرب الہی اور ترقی درجات اور
وسعت رزق کا جانتے ہین اور ایک امر صفات الہی مین گفتگو کرنا چنانچہ
استوا علی العرش اور قرب اور معیت کہ اس مین بہی بہت اختلاف اور
فساد پڑ رہا ہے اور ایسے ہی بعضے اور امور ہونگے کہ اسوقت مین موجب
اختلاف اور فساد کا ہو رہے ہین اور بعضے اون مین سے ایسے ہین کہ سلف سے
اون مین اختلاف چلا آتا ہے اور بعضون مین سلف سے کوئی روایت منقول
نہین ہے سو ایسے امور مین علماء ربانی دیندار کو چاہیے کہ اللہ کے قہر سے
ڈرکر اور نفسانیت سے خالی ہوکر اور طمع دنیاوی اور خواہش جاہ اور تطییب
خاطر مردمان کو اپنے دل سے الگ کرکے دلایل شرعیہ پر نظر کرکے جس امر کو
کسی دلیل شرعی سے ثابت پادین اوسکا فتوا دین اور جو مسئلہ معلوم نہو
تو کہدین کہ مین نہین جانتا مولانا قطب الدین خان مرحوم نے مظاہر حق کے
باب الاعتصام مین لکہا ہے کہ صحابہ کرام رض جو مسئلہ نجانتے تو کہدیتے کہ
ہم نہین جانتے اپنے سے زیادہ علم والے کا حوالہ کر دیتے کہ اوس سے پوچھو

انتہےٰ مختصراً اور حضرت امام محمد غزالی رحہ نے لکہا بیچ احیار العلوم کے بیچ بیان
حالات علماء آخرت کے کہ فتوا دینے مین جلدی نکرے جس مسئلہ کو بہ تحقیق قرآن
یا حدیث یا اجماع یا قیاس جلی مجتہدون کے سے جانتا ہو تو تبلا دے اور جس مین
شک ہو کہدے کہ مین نہین جانتا اور حدیث مین ہے کہ علم تین ہین صریح قرآن اور
حدیث غیر منسوخ اور نجانے کا اقرار اور کہا شعبی رضہ نے کہ انجانے کا اقرار آدہا
علم ہے اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نہین جانتا
کہ عزیر نبی ہی یا نہین اور مین نہین جانتا کہ تبع ملعون ہے یا نہین اور مین نہین جانتا
کہ ذو القرنین نبی ہے یا نہین اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زمین
مین اچہے اور برے کا حال کسینے پوچہا فرمایا کہ مین نہین جانتا تہا تک کہ
جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے اونسے پوچہا اونہون نے بہی
کہا کہ مین نہین جانتا یہان تک کہ اللہ تعالے نے اونکو بتلایا کہ اچہی
جگہہ مسجدین ہین اور بری جگہہ بازار ہے ۔ پورا ہوا مضمون احیار العلوم کا بہت
مختصر کے اور اس امر مین بہت اقوال اور احوال اکابر علماء دین کی تحفۃ الاخوان
مین صفحہ ۳ سے آنک اور ۵۵ سے ۷۷ آنک لکہے ہین اور عوام الناس کو چاہیے کہ علماء دیندار سے
مسئلہ پوچہ لین اور عمل کرین اور وقت مختلف ہونی فتوی علماء کی جسکی قول پر زیادہ اعتماد ہو عمل کرین
اور اسپے عمل کی مخالف عمل کرنیوالے پر انکار نکرین اور یہی معمول تہا سلف صالح کا چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ
سے بیان ہو چکا ہے اور مسئلہ پوچہنے اور اوسپر عمل کرنیکا طور اس ہی سبیل عقد الجید اور فتوحات مکیہ اور
رد المحتار سی مذکور ہو چکا ہی بیچ شرح اس قول کی سوان مسائل خلافی مین الخ اور زنہار زنہار علما
اور عوام آپس مین نزاع اور فساد اور عداوت اور مسائل مختلف فیہ سلف صالح مین ایک دوسرے پر
انکار نکرین اور مسائل اتفاقیہ پر سب متفق رہین اور ہر وقت بجا آوری حکم خدا اور رسول پر
مستعد رہین اللہ تعالی فرماتا ہے واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم

یعنے حکم مانو اللہ اور رسول کا اور آپس مین جہگڑا مت کرو پہر نامرد ہو جاؤگے
اور تمہاری دولت جاتی رہیگی مظاہر حق کی جلد ۲ باب اختلافات القرآن
مین ہے روایت بخاری اور مسلم کی کہ حضرت عمر رضہ نے کہا کہ ہشام بن حکیم
نے سورہ فرقان پڑہی سواے اوس قرأت کے کہ حضرت نے مجکو پڑہائی
تہی یعنے اوس کے چادر اوس کی گردن مین ڈالکر حضرت کی خدمت مین لایا
اور عرض کیا کہ یہ شخص سورہ فرقان کو پڑہتا ہے سواے اوس قرأت کے
کہ آپ نے مجکو پڑہائی ہے فرمایا چہوڑ دے اسکو اے عمر اور ہشام کو
فرمایا تو پڑہ اوس نے ویسا ہی پڑہا جیسے مینے اوس سے سنا تہا آپ نے فرمایا
هٰكَذَا أُنْزِلَتْ یعنے یہ سورۃ اسیطرح اوتاری گئی ہے پہر مجکو فرمایا تو پڑہ پہر مینے
پڑہا آپ نے فرمایا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَىٰ سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ یعنے یہ سورۃ اسیطرح اوتاری گئی بیشک یہ قرآن سات طرح پر
اوتارا گیا ہے سو اوس مین سے جو ہو سکے سو پڑہو اور اوسی مین ہے روایت
بخاری کی کہ ابن مسعود رضہ نے کہا کہ مینے ایک شخص کو پڑہتے سنا برخلاف
اوسکے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا مین اوسکو حضرت کی خدمت
مین لایا اور یہ حال عرض کیا تو مینے آپ کے چہرہ مبارک مین ناخوشی پائی
یعنے یہ سبب جہگڑنے اور خلاف کے پہر آپ نے فرمایا كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا
فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا یعنے تم دونو اچہا پڑہتے ہو بس اختلاف
یعنے ایک دوسرے کی قرأت پر انکار مت کرو کہ تم سے پہلوں نے اختلاف کیا
یعنے ایک نے دوسرے کو جہٹلایا بس ہلاک ہو گئے اور مشکوۃ کے باب حفظ اللسان
کی فصل ثانی مین ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے چہوڑا ناحق کا جہوٹ بولنا
اوس کے لئے بہشت کے کنارہ مین مکان بنے گا اور جسنے چہوڑا جہگڑا

اور وہ حق پر رہا تو اوسکے لئے جنت کے بیچوں بیچ مین مکان بنیگا اور جسنے
اپنا خلق اچھا کیا تو اوسکے لئے جنت کے اونچے مین مکان بنیگا واللہ اعلم
بالصواب فقط ۱۲۹۱ اس مسئلہ کو ملاحظہ فرماکر مولانا نذیر حسین صاحب نے یہ لکھا
مذہب معتدل ہمین است الراقم العاجز محمد نذیر حسین (سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱)
اور مولوی حفیظ اللہ خان صاحب نے لکھا کہ مقتضائے انصاف
ہمین است مانند میزان (حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ ۱۲۸۱) (سید شریف حسین) (محمد عبد الحلیم ۱۲۹۱)

(سید احمد حسن) اور مولوی امیر احمد صاحب فرزند مولانا سید امیر حسن
صاحب مرحوم سہسوانی نے یہ لکھا - ہذا احسن الاقاویل وخلافہ من الاباطیل
والاضالیل وعلی اللہ قصد السبیل ولہ الحمد فی کل بکرۃ واصیل نمقہ
العبد الخامل الجانی السید امیر احمد النقوی السہسوانی یعنے یہ قول
سب قولون سے بہتر ہے اور اسکا خلاف باطل اور گمراہی ہے اور
اللہ پر پہونچی ہے میانی راہ اور اوسیکے حمد سزا وار ہے صبح وشام
یہ لکھا بندہ گمنام تقصیر وار سید احمد نقوی سہسوانی نے ....
اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نے یہہ لکھا اعدل مذاہب درین
باب ہمین است ؛ کتبہ محمد بشیر عفی عنہ یعنے بہت معتدل مذہب اس باب مین
یہی ہے - اور مولوی عبد الباری صاحب سہسوانی نے لکھا ہذا القول
مما یعتمد علیہ فی مسئلۃ التقلید وہو راحل عن الاعتساف بعید و
بالحق قریب وللقبول حقیق کتبہ السید عبد الباری صانہ اللہ عن الشیطان
الساری ؛ یعنے یہ ایسا قول ہے جسپر اعتماد کیا جاوے تقلید کے
مسئلہ مین اور تعصب سے نہایت دور ہے اور حق سے نہایت نزدیک

اور قبول کرنے کے لایق ہے یہ لکھا سید عبد الباری نی فی السداد مکو شیطان گھس جانیوالو
سے محفوظ رکھے ۔ اور مولوی شہاب الدین صاحب ولایتی نی یہ لکھا ہذا ہو الصحیح و فائدہ
حدیث لشبروا و لا تغتروا تینے بھی صحیح ہے اور فائدہ اس حدیث کہ خوشی سینا و اُوس
ست بدکاؤ آور مولوی محمد عبید اللہ صاحب نے یہ لکھا بیشک مذہب اہلسنت کا
یہی ہے اور مناسب ہے کہ اس فتوے کی شرح مین ایک رسالہ مرتب ہوا ور اوسکا نام
بموجب تحریر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ کے مذہب معتدل رکھا جاوے فقط

محمد عبید اللہ

فہرست رسالہ مذہب معتدل کی

۱ تقلید کا جائز ہونا مسائل قیاسی مین ۲ تقلید کا چھوڑنا وقت ملنے حدیث کے ۳ علمائے
محققین منکر تقلید مطلق کی نہین ہین ۴ نام بعض کتب دین کا جنسے ثبوت عدم وجوب
تقلید معین کا ہوتا ہے ۵ مصلحت کا بیان ۶ حدیث صحیح اور ضعیف کا بیان ۷ تاویل
حدیث پر عمل کرنا معنے سمجھکر ۸ عمل حدیث کے واسطے کسیکے قول کو سند لانا ۹ عبارات
کتب دین در باب عمل حدیث ۱۰ قول مولانا نذیر حسین صاحب کا مجتہدون کی شان مین
۱۱ سبب اختلاف مذاہب کا اور دین کا چار حصہ کر لینا ۱۲ برائی اس قول کی کہ کام
سنت ہے لیکن ہمارے مذہب مین نہین ۱۳ برائی اس قول کی کہ شافعی مذہب
ہوکر سنت پر عمل کرے نہ عامل حدیث ہوکر ۱۴ مسئلہ پوچھنے اور عمل کرنیکا طور ۱۵ اختلاف مسائل مین
ایک دوسرے پر انکار اور عیب نکرنا بلکہ خوش رہنا ۱۶ اختلافی مسائل کی سبب اتفاقی گناہ مین
پڑنا برا ہے ۱۷ عاملین سنت کیساتھ ناحق بدگمانی کرنا اور انکی رسالہ کی مؤلفہ کو نہ دیکھنا ۱۸ دین کے
بڑے بڑے امور مین متفق ہوکر اہتمام کرنا چاہئے ۱۹ بیان چند مسائل مختلفہ مروجہ اس زمانہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکملہ یعنی بیان فہرست بعضے مطالب مفیدہ ضروریہ تحفۃ الاخوان کی کہ کتاب مختصر جامع معتدل
بے افراط و تفریط ہے اور اسیواسطے مولانا محمد حسین صاحب فقیر نے اوس کی تاریخ
یہ لکہی ہے سے آج مذہب کا اعتدال ہوا۔ اور لایق یہ ہے کہ حرف حرف اوسکا اول
سے آخر تک مطالعہ کیا جاوے اور اوس کی فہرست مسائل تقلید کی رسالہ مصلحت عظیم
مین صفحہ ۳ سے صفحہ تک اچہی ترتیب سے لکہی ہے اوسی ترتیب سی تحفۃ الاخوان مین دیکہنا چاہیے
اور بعضے مطالب کی یہان لکہی جاتی ہی۔ فائدہ دیکہئے رسالہ ہای نو تصنیف ص۱ کا آداب پوچہنے
اور عمل کرنے مسائل کا ص ۳ و ۴ و ۴۴۔ مسلمانون کے حقوق اور آپس مین محبت کرنا
ص ۸ و ۱۵ تا ۱۶ و ۶۵ و ۴۹ تا ۵۹ و ۸۲ بہائی دشمنی عاملان حدیث کی اور
صلح فاسقون سے ص ۶ و ۷۵۔ اتفاق کرنے امور دین مین سعی کرنا ص ۷ صحابہ
کرام رضا اور مجتہدون مین باوجود اختلاف کے نزاع اور بعض نہ ہا ص ۸ و ۹ و ۹۹
و ۵۷ و ۴۲ و ۴ ۱۶ و ۱۷ اشیوہ علمای ربانی ص ۱۰ و ۷۲ تا ۱۷۴ حضورة لق
لی ص ۱۲ تعصفے محمدی کہلانا ص ۲۴ صحابہ کرام کی سیرت پر چلنا ص ۱۴ و ۲ ۱۵ مسائل
اختلافی درمیان مجتہدین اور صحابہ کرام کے ص ۱۶ تا ۱۷ و ۲۰ تا ۳ ۱۲
سبب اختلاف کا ص ۲۰ حکم اجتہادی اور اجمال ص ۳۷ دین کے نہایت بگڑنے کا
سبب ص ۳۱ ۔ چار مصلون کا بیان ص ۳۰ حرمین شریفین کی سند کا بیان
۴۹ تا ۵۲ مصلحت کی رعایت کا بیان ص ۴۳ و ۴۵ ف مصلحت کی رعایت
کا بیان رسالہ مصلحت عظیم مین اچہا ہوا ہے ص ۱ اور نصرۃ الاخوان مین ص ۲۹
آیات قرآنی درباب اطاعت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ص ۹
عمل کرنا حدیث پر برخلاف قول مجتہد کے ص ۹۰ تا ۱۱۳ و ۳۳ ۱ ص ۲ بد بد
حدیث پر عمل کرنیکو کسیکے قول کی سند پکڑنا مثلے ادلہ ہے ص ۱۰۰ ص ۱۶

فقط تمام شد

در مطبع فاروقی باہتمام میر معظم طبع گردید

فہرست مطالب رسالہ مصلح

مصلحت عظیمه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آله واصحابه واتباعه اجمعین
اما بعد یه ہندۂ مسائل جنکی شرح تحفۃ الاخوان ہے فقیر عبد الحلیم شرح مختصر ازکی مع
بعضے فوائد وتائید کے لکھا ہے **قوله** بعد حمد وصلوة فقیر **عبد الحق** ملا زبان مقال ودیگر
مسلمانان اطراف وجوانب بلسان حال در خدمت شیخ العلما سند الفقہا حضرت مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب سلمه الله تعالی گذارش مینماید که درین زمان بسبب شرارت نفس و
شیطان اختلاف عجیب وفساد وعناد وبغض میان مسلمانان نزدیک ودور افتاده لهذا
بصدق نیت وطلب رفاه مسلمین واصلاح بین الناس چند مسائل بزبان هندی بجناب
عالی گذرانیدم امید که جواب آن ارقام فرمایند ومهر خود بر آن ثبت نمایند انشاء الله تعالی
موجب بسیار فوائد دین خواهد شد وغرض این فقیر از استفسار این مسائل آنست که کچھ
مجادله ومکابره ومغالبه نباید بلکه محض برائے فائده مسلمانان استفسار کرده شد اجر کم علی الله
انشاء الله **شرح** فائده مسلمانونکا یہان یہ منظور ہے کہ ناواقف لوگ مسائل سے وا
قف ہوکر عمل کرین اور فساد اور بغض اور عناد که بالاتفاق حرام ہین ترک کرین اور جو لوگ که ازرا
بسبب اغوائے بعضے شیاطین الانس کے چھوٹی خبرون کو سچی جانکر مقتدائے زمان مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب کے حق مین بعضے گمان فاسد اور ظن باطل کر رہے ہین آدمی
توبه کرین اور بعضے شخص که بعض مسائل مین غلو اور زیادتی پر ہین اعتدال پر آجاوین ۔

قوله مسئله ہم یقیناً جانتے ہین کہ اللہ تعالے نے ہمکو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم فرمایا ہے لیکن جو مسئلہ قرآن شریف اور حدیث شریف سے اچھی طرح معلوم نہ ہوا وسمین کسی مجتہد خاص کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہین **جواب** جائز بلکہ لازم ہے جس مقام مین اور مذہب کی کتب اور کتاب حدیث صحیح موجود نہون **ش**

شرح اس مسئلہ کی تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۱۳ سطر ۱۹ سے تا صہ ۱۶ سہ ۱۲ - اور صہ ۶۰ سہ ۱۷ سے تا صہ ۶۲ سہ ۱۰ معہ عبارت رسالہ انصاف اور کتاب نہر الفایق کے مرقوم ہے

مسئله ایسے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہہ بھی جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی اور دوسرے مین دوسرے مجتہد کی **جواب** دونون طرح جائز ہے ❊ هَلْ يُقَلِّدُ غَيْرَهُ فِي غَيْرِهِ الْمُخْتَارُ نَعَمْ لِمَا عُلِمَ مِنْ اسْتِفْتَاءِهِمْ مَرَّةً وَاحِدًا وَأُخْرَى غَيْرَهُ كَذَا فِي مُسَلَّمِ الثُّبُوتِ وَالتَّحْرِيرِ لِلشَّيْخِ ابْنِ الْهُمَامِ وَغَيْرِهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **ش تائید** تقلید حضرات مجتہدین کی بیچ مسائل قیاسی کے بالاتفاق جائز ہے کسیکو انکار نہین ہے چنانچہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان کے صہ ۱۴ مین ہے اور تقلید مذہب احد معین کی زمانہ سلف مین نہ تھی بعضے متاخرین کی تجویز ہے محض بے دلیل چنانچہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان مین صہ ۲ سے ۵۹ تک اور بعضے اور مقامون مین اکثر کتب اصول اور فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے لکہا گیا ہے اوسمین سے بہت کم اور مختصر یہان نقل کیا جاتا ہے اسطور پر کہ اول ہندسہ تعداد صفحہ تحفۃ الاخوان کا اور اوسکے بعد ہندسہ تعداد سطر اوسی صفحہ کا کہین شروع عبارت کا اور کہین بیچ مین سے خلاصہ مضمون اور اوسکے بعد نام اصل کتاب کا جسکی عبارت ہے یا نام بعض اکابرین کا جسکا قول ہے اور بعد اوسکے خلاصہ مضمون اوس عبارت یا قول کا - تاکہ بموجب نشان ہندسون کے تمام اور مفصل تحفۃ الاخوان مین دیکھہ لیا جاوے تحفۃ الاخوان کا ۱۲ صہ ۲ سہ ۸ مسلم الثبوت و تحریر ابن ہمام رحمہ اللہ ۲۲ × ۱۰ تحبیر شرح تحریر ۲۴ × ۵ تیسیر شرح تحریر ۲۵ × ۱۵ مختنم الحصول تحفۃ الاخوان ۱۲ ہل یقلد الخ ۳۰ × ۲ شرح سید بادشاہ افتی الخ ۳۰ × ۱۱ قاضی عضد ۳۰ × ۱۶ شرح مسلم نعم الخ ان سب کتب اصول کی عبارات کو ملاکر خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی تقلید کرکے دوسرے مسئلہ مین دوسرے مجتہد کی کرنی جائز ہے کیونکہ فتوے پوچھنے والے ہر زمانہ مین صحابہ رضی

لیکر چلے آئے ہین فتوا پوچھتے کبھی ایک مجتہد سے کبھی دوسرے سے بدون لازم کرنیکے ایک
مفتی کے اور یہ امر پہیلا ہوا تہا اور اس پر کسیکو انکار نہ تہا پس ہوگیا اجماع اور تواتر کہ اسمین کسیکو گنجائش
جھگڑے کی نہین ۴۳×۲ قرافی رح صحابہ رض کا اجماع ہے تقلید غیر معین پر ۲۶×۵ اختتم
اجماع ہے اس پر کہ مسلمان جس عالم کی چاہے تقلید کرے اور صحابہ رض نے اجماع کیا اس پر کہ
جسنے حضرت ابو بکر صدیق رض سے مسئلہ پوچھا وہ ابو ہریرہ رض اور معاذ رض وغیرہ سے بھی
پوچھے اور صحابہ رض کے اجماع کے منسوخ ہونیکا احتمال نہین ۲۲×۹ اسعد ان اجماع صحابہ
کا منکر کافر ہے ۴×۱۲ احیاء العلوم علماء آخرۃ کی علامات مین ہے نئی باتون سے نہایت
پرہیز کرنا اگرچہ خلقت کا اس پر اتفاق ہو اور صحابہ رض کی سیرت کی تفتیش کرنا اور چاہئے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ والون کی موافقت مین اپنے زمانہ والون کی مخالفت سے اندیشہ
نکرے ۳۴×۴ حضرت ابن مسعود رض کہ صحابی جلیل القدر اور بڑے پیشوا مذہب حنفی
کے ہین مَن کَانَ الخ یعنے پیروی کرے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون کی کہ سب کہ
تمام امت مین بہتر اور نیکدل اور کامل العلم اور بے تکلف تھے اللہ تعالے نے اپنے نبی ع
کی صحبت اور اپنے دین کے قائم کرنے کے واسطے انکو پسند کیا سو تم انکا فضل پہچانو اور انکے
نقش قدم پر چلو اور تا مقدور انکے اخلاق اور سیرت پکڑو ۴۴×۸ حدیث شریف میری امت
کے تہتر فرقون مین سے میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر چلنے والون کے سوائے
سب دوزخ مین ف اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ تقلید معین مذہب واحد کی بعد
زمانہ صحابہ رض کی سیرت اور طریق سے نہ تہا ۷×۵ خزانۃ الروایات و شرح ابن حاجب وان
عوام الخ یعنے عام لوگ زمانہ سلف مین فقہا سے فتوے پوچھتے تھے بے تعین بلا انکار ۲×۱۰
حجۃ اللہ البالغہ لوگ چوتھی صدی تک ایک مذہب خالص کی تقلید پر نہ تھے ۲×۶۲ و عقد الجید انگلے
پہلے علما کا معمول رہا عمل کرنا اور فتوی دینا سب مذہبون پر بدون التزام مذہب معین کے
چارون مذہب کے مفتیان و متاخرین کا بہی اتفاق ہے جائز ہونے تقلید غیر معین پر ۲۵×۱۷
نہم فکان اجماعا الخ پس اجماع ہو گیا اس پر کہ لازم پکڑنا مذہب معین کا لازم نہین ۲۵×۹ و عقد تمام
تحار لیس الخ نہین ہے انسان پر لازم پکڑنا مذہب معین کا ۲۵×۲۰ در طوالع الانوار قونوی

حضرت ابوالمعالی رح مطابق قول ابن ہمام رح در تحریر و فتح القدیر واجب ہونے تقلید مجتہد معین پر نہ کوئی دلیل شرعی نہ عقلی ۲۶ × ۲ و ۳ ابن حاجب و عضدالدین تقلید مجتہد معین کی واجب نہین ۲۶ × ۱ روضہ امام نووی جس مذہب سے چاہے فتوی پوچھے لیکن آسان مسئلے نہ چنے ۲۷۔ ابن ہمام رح وانا لا ادری الخ مین نہین جانتا کہ آسان مسئلے لینا عقل یا نقل سے منع ہو ۲۶ ۔ التحبیر لازم نہین کسی پر سب اماموں کا قول چھوڑ کر ایک امام کا مذہب پکڑنا ۲۷ × ۹ فتاوا عالمگیریہ قول حضرت ابی حنیفہ وابو یوسف رح و محمد رح کا کوئی اپنی عورة سے ایک مسئلہ مین پہنس گیا اور ایک فقیہ نے اوس عورت کے حلال یا حرام ہونے کا فتوا دیا اور اوسنے اوسپر عمل کیا پہر ویسا ہی معاملہ دوسری عورت سے پیش آیا اور اوسی فقیہ نے یا دوسرے فقیہ نے اوس دوسری عورة کے حق مین فتوا دیا برخلاف پہلے فتوے کے اوس شخص نے اسپر بہی عمل کیا یہہ جائز ہے اور اگر ایک فقیہ نے ایک عورة کے حقمین فتوا دیا اور دوسرے فقیہ نے اوسی عورت کے حق مین فتوا دیا اوسکے مخالف اگر پہلے فتوے پر عمل نہین کیا تہا تو دوسرے فتوی پر عمل کرنا اور پہلے کو ترک کر دینا جائز ہے اور اگر پہلے پر عمل کر چکا تو جائز نہین ۲۸ × ۱ تا ۱۷ شرح سفر السعادة شیخ عبدالحق پہلے لوگون مین عوام کو رجوع تہا مجتہدون کیطرف بدون لازم پکڑنے ایک کے بلا انکار یہانتک کہ ایک شخص کی ایک عورة بموجب ایک مذہب کے حلال اور دوسری بموجب دوسری مذہب کے حرام لیکن ایک عورة کے حقمین دو مسئلے مخالف جاری کرنا جائز نہین ۲۸ × ۱۹ تحصیل التعرف شیخ عبدالحق رحمہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک مسئلہ مین حنفی اور دوسرے مین شافعی ہو جاوے ۳۰× فتاوی شیخ عزالدین عامی پر مقرر نہین کہ ایک امام کے کسی مسئلہ پر عمل کرکے سب مسئلون مین اوسی کی پیروی کرے ۳۲ × بحرالرائق عامی کا کوئی مذہب نہین ہے اوسکا مذہب تو فتوے مفتی کا ہے اگر اوسکو عالم حنفی نماز کے پہیرنے کا فتوے دے پہیر لے اور اگر شافعی نہ پہیرنے کا فتوا دے تو نہ پہیرے اور اگر بغیر فتوے پوچہے کسی مذہب کے موافق نماز اوسکی ہو جاوے تو کفایت ہے ۶۷ × ۱۱ الکثرا اصول عامی کا کوئی مذہب نہین ۶۷ × ۱۵ عقد الجید عامی کا کوئی مذہب نہین ۳۰ × ۲ مختصر بل لا یتصور کہ عامی کا مذہب صحیح نہین اگرچہ اپنا ایک مذہب ٹہیرا لے مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو دلیل کی لیاقت اور سمجہہ ہو عامی کا حنفی یا شافعی رکہنا اا ار

ضعیفون لو ۳۴۴×۱۰ مظاہر حق مولانا قطب الدین رخصت پر عمل کرنیمین بری مری ہمتین عزی
۳۴۴×۱۲ مظاہر حق آسانیونپر عمل کرنیکو اللہ دوست رکھتا ہے جیسا اوسکے پر عمل کرنیکو دوست
رکھتا ہے ۱۴×۱۱ مقتنم ونختصر اگر قاضی مقلد برخلاف اپنے مذہب کے حکم کرے جاری ہوجائیگا
۴۵×۱۹ شرح سفر شیخ عبدالحق رح دیگر تخصیص وتعیین را چہ وجہ باشد ۲۴۶ شرح ابن واجب
۴۵۵ شرح سفر السعادۃ ۲۶×۵ بیضاوی وجلالین وموضح القرآن آیۂ کریمہ فاسئلوا اھل
الذکر دلیل ہے تقلید کی عام ہے **ف** مفاتیح مین ہے کہ لکھا شیخ ابن عربی رح نے خاتمہ فتوحات
مین وَاَھْلَ الذِّکْرِ ھُمُ الْعُلَمَآءُ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ یعنے اہل ذکر جاننے والے کتاب اور سنت
کے ہین اور لکھا شیخ عبدالحق رح نے بیچ تحصیل التعرف کے قول حافظ ابن حزم رح کا بیچ تقلید
غیر معین کے وَدَلِیْلُھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَوْلُہٗ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے
دلیل علماء کی اوپر تقلید غیر معین کے یہہ آیۂ کریمہ ہے اور کہا شیخ ابن ہمام رح نے بیچ فتح القدیر
کے لادلیل علی وجوب اتباع المجتہد المعین بالزام نفسہ قولا او نیۃ بل الدلیل یقتضی
العمل بقول مجتہد فیما احتاج الیہ لقولہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر انتہی اور انتصار الحق
تصنیف مولوی ارشاد حسین صاحب مین صـ ۱۶۹ پس نص مذکورہ جودال تہی اوپر اطلاق کے
بالذات بحال خود باقی ہے اور معیار الحق مین صـ ۱۳۳ سطر ۱۲ اصول قاضی ثناء اللہ رح سے
منقول ہے کہ قولہ تعالے فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ عام ہے ۲۶×۷ انصاف
ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح ان تینون صاحبونکا مذہب ایک نہین بلکہ تین ہین
۲۱×۳ عقد الجید نقل کیا امام عبدالوہاب نے کہ مذہب والے مجتہدون کے زمانہ سے اب تک
بہت علمائے اہل مذہب عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے ہین بغیر لازم پکڑنے ایک مذہب
معین کے مقتضائے کلام امام کا یہہ ہے کہ یہہ امر عمل علمائے قدیم اور جدید کا ہے ۱۵۴×
۱۱ میزان الشعرانی تمام امام ہر وقت کے ہدایت پر ہین ۴۲×۱۱ ایضا ہر مجتہد کے قول کا
سلسلہ صحابہ رض تک پہونچتا ہے ۱۵۴×۱۹ ایضا ائمت الخ یعنے سب مذہبون کو شریعت
کے چشمہ سے متصل دیکھا الحمد للہ کہ ہم کسی امام کا قول رد نہین کرتے ۶۲×۹ ایضا کتنا
رق ہے ان دو قولون مین ایک کہتا ہے ظاہر اور باطن مین تمام امام مسلمانون کے با

اسوقت چلدون امام الدہ سے ہدایت پر ہین اور دوسرا لکتا ہے حقیقت مین تین چوتہان یا اکثر ناخر
پرہین ۷۶ × ۷ اعمدة الاحکام فلیس الخ تجکو نہین ہوپہچا کہ انکار کرے اسپر جو پیروی کرے
کسی مجتہد کی یا حجہ پکڑے کسی دلیل شرعی کو ۹۴ × ۸ قول عمل کسی مذہب کی کسی پر ترجیح دینے
مین کلام نکرے سب کو قبول کرے اور ان مین جو قول مطابق سنت کے ہو اوسپر عمل کرے اور
اسکو مثل ایک مذہب کے جانے بلا تعصب ۹۴ × ۲ اشرح تحریر پیروی کے لائق ہین سب امام
برابر ہین ۹۴ × ۷ احضرت مرزا جانجانان آیۃ کلہم در حقیقت برابرند و تقدیم یک مذہب
دیگر مذاہب خلاف اجماع است ۲۴ × ۹ امسلم ولو التزم الخ اگر لازم کر لیا ہے کوئی مذہب تو بعضون
کے نزدیک اوسی پر ہمیشہ رہنا لازم ہے اور بعضون کے نزدیک نہین کیونکہ واجب وہی ہے جو اللہ نے واجب
کیا ۲۹ × ۲ رسالہ اصول [illegible] مذہب لازم پکڑا ہو یا نہین اور کسی مذہب پر عمل کر چکا ہو
یا نہین بہر صورت جائز ہے ہر مقلد کو ہر مجتہد کی تقلید کیونکہ حق تعالی نے اسباب مین کچھ لازم
نہین کیا اور اوسکے لازم کئے بدون کچھ لازم نہین ہوتا ۴۲ × ۲ امسلم ۵۲ × ۱ التقریر ۳۰ × ۴
شرح سید بادشاہ ۳۰ × ۱ اشرح مسلم ۴۰ × ۸ مختصر ان سب کتب مین ہے ولا
یجب علی احد ان یتمذہب بمذہب الخ یعنے اللہ تعالی نے واجب نہین کیا کسی
کسی امام کا مذہب لازم پکڑنا ۲۵ × ۳ تقریر والالتزامه لیس بنذر حتی یلتزم الوفاء
اسکا لازم کر لینا نذر نہین کہ پورا کرنا واجب ہو ۲۶ × ۸ شرح مسلم فلیجابه تشریع حدید
یعنی پس اسکا واجب کر لینا نئی شریعت بنانا ہے ۹۴ × ۷ اشرح تحریر بل هو تغییر حکم الشارع بلا دلیل
یعنے بلکہ یہہ امر بدلنا ہے حکم خدا اور رسول کا بے دلیل ۲ × ۴ تحبیر اجماع ہے متقدمین کا اسپر کہ عالم یا مفتی کو
حلال نہین ایک کی تقلید ایسی کرنی کہ کوئی حکم یا فتوی اوسکی قول کے سوا نہ دے ۲۳ × ۲ احجۃ اللہ البالغہ
فما ذہب الیہ ابن حزم کا تقلید کو حرام کہنا پورا ہوتا ہے مجتہدین اور اوس شخص مین کہ بخوبی جانے کہ حضرت کا
یہ حکم ہے غیر منسوخ اور اوس شخص مین کہ ولیکن کہتا ہے کہ اس فقیہ کی تقلید کو نہ چھوڑونگا اگرچہ مخالف
دلیل کے ہو اور اوس شخص مین کہ ایک مذہب کی تقلید کر کے دوسرے مذہب کے فتوی لینا درست
نہین جانتا ۲۹ × ۱۴ عقد الجید ولم نؤمن الخ فقیہ کوئی ہو ہم ایمان نہین رکھتے کہ اللہ نے فقہ اوسپر وحی کی
ہے اور اوسکی اطاعت ہمپر فرض اور وہ معصوم ہے ۲۹ × ۲۰ عقد الجید ۷ × ۷ احجۃ البالغہ

قول امام عزالدین ابن السلام فَاِنَّ الخ یعنے لوگ اپنے امام کی ایسی پیروی کرتے ہین کہ گویا وہ
نبی مرسل ہی ۹۱ ص ۳ کشف الغمۃ فَمَن الخ جسنے دعوے کیا تخصیص شریعت کا اپنے امام کے مسائل مین
تو اوسنے ایک قسم کبیرہ گناہونکی اختیار کی پورا ہوا خلاصہ مضمون بعضے مقامات تحفۃ الاخوان کا
اور معیار الحق مین صہ ۱۰۴ سہ ۱۱ القاضی ثناء اللہ رح سے منقول ہے فَمَن یَّتَعَصَّبُ بِوَاحِدٍ مُّعَیَّنٍ
غَیْرَ الرَّسُوْلِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَہٗ ھُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اِتِّبَاعُہٗ دُوْنَ
الْاَئِمَّۃِ الْاٰخَرِیْنَ فَھُوَ ضَالٌّ جَاھِلٌ الخ یعنے جو کوئی کسی ایک ہی کے مذہب سوائے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اور یہہ جانے کہ اوسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہی نہ کسی اور کی تو وہ گمراہ اور جاہل ہے اور کتاب ناظورۃ الحق تصنیف علامہ
ہارون حنفی مین بعینہ یہی عبارت مذکورہ ابن العز محشی ہدایہ سے منقول ہے اور اوسکے بعد یہہ بھی ہے
بَلْ کَافِرٌ یُسْتَتَابُ الخ یعنے بلکہ کافر ہے اوس سے توبہ کروائی جاوے اور دراسات اللبیب مین
یہی عبارت نقل کر کے اوسکے بعد لکہا ہے صہ ۱۲۵ سہ ۱۹ فَاِنَّہٗ مَتٰی اِعْتَقَدَ اَنَّہٗ یَجِبُ عَلَے
النَّاسِ اِتِّبَاعُ وَاحِدٍ بِعَیْنِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْاَئِمَّۃِ رض دُوْنَ الْاٰخَرِیْنَ فَقَدْ جَعَلَہٗ بِمَنْزِلَۃِ النَّبِیِّ
صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ کُفْرٌ یعنے جب اوسنے یہہ اعتقاد کیا کہ ان اماموں میں سے لوگوں
پر ایک ہی کا اتباع واجب ہے نہ کسی اور کا تو اوسنے اوس امام کو بمنزلہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ٹہیرایا اور یہہ کفر ہے **تنبیہ** حضرات فقہاء رح واسطے خیرخواہی مسلمانوں کے عقاید اور اعمال اور
کلمات کفر کا بیان خوب تنبیہ سے کیا کرتے ہین لیکن جب ایسا امر کسی سے سرزد ہو جاوے تو
اوسمین اگرچہ بہت وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اوسکی تاویل کر کے اوس شخص پر حکم کفر
کا نہین لگاتے لہذا تنبیہاً گذارش کیا جاتا ہے کہ بملاحظہ ایسے اقوال فقہا کے کسی مقلد متعصب کو
ہرگز کافر کہنا نچاہیئے بلکہ نرمی اور شائستگی سے سمجہا دینا چاہیئے اور معیار مین صہ ۱۲۴ سہ ۱۵ اوسی
رسالہ قاضی صاحب رح سے نقل کیا وَمَن تَعَصَّبَ بواحد بعینہ من الائمۃ دون الباقین کا
الرافضی والناصبی والخارجی فھذہ طریق اھل البدع والاھواء الذین ثبت بالکتاب و
السنۃ والاجماع انھم مذمومون خارجون من الشریعۃ یعنے جو کوئی رافضیوں اور ناصبیوں
اور خارجیوں کی طرح سب اماموں کو چہوڑ کر ایک ہی امام پر اڑے تو یہہ طریقہ اہل بدعت اور نفسانیت
کا ہے جنکی مذمت اور اونکا خارج ہونا شریعت سے قرآن اور حدیث سے ثابت ہے **ف** اجماع صحابہ

اور سب علمای متقدمین اور محققین متاخرین اور عبارات تفاسیر اور کتب اصول وفقہ اور اقوال اکابر
دین سے معلوم ہو چکا کہ تقلید ایک مذہب معین کی واجب نہین لیکن اسوقت کے حنفی علمار کے اقوال
اور توجیہات مختلفہ کا یہہ مطلب ہے کہ اگرچہ تقلید معین شرعًا واجب نہین لیکن اس زمانہ فساد اور
شر کے مین مصلحتًا واجب ہے اور مصلحت کے واسطے جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چھہ ہاتھہ زمین کعبہ معظمہ کی عمارت سے باہر رکھی اور کعبہ کے دروازہ شرقی کے مقابلہ مین
ایک دروازہ بڑہا دینا اور دہلیز کا زمین سے ملا دینا موقوف رکھا اور ابو ہریرہ رض کو نعلین مبارک
دیکر کلمہ شہادت پر جنت کی بشارت دینے کو بھیجا پھر حضرت عمر رض کے مشورہ سے موقوف
کیا اور معاذ بن جبل کو طول قرأت نماز پر ملامت فرمائی اور حضرت عثمان رض نے سوائے
قرأت منزلہ آسمانی کے سب قراءتون کو موقوف کیا بلکہ اونکے صحیفون کو جلا دیا سو اسکے
جواب مین یہہ گذارش کیا جاتا ہے کہ شریعت جو ہی تو اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور اللہ نے بندون
کی مصلحت کو خوب جانتا ہے چنانچہ احیاء العلوم کے ربع اخیر صفحہ ۱۳ مین ہے وَاِنَّ حِكْمَةَ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ وَهُوَ بِمَصَالِحِ الْعِبَادِ اَعْلَمُ مِنَ الْعِبَادِ یعنی بیشک اسکی حکمت فراخ ہے اور وہ اپنی
بندونکی مصلحتین بندونسے بہتر جانتا ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مورد وحی اور ختم
رسالت خاتمہ مین نہایت عاقل اور مصلحت اندیش تہے نہ اونکی عقل کی مانند کسیکی عقل اور نہ اونکے
حکم جیسا کسیکا حکم ہے اور آپکا اجتہاد بھی بمنزلہ وحی کے ہے کیونکہ آپکی رائے عالم آرائی کو اللہ تعالی نے
خطا پر مقرر ہونے سے محفوظ رکہا اور یہہ بھی لازم نہین کہ آپکا ہر اجتہاد مستنبط ہی ہو نصوص سے بلکہ اکثر
اجتہاد اللہ تعالیٰ نے حضرت کو وحی کے مانند تعلیم فرمائے ہین چنانچہ یہہ بیان حجة اللہ البالغہ مین ہے
صفحہ ۱۳۴ است وَاجْتِهَادُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْيِ الخ اور حضرت عثمان رض خلیفہ
راشد اور مجتہد مستقل تہے اور اونکی اس مصلحت اندیشی پر صحابہ رض کا اتفاق ہو گیا اور پچاس ہزار صحابی کے
مشورہ سے یہہ کام ہوا چنانچہ مظاہر حق کی جلد ۲ مین لکھا ہے صفحہ ۱۳۹ اور صحابہ رض کا اجماع ایسی حجت شرعی ہے
کہ اہل اصول نے اوسکے منکر کو کافر لکھا ہے اور صحابہ کے طریق پر چلنے کا ہمکو حکم ہے چنانچہ اسی بحث مین بیان
ہو چکا ہے اور بعد حضرت عثمان رض نے کسی امر کو امت پر [illegible] نہین کیا بلکہ تمام صحابہ کے مشورہ لیکن بسبب خوف فتنہ و
اختلاف کے مثل یہود و نصاریٰ کے واسطے سد باب فتنہ کے ایک رخصت پر عمل کرنا موقوف کیا اب

اب یہہ فرمایئے کہ آپنے جوان چند امور پر قیاس کرکے حکم وجوب تقلید شخصی کا کیا آپ مین ان
مستنبطین سے کونسی صفت موجود ہی اُنکی رائے خطا پر مقرر ہونے سے محفوظ ہے یا اُنکو اجتہاد اللہ
وحی کے ساتہہ تعلیم کیا ہی یا آپ خلیفہ راشد اور مجتہد مستقل مسلم الاجتہاد مین کہ کسی آیت حدیث سے یہہ
مسئلہ نکالا ہے اور اُنکی اس رائے کے ساتہہ کتنے کہ اصحابیونکا مشورہ شامل ہوا ہے کہ اپنی قیاس سے ایسا
حکم لگاتے ہو کہ نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابیون کے قول و فعل سے ثابت ہوا اور نہ کسی مجتہد مستقل
مسلم الاجتہاد نے کسی آیت اور حدیث سے استنباط کیا اور طعن لسان مین وہ سبب جلا دینے حضرت
عثمان رض کا نسخون قرآن مجید کو یہہ بہی لکہا ہے کہ اون نسخونکی ترتیب درست نہ تہی اور قرات
شاذہ اور آیات منسوخہ اور بعضی الفاظ تفسیر کے اونمین خلط ہو گئے تہے اور بعضی صاحبون نے دعا
قنوت کو قرآن مین داخل اور معوذتین کو خارج سمجہا تہا یہہ امور بڑے خطرناک اور موجب عدم حفاظت
قرآن مجید کے تہے تو حضرت عثمان گہبرائے کہ مبادا مثل یہود اور نصاری کے کتاب آسمانی مین
پہوٹ ڈال دین اور حضرت عثمان رض نے جب باتفاق صحابہ سوائے قرات منزلہ آسمانی
کے دوسری قراتو نکا پڑہنا مناسب اور مصلحت نہ جانا او ن قرآنون کے سب نسخون کو
جلا دیا کیونکہ اگر وہ باقی رہتے تو معین ہونا خاص قرأت منزلہ کا دشوار تہا اسیطرح جب تک بفضل
حقتعالی چارون مذہب کی کتابین دنیا مین موجود مین اور خدا کرے موجود ہی ہین تو معین ہونا ایک
مذہب خاص کا دشوار ہے سو کب میسر اور کب کسیکو جائز ہو سکتا ہے کہ سوائے ایک مذہب کے سب مذاہب
اہل سنت کو جلادے **الغرض** حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان چند مصلحت اندیشیون اور
حضرت عثمان کے موقوف کر دینے قرامات مختلفہ پر قیاس واجب ہونے تقلید معین مذہب احد کا
نہین ہو سکتا کہ اونپر ظاہر حکم رسول معصوم علیہ السلام کا اور اجماع صحابہ رض کا ہے اور تقلید مذہب
معین کو نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابہ رض کا قول اور فعل اور نہ کسی مجتہد مستقل نے قرآن اور
حدیث سے استنباط کیا تو اس صورت مین اوسکا واجب ٹہیرانا نئی شریعت بنانا ہے چنانچہ
اسی بحث مین کتب اصول سے بیان ہو چکا ہے کہ ایجابہ تشریع جدید بل ہو تغییر
حکم الشارع یہہ مصلحت کیا اللہ کو معلوم نتہی اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ صحابہ کرام
کو سوجہی جو کہ آخری زمانہ کے بعضے علما کو سوجہی ع کوئی کام ایسا شریعت

مین نہین ٭ جو رسول اللہ بہولے ہون کہین ؛ حضرت نے صدہا حوادث پیش آنیوالے کی اور انکی
تدبیرین فرمائین کہین یہہ بہی فرمایا ہے کہ فساد اور شر کے زمانہ مین تین چوتہائیان دین کی لینے
سوائے ایک مذہب کے تین مذہب مشہورہ بلکہ تمام مذہب اہل سنت کو کہ بیان کرنیوالے سنت کے
ہین اور تمام کتب احادیث نبوی کو معزول اور معطل کر دیجیو بلکہ فساد کے زمانہ مین سنت کے مضبوط
پکڑنے پر سو شہید کا ثواب فرمایا مروان نے بہی مصلحت سمجہکر عید کی نماز پر خطبہ کو مقدم کیا تہا تاکہ تفرقہ
جماعت کا نہ ہووے اور لوگ سب خطبہ سنین ابو سعید خدری نے اوسپر انکار کیا اور بعد انتقال
حضرت کے بعضے صاحبون نے مصلحت جانا کہ اسامہ مع لشکر کے مدینہ سے باہر نجاوین حضرت
ابوبکر صدیق رض نے نمانا چنانچہ یہہ اور بعضے اور روایات ایسی اور مفصل بیان مصلحت کا تحفۃ
الاخوان کے صفحہ ۳۴ سے تا ۴۶ اور ۳۹ سے تا ۱۴۸ اچہا مرقوم ہوا ہے اللہ کے دین مین
اپنے قیاس سے تصرف کر کے کسی امر کو واجب یا حرام ٹہیرا دینا بڑا ظلم ہے میزان الشعرانی مطبع
دہلی مین ہے ص ۲۰ فَصْلٌ شَرِيفٌ فِي بَيَانِ الذَّمِّ الخ یعنے یہہ بزرگ فصل ہے بیچ بیان
برا جاننے حضرات اماموں مجتہدون کے خصوص حضرت ابوحنیفہ رح کے اللہ کے دین مین اپنے
قیاس سے کچہہ کہنے کو ایضا ص ۲۱ س ۱۰ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کو فرمایا ان اردت
الخ اگر تو چاہے کہ پل صراط پر طرفۃ العین نہ ٹہیرے تو اللہ کے دین مین اپنی رائے سے کچہہ مت کہہ
ایضا ص ۲۲ س ۷ فرمایا حضرت امام جعفر صادق رض نے من اعظم فتنۃ الخ بڑا فتنہ ہے امت
پر کہ لوگ امور دین مین قیاس کو داخل کرین الخ ایضا ص ۲۲ س ۷ فرمایا عمر رض نے والذی الخ
قسم ہے خدا کی کہ اللہ نے اپنے نبی کی روح کو قبض اور وحی کو بہیجنا موقوف جب کیا کہ حضرت کی تمام
امت کو قیاس سے مستغنی کر دیا ایضا ص ۲۲ س ۱۹ کہا شعبی رح نے سیجئی قوم الخ ایک ایسے لوگ
آوینگے کہ اپنی رائے سے قیاس کرینگے سو اس باعث سے اسلام ویران اور رخنہ دار ہوگا ایضا ص ۲۳ س [illegible]
فرمایا ابوحنیفہ رح نے اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِي دِينِ اللهِ تَعَالَى بِالرَّأْيِ الخ اللہ کے دین مین قیاس بات
کہنے سے بچو ایضا ص ۲۳ س ۳ ایضا اياكم وآراء الرجال الخ بچو لوگون کے قیاسون سے ایضا
ص ۲۴ س ۳ الخ عليكم بالآثار من السلف الخ سلف کی روایات کو پکڑو لوگون کے قیاسون سے
بچو ایضا ص ۲۱ س ۲۰ اِنَّ الاِمَامَ لَا يَقِيسُ اَبَدًا مَعَ وُجُودِ النَّصِّ وَاِنَّمَا يَقِيسُ عِنْدَ فَقْدِ النَّصِّ

یعنے امام ابو حنیفہ نص کے ہوتے کبھی قیاس نکرتے تھے جب نص نپاتے تو قیاس کرتے
ظاہر حکم خدا و رسول ۱۲
ایضاً صـ ۱۲ سـ ۲۲ فرمایا امام مالک رح نے ایّاکم الخ یعنے لوگون کی راے سے بچو مگر جسپر اجماع
ہوجاوے اور احیاء العلوم کے ربع اخیر مین ہے صـ ۱۲ فالملاحدة غداً یتمنون لو کانوا بلّہا
اوصبیانا و لم یتصرفوا بعقولہم فی دین اللہ تعالی یعنے ملحد عاقبت مین آرزو کرینگے کہ دیوانے
یا لڑکے ہوتے اور اللہ کے دین مین عقل سے تصرف نکرتے اور ایضاح الحق مین ہے صـ ۳۱
آں عبادہا باید کہ قطع نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورة احکام شرعیہ سعی بلیغ نمایند اور حجة اللہ
البالغہ مین ہے صـ ۱۲۶ سـ ۱۲ بیچ بیان اسباب تحریف کے فیشرع للناس الخ یعنے شرعی حکم بناتا
ہے لوگون کے واسطے موافق اپنی عقل کی مصلحت کے جیسے کہ یہودیون نے سنگسار حکم شرعی کے
بدلے مونہہ کالا کرنا اور دُرّہ مارنا مقرر کیا تہا ایضاً صـ ۱۲۷ سـ ۳ فرمایا حضرت عمرؓ نے یہدم الاسلام
الخ یعنے اسلام کو ویران کرتا ہے پہسلنا عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ قرآن کے اور مراد ان
سے یہہ کہ جو مسئلہ کتاب اور سنت سے نکالا ہو ایضاً صـ ۱۲ سـ ۴ تلقی الامة للہ امتہ کو شرع
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو وجہ سے حاصل ہوئی ایک حکم ظاہری آیت اور حدیث
دوسرا یہہ کہ صحابہ رضؓ نے حضرتؐ کو کچہہ کرتے فرماتے دیکہا اوس سے ایک حکم نکالا کہ واجب ہے یا
جائز پہر اوسکی خبر دی پہر صحابہ سے اوسی طور پر حاصل کیا تابعین نے یعنے حضرتؐ سے دین حاصل
کرنیکا سوائے ان دو طور کے اور کوئی طور نہین ایضاً صـ ۱۳۶ سـ ۲۳ واعلم ان الایجاب والتحریم
نوعان من التقدیر صـ ۱۳ سـ ۲۶ وقد اتفق من یعتد بہ من العلماء ان القیاس لایجری
فی المقادیر یعنے واجب کرنا اور حرام کرنا یہہ دونون اندازہ شرعی ہین اور اتفاق ہے علماء معتبرین کا
کہ اندازہ شرعی کے مقرر کرنے مین قیاس نہین چلتا انتہے اور اسطرح اگر اللہ کے دین مین قیاس
اور مصلحت کے ساتہہ لوگ تصرف کرنے لگین تو فتور پڑجاوے اور دین محمدی مسودہ بنجاوے
اور مضمون الیوم اکملت لکم دینکم کا مصداق نرہے اور اگر بقول تمہارے فرضاً مصلحت اندیشی پر
مدار ہے تو اپنی اپنی مصلحت ہر کوئی خوب جانتا ہے ہمارے محقق علماء اہل سنت کی مصلحت تو یہہ
ہے کہ تقلید غیر معین چنانچہ صحابہ اور تابعین سے چلی آئی ویسی ہی معمول رہے خلفائے راشدین
کی سنت اور صحابہ کے طریق پر چلنا سچا آور یہی حکم حضرتؐ اور موجب نجات دوزخ سے ہے چنانچہ

حدیث سے جسکے بیان ہو چکا اور آیۃ فاسئلوا اہل الذکر مین حکم عام ہے چنانچہ اس بحث مین بیان ہو چکا
اور واجب سمجھنا تقلید مذہب واحد کا برخلاف عقیدہ اہل سنت کے ہے اور اوسکا ضرر یہانتک پہونچا
کہ مقیدان مذہب نے سوائے ایک مذہب خاص کے باقی تینون مذاہب مشہورہ بلکہ تمام مذاہب اہل سنت
کو بلکہ تمام کتب احادیث اور قرآن مجید اور ساری ہی شریعت کو معزول اور معطل کر دیا اور دوسرے
مذاہب اہل سنت سے ایسے متنفر ہوگئے جیسے کہ رافضیون اور خارجیون سے ہوتے ہین اپنے مذہب
کو تمام شریعت کی کسوٹی مقرر کیا جو کسی مذہب کا مسئلہ اور کسی آیت اور حدیث کا مضمون اونکے
مذہب کے موافق ہوا اوسکو صحیح اور معمول بہ رکھا اور جو مسائل اونکے مذہب کے مخالف ہوئے وہ سب
باطل ٹھہرائے اور جو آیت اور حدیث اونکے مذہب کے مخالف ہے اوسکی کچھ
تاویل یا وہ منسوخ یا ضعیف اور متروک العمل ٹھہرائی اور بعضے متعصبین
نے سفر مین جمع کرنے نمازون کی حدیث پر عمل نکیا نماز قضا کر دی اور
شوہر گم گشتہ عورت کو انتظار نوّے برس کے بموجب مذہب امام مالک کے نکاح کرنیکا فتوے
نہ دیا اگرچہ حیران اور ذلیل اور مفلس ہے یا زنا کرے اور بعضون نے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انکار کیا کلمہ کفر کہا کہ فلانا کام اگرچہ سنت ہے لیکن ہمارے مذہب مین نہین ہے ہم نہین کرتے اور چارون
مذہبون کو ایک ہی دین کے ہوئے فیض کی چار نہرین ہین جدے جدے دین سمجھکر جدا نسبت کر دیا کہ ادہر کا ادہر اور
اودہر کا ادہر نجانے پاوے اور ایک امام کے قول پر ایسی لڑے کہ گویا کہ اوسکو مثل نبی کے ٹھہرایا اور ایسی
آمین اور عمل مین لائے دیکھو تو کہ خدا اور رسول کے حکم کو کیسے بدل دیا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فبدل
الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لہم اب غور کرو کہ تمہاری مصلحت اندیشی موافق حکم اللہ اور رسول
ہی یا ہماری مسئلہ جس امر مین ایک مجتہد کی تقلید کر چکا اور اوسپر عمل کر چکا پہر اوس مسئلہ
مین دوسرے مجتہد کی تقلید سے اوسکی برخلاف عمل کرنا جائز ہے یا نہین الجواب اگر بطور
کہیل کے ہے تو جائز نہین اور اگر بطور تحقیق کے ہے یا واسطے ضرورت کے یا واسطے احتیاط کے تو جائز
اور اولی فی جواز التقلید قولان المختار منہما القول بجوازہ طحطاوی شرح اور تائید اسکی
تحفۃ الاخوان مین ہے صفحہ ۹۵ سے تا صفحہ ۹۷ اور ہم سنہ ۱۲ اور صفحہ ۷ تا صفحہ ۱۲ معہ اسی قول شیخ ابن
ہمام سے کہ انتقال یعنی مذہب سے نکلنا یاوہ ہے کہ کسی مسئلہ مین کسی مذہب پر عمل کر کے پہر اوس

مسئلہ مین اوسکی مخالف مذہب پر عمل کرے اور اس انتقال پر جن علماء نے سختیان کین ہین وہ
تو آسان مسئلون پر عمل کرنیسے روکنے کو ہین لیکن مین نہین جانتا کہ آسان مسئلون پر عمل کرنا عقلا
یا شرعا منع ہو اور حضرت کو خود اپنی امت پر آسانی پسند تھی اور مقصود عبارت رد المحتار سے کہ کسی اچھی
غرض کے واسطے مذہب سے انتقال کرنا موجب ثواب ہے اور کھیل کی صورتکا بیان تحفۃ المتقین کے صد ۸
اور ۹۵ مین مرقوم ہے **مسئلہ۴** حضرات مجتہدین نے کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کے
بھی کہا ہے **جواب** جو امر اونکو قرآن یا حدیث سے واضح ہوگیا اوسمین انہون نے قیاس کو دخل نہین دیا اور
جو امر قرآن وحدیث سے منکشف نہوا لاچار اوسمین قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھہ
اوس مسئلہ کو قرآن وحدیث سے نکالا پہر کبھی قیاس مطابق واقع کے ہوا اور کبھی خطا ہوئی اور
اوس خطا مین اونکا کچھہ قصور نہین اونکو بہر صورت ثواب ہی ملتا ہے اور قصدا اون حضرات
نے کبھی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کے نہین کہا وتفصیل هذا فی دراسات اللبیب
وغیرہ واللہ اعلم بالصواب **قولہ** دخل نہین دیا اسواسطے کہ اللہ اور رسول کے ظاہر حکم کے
موجود ہوتے قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ اس امر مین چند اقوال بزرگان دین کے مسئلہ کی تائید
مین بیان ہوچکے ہین **قولہ** قیاس کو خرچ کیا ایسا ہی صحابہ کرام رض کرتے تہے اس مسئلہ کی
شرح کو تحفۃ المتقین کی فصل دوسری تمام خصوص صد ۲۸ سد ۱۲ اور صد ۳۵ سد ۱۸ اور صد ۴۰ سد ۱۹ اور
صد ۴۱ سد ۵ مین دیکھنا چاہئے **مسئلہ۵** جس قول مین کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اوس قول کو
ترک کرے یا نہین **جواب** اوس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہے لیکن مجتہد کی خطا پکڑنا
بھی ہر کسیکا کام نہین ہے **مسئلہ۶** کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر
معلوم النسخ غیر ماؤل برخلاف قول مجتہد کے پاوے اوس حدیث پر عمل کرے یا نہین
جواب عمل کرے بیشک کما ہو الحق عند اہل الحق واللہ اعلم بالصواب **تنبیہ** سائل
سلمہ اللہ تعالی نے بڑا تعجب ہے کہ مشرف باسلام ہوے اور اپنے قدیمی بڑے دین کو چھوڑکر
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر ایمان لائے اور اونہین کے اتباع کے واسطے
اقارب اور وطن اور آسودگی دنیا سے بے بنیاد کو ترک کیا چنانچہ تحفۃ الہند کے صد ۱۰۰ الیہ
مذکور ہے اور باوجود اس بات کے یہہ مسئلہ پوچھتے ہین کہ حضرت ؐ کی حدیث پر عمل کرے یا

یا نہین ابی صاحب یہہ تو کلمہ کفر کا ہے اور ایسا ہی تعجب ہے مصنف تحفۃ الاخوان سلمہ اللہ تعالے
سے کہ عمل بالحدیث کی تائید مین تحفۃ الاخوان مین صـ ۹ سے ۱۱ تک نقل کرتے ہین قول بزرگان
دین کے ابی صاحب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنیکو تو اللہ تعالے کے
قول کی سند کافی ہے کہ قرآن مجید مین ستر مقام کے قریب اس کا حکم آلہی وارد ہے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا اور اس مسئلہ کو تمام مسلمان جانتے ہین کہ اللہ تعالے نے
سارے جہان کو حضرت کی حدیث پر عمل کرنیکا حکم دیا ہے پر اللہ کے حکم کے ساتھہ اور کسی کا حکم
بہی ضرور ہے اللہ تو یون فرماتا ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا لا الآیۃ
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ طرز سوال کا اور جواب کی تائید مین نقل کرنا قول بزرگان کا اسواسطے ہے کہ
بعضے شخص حدیث پر عمل کرنے مین کچھہ کچھہ عذرات اور بہانے پیش لاکر عمل حدیث سے باز رہتے
اور لوگون کو باز رکہتے ہین اونکو تنبیہہ ہوجاوے اور اکابر کے اقوال پر لوگون کو بڑا اعتقاد ہوتا ہے
اور قرآن اور حدیث کو مثل معما اور چیستان کے جانکر اونکا حل مطلب اکابر ہی کے قول پر موقوف
جانتے ہین چنانچہ کچھہ جواب معقول اونکے عذرات اور بہانون کے تحفۃ الاخوان مین خوب لکھے
ہین صفحہ ۱۱۳ اور ۱۱۴ اور ۱۱۵ سے ۱۱۸ تک **مسئلہ** اگر کوئی عامی اس عالم کی تحقیق پر اعتماد
کر کے اوس حدیث پر عمل کرے جائز ہے یا نہین **الجواب** جائز ہے بلکہ واجب عند وضوح
الدلیل القوی کما لا یخفی علی الماہر **تائید** اسی رسالہ مین مسئلہ کی تائید مین بیان ہوچکا ہے
(دلیل قوی کے جیسا کہ مخفی نہین ہے واقف پر)
کہ عامی کا کوئی مذہب مقرر نہین اور اوسکا مذہب تو فتوے مفتی کا ہے اور تحفۃ الاخوان مین صـ ۱۱۱
سے ۱۱۲ تک اور فتوے پوچھنے اور عمل کرنے کا طور تحفۃ المتقین کے صـ ۵ مین
عقد الجید سے منقول ہے کہ عالم سے پوچھے کہ اس مسئلہ مین حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حکم ہے۔ اور فتوحات شیخ ابن عربی رحمۃ
اللہ علیہ مین ہے ان قال لك المفتی ہذا حکم اللہ تعالی ورسولہ فی مسئلتك فخذ بہ و
ان قال لك ہذا رأیی فلا تاخذ بہ وسل غیرہ یعنے اگر کہے تجھکو مفتی کہ اللہ و رسول کا حکم تیرے
مسئلہ مین یہہ ہے تو اوسکو پکڑ اور اگر کہے کہ یہہ میرا قیاس ہے تو مت پکڑ کسی اور مفتی سے پوچھہ لے
اور تحفۃ المتقین کے صفحہ ۵ مین رد المحتار سے منقول ہے کہ جب دو مجتہدون سے فتوی پوچھا اور

اونہون نے مختلف بتلایا تو ایک پر عمل کرلے **ف** شاید یہہ اوس مسئلہ مین ہو جو سنت اور حدیث سے ثابت
نہوا ہو اور مجتہدین کو اوسمین اختلاف ہوا ہو کچہہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان مین ہے صفحہ ۱۱ اور اس رسالہ مین مسئلہ کی
تائید مین فتاوے عالمگیری اور شرح سفر السعادۃ سے منقول ہوا اور کچہہ یہہ جواب مسئلہ کا ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور فتوی دینے کا طور تحفۃ الاخوان مین ہے اسی کے صفحہ ۱۱ خوب لکہا ہے از انجملہ یہہ عبارت احیاء العلوم کی ہے
وَاِنْ سُئِلَ عَمَّا یَعْلَمُہ تَحْقِیْقًا بِنَصِّ کتاب اللہ او بنص حدیث او اجماع او قیاس جلی افتی وَاِنْ
سُئِلَ عَمَّا یَشُکُّ فِیْہِ قَالَ لَا اَدْرِیْ یعنی اگر پوچہا جاوے وہ مسئلہ جسکو تحقیق یہہ جانتا ہو ساتہہ ظاہر حکم قرآن
مجید یا حدیث شریف کے یا ساتہہ اجماع امت یا قیاس روشن مجتہدون کے تو فتوی دے اور اگر پوچہا جاوے وہ
مسئلہ جسمین اسکو شک ہو تو کہدے کہ مین نہین جانتا **مسئلہ** بعضی شخص کہتے ہین کہ یہہ حدیث تو صحیح ہے
لیکن یہہ حدیث شافعی مذہب کی ہے اسپر ہم عمل نہین کرتے یا یون کہتے ہین کہ ہم اس حدیث پر اسواسطے عمل
نہین کرتے کہ ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہین کیا یہہ کلام کیسا ہے **جواب** یہہ قول اونکا سخت بیجا ہے
اور اگر اس قول کی تاویل نہ کیجاوے تو کلمہ کفر کا ہے **ش** اللہ و رسول نے حضرت کی حدیثون کو مذہبون پر
تقسیم نہین کردیا کہ فلان فلان حدیث پر شافعی عمل کرین اور فلان فلان پر حنفی بلکہ حضرت کی ہر
حدیث پر ہر کسیکو عمل کرنیکا حکم ہے حنفی ہون یا شافعی یا مالکی یا حنبلی سنی ہون یا شیعہ یا ناصبی یا خارجی
وغیرہم مسلمان ہون یا نصاری یا یہود یا مجوس یا ہنود وغیرہم انسان ہون یا جن جو کوئی باایمان ہوکر
حدیث پر عمل کریگا نجات پاویگا اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ
الصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابئین کوئی ہون جو ایمان لاوین اللہ پر اور قیامت
پر اور عمل نیک کرین تو اونکو مزدوری ہے اونکے رب کے پاس اور نہ اونکو ڈر ہے اور نہ وہ غم کہاوینگے اور فرمایا قُلْ
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا یعنی کہدے اے محمد کہ اے لوگو مین اللہ کا رسول ہون تم
سبکی طرف **اور** امام کا عمل نکرنا حدیث کی ترک کرنیکا عذر نہین ہوسکتا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اتباع مین اللہ تعالی نے یہہ شرط نہین لگائی کہ حضرت کی حدیث پر کوئی امام عمل کرے تو اور لوگ بہی
کرین اور یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ حدیث امام صاحب کو نہ ملی ہوگی یا ملی ہو لیکن اونکے نزدیک صحیح نہوئی
ہو بہت حدیثین بعضے ائمہ بلکہ صحابہ اور تابعین کو نہین ملین اسواسطے اونہون نے اوسپر عمل نہین کیا جنکا

تحفۃ المتقین میں صفحہ ۱۲ اور اوسکی ماقبل میں اور صفحہ ۱۳ اور صفحہ ۱۴ اور تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۳۶ سے ۱۴۳ تک اسکا بیان مفصل ہوا ہے، اللہ تعالی نے اپنے احسان اور فضل سے ہمکو جو حدیث جس صحابی یا تابعی مجتہد کے ذریعہ سے معلوم کروادی ہمکو اوسپر عمل کرنا لازم ہوا پس بہر صورت یہہ عذر اوس شخص کا نہایت قبیح اور اسپر خوف کفر کا ہے، اور اوسکی وجہ کفر کی اور تاویل تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۳۱ اور تائید جواب کی صفحہ ۱۳ میں لکھی ہے

مسئلہ ۹ بعضے لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمکو اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم نہیں ہے بیچارہ جاہل اس تحقیق کو کیا جانوں میں اسواسطے اس حدیث پر عمل نہیں کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہو اور میرے امام کا قول بھی حدیث ہی سے ہے اسواسطے میں اوسپر عمل کرتا ہوں یہہ کلام کیسا ہے **جواب** یہہ کلمہ کفر کا نہیں ہے لیکن اوس شخص کو چاہیے کہ علماء دیندار اہل فن حدیث سے اس حدیث کو تحقیق کرے اور بعد تحقیق حدیث کا ہر اذا ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیہ ترک التقلید واتبع الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ انہم لم یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی

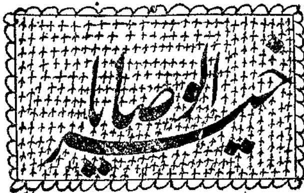
ترجمہ اللہ تعالی کے اس قول میں کہ اہل کتاب نے اللہ کے سوا اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب ٹہرایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ اونکی عبادت تو نکرتے تھے لیکن وے جب کسی کو حلال کہتے حلال اور حرام کسی کو حرام

تنبیہ جو شخص اسطرح عذر کرے اوسکو ہرگز منکر سنت نکہنا چاہیے منکر سنت وہ ہے کہ سنت جانکے اوسکا انکار کرے یا تفصیل اسکی تحفۃ الاخوان میں ہے صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۷ تک **مسئلہ** بعضے یوں کہتے ہیں کہ رفع یدین اور آمین جہر سنت ہے لیکن مذہب حنفی میں نہیں اسواسطے نکرنا چاہیے **جواب** یہہ کلام نہایت قبیح ہے کیونکہ سب مذہب تابع سنت کے ہیں نہ سنت تابع کسی مذہب کی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الآیۃ مثل نظر رکھے **ف** جبکہ قرار سنت کا ہوچکا پہر کسی مذہب میں ہونے یا نہ ہونیکا کیا عذر ہے تمام مذہبوں کی اصل کتاب اور سنت ہے یہہ کہ کوئی مذہب سنت کی اصل ہو اللہ نے حضرت کی سنت کو کسی مذہب کے تابع نہیں کیا بہر صورت یہہ عذر اوس شخص کا نہایت برا اور اوسپر خوف کفر کا ہی فتاوی عالمگیریہ اور فصول عمادیہ اور بحر الرائق میں ہے کہ اگر کوئی سنت سے راضی نہو تو کافر ہے اور حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی میری سنت سے بے رغبت ہو وہ مجہہ سے نہیں اور فرمایا کہ سنت کے ترک کرنے والے پر میری اور اللہ کی لعنت ہے چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۸ صفحہ ۱۳ میں تفصیل وار لکھا ہے مولانا شاہ

عبدالعزیز رحمہ نے لکھا ہے کتاب جمع الشاملین کے کہ مذہب اہل سنت کہ در آن بر سنت نبوی است و اقتدا بہ صحابہ
صحابہ این مذہب نہایت نیک است با کثیر از مواہب ہر کہ ازین مخالفتی با سنت و اجماع نماید از دائرہ این مذہب
برآید انتہی کذا فی القول الحق **مسئلہ ۱۱** چار مذہب مشہورہ کے سوا کسی اور امام اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا
نہیں **جواب** اگر روایت منقول صحیح ملے تو جائز ہے کذا فی شرح التحریر لمولانا عبد العلی لکھنوی **ش** تحفۃ الاخوان
میں صفحہ ۱۲ اس بحث کو مفصل لکھا ہے اور اوس میں ہے ما نصہ شرح مسلّم سے کہ حق الامر یہ ہے کہ جنہوں نے سوائے چار اماموں
کے اونکی تقلید سے منع کیا ہے صرف اسلیے منع کیا ہے کہ اون مذہبوں کی روایات محفوظ نہیں ہیں ہاں اگر سوائے ان
چاروں کے کسی اور مجتہد سے روایت صحیح پائی جاوے تو اوس پر بھی عمل جائز ہوگا **مسئلہ ۱۲** بعضے لوگ حضرت ابو حنیفہ رحمہ
کو بے علم اور بے سمجھ جانتے ہیں اور برے لفظ سے یاد کرتے ہیں **جواب** ایسے لوگ خود جاہل و بے سمجھ اور فاسق ہیں
سِبَابُ المؤمن فسوقٌ وقتالُه کفرٌ کذا فی الصحاح **تنبیہ** دیکھیے کہ حضرت ابو حنیفہ کو حقیر جاننے والے کیا تنکر
جناب مولوی عبد الحق صاحب کسطرح سے کر رہے ہیں اور جناب مولانا نذیر حسین صاحب نے کسطرح کا جواب شائستہ دیا ہے
یعنی بیوقوف ہے وہ شخص کہ موحدان متبع سنت کو حضرت ابو حنیفہ کیطرف سے بد اعتقاد جانتا ہے ہاں اتنا ضرور ہے
کہ یہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رض اور سب مجتہدان عظام کو حضرت کی امت کے عالم کامل جانتے ہیں مقلدان متعصبین
کیطرح اونکو ہر مسئلہ میں خطا سے معصوم اور کسی ایک امام خاص کی تقلید کو واجب نہیں جانتے اور یہی مذہب اہل سنت
کا ہے اور حضرت ابو حنیفہ کے مناقب تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۵۳ دیکھیے **مسئلہ ۱۳** حضرات محدثین جیسے امام بخاری رح وغیرہ
اور ائمہ مجتہدین جیسے حضرت ابو حنیفہ رح وغیرہ اور اونکے تابعین یعنی مجتہد فی المذہب اور مصنفان کتب دین جیسے
مصنف مشکوۃ شریف اور صاحب ہدایہ اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص تھے اور جو کوئی ان بزرگوں کو بدی اور طعن اور
سب سے یاد کرے وہ کیسا ہے **جواب** یہ حضرات علی حسب المراتب حافظ دین مبین کے اور مصداق آیت کریمہ کے ہیں
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ جزاهم الله خير الجزاء عنا وعن سائر المسلمين ۝ اور اونکو
بدی اور سب سے یاد کرنیوالا مفسد اور گمراہ اور چھوٹا رافضی اور واجب التعزیر ہے مگر معصوم ہر قول میں نہ اعتقاد
کرے **ف** بنظر غور و انصاف دیکھنا چاہیے کہ جناب سائل اور مجیب سلمہما اللہ تعالے کس خوبی اور شائستگی کے
ساتھ پیشوایان دین کے مناقب بیان فرماتے ہیں اور چھوٹا رافضی اسواسطے فرمایا کہ یعنی صحابہ رض کا بدگو بڑا رافضی اور
ائمہ محدثین اور مجتہدین اور دیگر بزرگان دین کا بدگو چھوٹا رافضی ہوا **مسئلہ ۱۴** بعضے شخص کہتے ہیں کہ مولوی سید
نذیر حسین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب میں بسبب اختلاف مسائل تقلیدی کے بغض اور عداوت ہے

یہہ بات کسطرح ہی جواب مسائل مین اختلاف ہونا سبب بغض و عداوت کا نہین ہی تا صحابہ کرام رض اور
تابعین رح اور حضرات ائمہ مجتہدین رح اور بعد انکی اور علماء دین مین بہت مسائل مین اختلاف ہے بغض و عداوت کو
دخل نہین اور اس عاجز کو ہرگز کسی مسلمان کی ساتھ بغض و عداوت نہین ہی جانتا ہون کہ مصدر حسنات جامع الخیرات جناب
مولوی قطب الدین خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے ہوا البتہ بعض مسائل مین اختلاف ہے اور اس اختلاف مین مین انکو مخطی
جانتا ہون نہ معاذ اللہ فاسق اور مبتدع اور از انجملہ ایک یہہ مسئلہ ہی کہ انہون نے تقلید معین ایک مذہب کا اپنے
ذہن مین واجب ٹہیرایا اور مقرر کیا ہی اور میرے نزدیک اس امر کے وجوب پر کوئی دلیل شرعی قایم نہین کذا فی [illegible]
السید و مسلم الثبوت والتحریر و فتح القدیر وغیرہ ف صحابہ رض کے اختلاف اور سلف کا سبب اور حال تحفۃ
المتقین کی فصل دوم مین ضرور قابل دیکھنے کے ہی اور بعضی نصایح اور حال علماء دیندار کا اور اختلاف مسائل کا
تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۳ سے ۴۳ تک اور ۲۰۰ سے ۲۲۳ تک اور ۱۶۴ سے ۱۷۱ تک اور ۷۰ سے ۷۷ تک خوب مذکور
ہی اور قابل دیکھنے کے ہین مسئلہ جس مسئلہ مین ایسے علماء دیندار مین اختلاف ہو تو ہم لوگ کسکی قول پر عمل کرین ہم
لوگ سخت مصیبت مین ہین اگر کوئی عالم کچہہ کہتا ہی اور کوئی کچہہ اب کسکی قول کو حق اور کسکو خطا پر جانین جواب
یہہ مصیبت تم لوگون نے اپنی غلط فہمی سے ٹہیرا رکہی ہی اگر ایک فرقے ہی مصیبت نہین ہے اختلافی مسائل مین جس عالم کی قول پر
زیادہ اعتماد ہو اوسکی قول پر عمل کرو لیکن نفسانیت اور جانبداری سے خالی ہو کر اور جس پر دلیل کسی عالم کو نجانو اور اسطرح کا اختلاف
صحابہ رض کی وقت سے چلا آتا ہے یہہ اختلاف مصیبت نہین بلکہ اختلاف اس امت کا رحمت ہے اور مین ہرگز اس بات کا خواہان
نہین کہ لوگ میرے ہی فتوے پر عمل کرین بلکہ یہ کہتا ہون کہ دین کے امر مین تساہل مت کرو نفسانیت سے خالی ہو کر
جس مسئلہ مین جس عالم دیندار کی قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرو و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب مرقوم ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۴ ہجرت مقدس ف
کیا اچھا مسئلہ پر خاتمہ ان مسائل کا ہوا ہی اللہ تعالیٰ توفیق بخشے ہر مسئلہ پوچھنے والے اور ہر مفتی کو کہ اسیطرح اونکا عمل
ہو اور اس مسئلہ کی تائید مین تحفۃ الاخوان مین حال صحابہ کبار رض اور علماء دیندار اور بعضی نصایح صفحہ ۱۶۴ سے تا
۱۷۷ خوب لکہا ہے اور اسکی بعد ایک گذارش نہایت عمدہ لکہی ہے واللہ اعلم بالصواب واللہ المستعان اور ناظرین
رسالہ سے دعاء خیر کا امیدوار ہون فقط تمام شد

مطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد معظم طبع گردید ۲ رجب سنہ ۱۲۹۴ ہجری



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اخی مخدومی مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نی یہ رسالہ
مختصر مفید عام مسودہ کر کے بطور مشورہ اس عاجز ہیچمدان محمد عبید اللہ کو دکھلایا
مجکو بہت پسند آیا اور مین اوسکو صاف کر کے مولانا مخدومنا حضرت سید
محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ کے حضور مین لیگیا اور حرف حرف سُنایا
مولانا صاحب ممدوح نے بہت پسند اور جزاک اللہ فرما کر اپنے دستخط اور
مہر سے مزین کیا اور نام اس رسالہ کا اس فقیر نے بموجب فہم اپنے کے خیر الوصایا
مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خیر اور فیض سے سب مسلمانون کو فیضیاب
کرے آمین یارب العالمین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم +

بعد حمد و نعت کے بندۂ نالایق ناکارہ خلایق الحقیر المفتقر محمد غلام اکبر عفی اللہ
عنہ اپنے احباب اور اولاد کے لئے یہ چند وصتین تحریر کرتا ہے اور اوسکے
خاتمہ مین اپنے بعضے بطریق محمدی بہائیون اور اکثر برادران حنفیہ کی
افراط اور تفریط کا بیان کر کے کچھہ بطور فیصلہ کے لکھہ دیتا ہے واللہ
ہو الموفق و المعین ‡ **پہلی وصیت** یہ ہے کہ اپنے خالق و معبود برحق کو

پہچانے اور یہ جانے کہ اوسنے ہمکو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے یہ سمجھکر دل
وجان سے اوس کی بندگی بجا لائے عمر بہر اوس کی یاد سے غافل نرہے اوسکے
غیر کو اوس کی بندگی مین شریک نکرے اور سب نفع اور نقصان جو زندگی
مین پیش آتا ہے اوسیکی طرف سے سمجھے اور یہ جان لی کہ اوسکے
ارادہ بغیر کچھہ نہین ہو سکتا اور اوسیکے لئے سبطرحکا تصرف ہے اوسکی
بی مرضی کوئی کسیکا کچھہ بہلا یا برا نہین کر سکتا اور کوئی کیسا ہی مقرب
ہوجاے مگر وہ بندگی کے حد سے نہین گزر جاتا اور تقدیر پر بہروسا کرے
اور سمجھے کہ امورات تقدیر کے ساتھہ کچھہ فی الجملہ ہمارے ارادہ کو بہی لگاؤ
ہے اور یہی ہماری جزا و سزا کا سبب ہے لیکن ہم مامور ہین کہ تقدیر کے
مسئلہ مین کچھہ بحث نکرین کیونکہ یہ باریک مسئلہ کہ اسرار کی قسم سے ہے انسان
کی عقل مین نہین آسکتا بس اپر ایمان رکہے اور کچھہ بحث نکرے جو نیکی اوس
سے ظہور مین آئے اوس کی فضل سے جانے اور جو بدی وقوع مین آئے
اپنے نفس کی شامت سے سمجھے اور منفعل ہو کر استغفار کرے معافی چاہے

وصیت دوسری یہ ہے کہ تفرق ادیان اور ملل باطلہ کیطرف کبہی
خیال نہ دوڑاوے باطل فرقون کی باتون کو نہ سنے ملحدون دہریون
بت پرستون تثلیث والون وغیرہم سے دور بہاگے اس لئے کہ یہ لوگ
خداے پاک کے منکر اور اوسکو معطل اور بیکار جاننے والے اور اوسکے
رسولون سے پہرے ہوئے اور اوس کی توحید مین عیب لگانے والے اور
اوسکے غیر کو اوس کی ذات و صفات مین شریک بتانیوالے ہین اور
بحث کرنا اور اون کی باتین سننا عالم اور اسلام کی دعوت کرنیوالے کا
کام ہی بے علم اور مبتدیکو نہ چاہیئے اور اونکے مقابلہ مین دین اسلام کے

برحق جاننے کے لئے کسی عالم ربانی سے قرآن اور حدیث کے دلائل سنے اور
اور عقائد کے مقدمہ مین قدماء سلف یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین
و محدثین کی عقیدہ کا اعتبار کرے اور اونہین کی موافق عقیدہ رکہے فرق اسلام
سے ایک ہی فرقہ کو ناجی سمجھے جسے فرقہ اہلسنت والجماعت کہتے ہین اور یہہ فرقہ
ناجیہ فقہا و ائمہ محدثین ظاہریہ وغیر ظاہریہ سُنّی محمدی حنفی مالکی شافعی حنبلی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی وغیرہم سبکو شامل ہی جب تک کوئی ان مین
سی شرک اور بدعت مین مبتلا نہ ہووے تب تک وہ اہلسنت وجماعت سے خارج
نہین ہوتا اور باطل فرقے اسلام کے اگرچہ ناری ہین مگر جبتک کہ وہ ہمارے
قبلہ کا استقبال کرین اور ہماری سی نماز پڑہین اور ہمارا ذبح کیا ہوا کہاوین
اونسے جسقدر رعایت شرع مین کی گئی ہے مرعی رکہے اور حکم کفر کا نکرے اور
جبتک وہ مقابلہ نکرین اون سے مقابلہ نکرے یعنے اونسے نہ لڑے کہ وہ
اللہ اور رسول کی ذمہ داری مین ہین تیسری وصیت یہ ہے کہ عملاً اور عقاداً
صالح کو مطابق قال کے رکہے ظاہر کتاب و سنت پر عمل کرے پانچون رکن اسلام
کے بجالانے مین چست اور چالاک رہے حسب حوصلہ نصیحت و موعظت کو اپنا
شعار رکہے پرہیزگاری کو لازم جانے غصہ پینے والا ـــ مخاصمت سے بچنے والا
رہے سچی بات کہنا صادق الوعد ہونا اختیار کرے دلکو کینہ اور بغض و عداوت
سے پاک و صاف رکہے بہائی مسلمانون کا دردمند ہے کافر پر بہی اپنی خود غرضی
سے بے رحمی نکرے خلق محمدی کا پابند رہے عیب جوئی عیب گوئی سے بچے
فراخ حوصلہ فراخ ہمت سخاوت پیشہ رہے جسطرح اداے حق اللہ اہتمام رکہے
اوسیطرح بلکہ اوس سے زیادہ اداے حق العباد کا رکہے چوتہی وصیت یہ ہے
کہ اپنے اہل و عیال سے غافل نرہے بقدر اداے نان و نفقہ اون کی تربیت

وشائستگی دینی و دنیاوی دونوکا مذاک کرے اپنی اولاد کو اول نماز سکہا وے پہر ترجمہ کلام اللہ
مع ساتہہ شرح ضروری کی پڑہا وے پہر کسی حدیث کی مختصر کتاب کا ترجمہ جیسے بلوغ المرام سے
تعلیم کرے اور عقیدہ کو خوب درست کر دے تکمیل توحید کے لئے کچہہ بطور منتخب تقویۃ الایمان
بہی دکہا وے اور صرف نحو کی تعلیم کیا دے آور مع الترتیب علوم دینی پڑہا وے اور
اور اوسکے ضمن مین کچہہ طریقہ معاش کی بہی تعلیم جاری رہے لڑکے کو بد عقیدہ اور
متعصب اُستاد سے بچاوے اور اپنے کو اور اپنی اولاد کو خالص ملقب بسنی محمدی مشہور
کرے اگرچہ حنفی شافعی وغیرہ کہلانے مین کچہہ برائی نہتی ولیکن اب بات بڑہ گئی
اور یہ انتساب حد شرعی سے تجاوز کر گئے اور اکثر لوگ اسے نسبتون کو رکن دین کا
اور جزو ایمان کا سمجہنے لگے بلکہ محمدی کہلانے پر عیب لگاتے ہین اس لئی اب لقب
اپنا محمدی مقرر کرنا بہت مناسب ہے **پانچوین وصیت** یہ ہے کہ فقہاء اور محدثین
کے مذاہب کو بلا ترجیح برابر سمجہے مسائل اجتہادیہ مین بوقت ضرورت کسی مسئلہ کو
تقلید کسی مجتہد کی اوس مسئلہ مین واجب جانے غیر مجتہد کو بجز پیروی مجتہدین کے
چارہ نہین مگر تقلید کے لئے خاص کسی ایک مذہب کو یا کسی ایک مجتہد کو معتقد واجب
شرعی معین نکرے عمل کرنے مین مختلف مسائل کو ایک وقت ایسے طور سے عمل
مین نہ لاوے کہ خلط ملط اور پریشانی پیدا ہو دفعہ عسرت اور رفع حرج کے
لئے مذاہب حقہ مین سے سہولت و آسانی کے مسئلے چن لیا کرے مگر بلہو و لعب ایسا
ہرگز نکیا چاہئے کیونکہ لہو فی الدین حرام ہے آن چارون مذہب مشہورہ کے سوا
اور مذاہب فقہاء و محدثین اہل سنت کو بہی برحق سمجہے بلکہ اگر نقل صحیح اور محفوظ
اون مذاہب سے مل جاوے تو اوسپر بہی عمل کرے وجود مجتہد سے کسی زمانہ
کو خالی نہ خیال کرے اگرچہ مجتہد مستقل کبریت احمر ہے مگر مجتہد فی المذاہب اور
مجتہد فی البعض کے وجود سے زمانہ خالی نہین رہتا چنانچہ ایسے مجتہد

ہر زمانہ میں ہوتے رہے اور قیام قیامت تک ہوتے رہینگے اور یہہ بہی اعتقاد رکہے کہ مرتبہ اجتہاد کا مثل منصب نبوت کے ختم نہین ہوگیا **چہٹی وصیت** یہ ہے کہ شرع کی چار ونا ہے دلیلون کو جنکو ادلہ اربعہ شرعیہ کہتے ہین علی حفظ المراتب حق جانے کتب فقہ سے بدظن نہ ہو فقہا اور فقہا کی تقبیح زبان پر نہ لاوے جو مسئلہ فقہ کا مخالف قرآن وحدیث کی ہو اوسکو چہوڑ دے کتب فقہ کی ساتہہ خذ ما صفا ودع ما کدر کا سا معاملہ رکہے علماء سلف وخلف سے اگر کوئی خطا بہی بدلیل ثابت ہو جاوے تاہم اونکو برا نہ کہے کیونکہ بشر سہو وخطا سے محفوظ نہین ہوتا اور مجتہدین کو خطا مین بہی ایک ثواب ملتا ہے اسبات کا عقیدہ رکہے متعصب حنفیون نے جو مذہب شافعی اور امام شافعی رح کی مذمت کی ہے اور شافعی متعصبون نے حنفی مذہب کی وعلی ہذا القیاس ایسے ہی باہمی واہیات کی بنا پر کسی مذہب اور کسی امام کو برا نہ کہے اور وہ جو ائمہ جرح وتعدیل کسی کی نسبت کچہہ لکہتے ہین وہ بحث جدا ہے لاکن ہمکو سب باتون سے چشم پوشی ضرور ہے اور سب ائمہ اہل سنت سے حسن ظن اور حسن ادب رکہے **ساتوین وصیت** یہ ہے کہ اپنے علم وتحقیق کی غرہ مین جہاندہ علماء مثل بڑے بڑے محدثین اور فقہاء اور مفسرین کی تحقیق کی آگے اپنی تحقیق کو نہ بڑہا وے فہم قرآن وحدیث مین اکثر محقق مفسرین وشارحین کا تابع رہے خصوصًا ایسے مفسرین اور شارحین کا کہ جو تفسیر قرآن کی اکثر احادیث صحیحہ سے اور شرح احادیث مجمل کی دیگر احادیث صحیحہ مفصل سے کرتے ہین علماء محققین ماضین کی رای پر تحقیق پر اپنی رای کو ترجیح دیکر خود رای نہ بنے مذاہب سلف سے کسی مسئلہ شاذ ونادر کو اپنے لیے طریقہ نہ بنا وسے اتباع احادیث مین صحیحین وموطا کو پہر سنن اربعہ یعنی ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ کو پہر صحیح ابن خزیمہ اور مسند احمد رح اور سنن دارمی رح کی احادیث صحیحہ کو دستور العمل ٹہیرا وے بعد ازان دیگر کتب احادیث تیسرے اور چوتہے طبقہ سے جو حدیث صحیح غیر معارض صحیحین وموطا پاوے عمل مین لاوے کتب متاخرین سے اکثر تالیفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح وامام ابن قیم رح وحافظ ابن حجر عسقلانی رح وشیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح وقاضی شوکانی رح وشاہ عبد العزیز رح ومولانا محمد اسمٰعیل رح محدث دہلوی وغیرہم علماء محققین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو معتبر سمجہے

باقی جس عالم کی بات دلیل سے مدلل ہو سبہی کو حق جانی اور اپنی زمانہ مین ایسی عالم کی ملازمت اختیار کری
کہ جو حدیث و فقہ دونون ہی ماہر ہو اور تعصب سی کسی مذہب کا جانب دار نہو اور اوسکی صحبت مین خدا کی
یاد بڑہتی ہو اور طریق اور عمل اوسکا ظاہر کتاب و سنت کی موافق ہو بدعتون سی اوسکو نفرت ہو دین کی
مقدمین مداہنت نکرتا ہو فتوا دینے مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی نکرتا ہو آزاد ہو طامع نہو سخی
ہو بخیل نہو رحم دل ہو بی رحم نہو غرض ان سب باتون مین جسقدر وہ کامل ہوگا اوسکی ہم صحبت اور طالب
کا کام بڑہیگا غرض ان اوصاف حمیدہ سی جسکو متصف پاوی غنیمت جانی اور اوس سی زیادہ کامل
کی تلاش مین رہی ہر بات مین اوسکی تقلید کرکے اوسیکے بہروسے پر نہ بیٹہہ رہے واسطے کہ تقلید آبای
بڑی بلا ہے کہ جو ہلاک ہوا اسی سے ہلاک ہوا اور تحقیق ایسی عمدہ چیز ہے کہ جسنی نجات پائی اسی سی نجات
پائی جس امر مین مسئلہ قرآن اور حدیث سی نہ ملی اوس مین تقلید اکابر مجتہدین کی بدون پابندی کسی ایک
کی جائز ہے اور جب حدیث صحیح ملی اور معنی اوسکی علمار کو اپنی تحقیق سی اور عوام کو علمار محقق دیندار
کے بتلانیسے معلوم ہو جاوین اوسپر عمل کرے اوس مین کسیکی تقلید نکرے اللہ کریم کارساز مجکو اور میرے
اولاد اور شاگردون اور میرے سب احباب لگانون اور بیگانون سبکو انہین باتون کا پابند کیجیے اور
میری اس کلام کو عموماً سبکے لئے موثر کری آمین یارب العالمین ۞ **خاتمہ** اکثر برادران حنفیہ
نی تو امام اور مذہب سے ساتہہ رسول اور ایک دین مستقل کا سا معاملہ کر دکہایا اور کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالا رای پر چلنی کا طریقہ نکالا اور صاف کہدیا کہ
ہمکو قرآن حدیث درکار نہین فقہ کافی ہے ہم مقلد ہین ہمکو قول امام کا وافی شافی ہے آمین بالجہر کو
جہٹلایا رفع یدین کو حرام ٹہیرایا تعصب مذہبی کا ڈول ڈالا مکروہ وقتون مین نماز پڑہنے کا طریقہ
نکالا اسفار کے وہم سے نماز صبح کی نوبت تا طلوع آفتاب پہونچائی اور ظہر کی پہلی کل بناہی کہ ابرد
کے گمان سی اوسکو عصر کے نزدیک پہونچایا اور عصر کو بہ خیال استحباب کے آفتاب کے زرد اور
بی نور ہونے سے جا لگایا علی ہذا القیاس اور بہت کچہہ افراط و تفریط کی رای سے ایسے
پابند ہوگئے کہ قرآن حدیث کے صحیح مضمون کی تغلیط کی اور بعضے شتی محمد سے

بہائیون نی جب ان لوگون کا یہ حال دیکہا تاب نہ لائی سخت حکم لگائے عموماً ہر مقلد کو مشرک بنایا
امام کی تقلید کو سرے سے اوڑایا فقہ کو مطلقاً جہٹلایا تقلید مطلق کو بہی شرک بدعت کہا سنتون کو کالواجب
کر دیا نمازون کو اول وقت پڑہنے کے خیال سی کہ فضل واولی ہی متردد وقت مین پڑہ ڈالا قدم حد
سے باہر نکالا ظہر پڑہنے کی قبل زوال ٹہیرائی عصر کو قبل از یک مثل پڑہکر چہٹی پائی صبح مین تبین کا
انتظار نکیا اور خیال حدیث اسفار نکیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ طرفین مین افراط وتفریط نی راہ
پائی شیطان کی بن آئی حالانکہ نہ اونکو یہ لائق تہا کہ قران وحدیث کو مختصر ترک سا ٹہیراکے اوسکو عمل
کرنیسے معطل بتلاتے نہ انکو یہ مناسب تہا کہ حاجت کیوقت بہی فقہ سے انکار کرجاتی نہ اونکو یہ لائق تہا
کہ تمام قران اور حدیث کا سمجہنا موقوف بہ مجتہد فرماتی نہ انکو یہ مناسب تہا کہ ہر جگہہ خود راے بن جاتے
نہ اونکو مناسب تہا کہ امام سے رسول کا سا معاملہ کرتے اور مذہب کو دین کر دکہاتے نہ انکو یہ مناسب تہا
کہ عموماً مذہب کو شرک اور مقلدون کو مشرک فی الرسالت بتاتی کوئی تاویل شرعی نہ فرماتے اب
سمجہو کہ نہ بقول اونکی قران وحدیث عمل سی معطل کرنیکی قابل ہی اور نہ بقول انکی فقہ اور تقلید جگہہ
واجب الرد اور باطل ہی منصوصات مین تقلید کی حاجت نہین قیاسات مین تقلید کی حاجت ہے سب
محققین کا اتفاق ہی اس سی انکار کرنا سفاہت ہے نہ بقول اونکی ہر جگہہ تقلید واجب ہے
بقول انکی مطلقاً پیروی امام کی نامناسب ہے نہ بقول انکی امام خطا سے معصوم ہی نہ بقول انکی امام
کی ہر بات مذموم ہے نہ بقول اونکی آمین بالجہر ورفع یدین وغیرہ سنتین منسوخ وحرام ہین نہ بقول
انکی یہ سنتین واجبات کیطرح قابل اہتمام ہین نہ اونکی طرح وقت کراہیت مین پہونچائی جائین نہ
انکی طرح متردد وقتون مین پڑہنے کی ٹہیرائین اب فیصلہ یہ ہے کہ یہ دونو اہل افراط وتفریط
خوف خدا کرین قبر سے ڈرین جانی اور قیامت کے آنے سے ڈرین حدود شرعی سی تجاوز نکرین نہ وہ
تقلید مذہب معین کو واجب شرعی بنائین نہ یہ مطلق تقلید کو بدعت ٹہیرائین نہ وہ منصوصات مین
حکم تقلید زبردستی لائین نہ یہ قیاسات مین تقلید سے منکر بن جائین نہ وہ امام کو معصوم جانین نہ یہ امام
کی ہر بات کو مذموم جانین نہ وہ سنتون کو نادرست بتائین نہ یہ کالواجب ٹہیرائین نہ وہ مثل اصحاب

نمازوں کو مکروہ وقتوں میں پڑہیں نہ بہ نیت افضلیت واولویت متردد وقتوں میں پڑہنے کے
لئے اڑیں خلاصہ یہہ کہ تعصبات کو چہوڑیں طریق اعتدال سی مونہہ نہ موڑیں اختلاف امت
دین کو اللہ کی رحمت مانیں زحمت نہ جانیں جس سنت کی جسکو تحقیق ہوجای اوسے عمل میں لاوے
جس کی سمجہہ میں نہ آئی وہ اس عامل سنت کا دشمن نہ بن جای اسیطرح افتراق سی بچیں اتفاق
رکہیں شقاق سی بچیں باہم ایک دوسرے کا اقتدا کریں سبکو ملائے رکہیں اپنی سی جدا
نکریں بعد وقوع وقت نمازوں کو اول وقت میں پڑہیں جاہلیت پر نہ اڑیں صبح میں تغلیس وقت
پر مدار رکہیں نماز عصر کو ایک مثل پر برقرار رکہیں ظہر بعد از زوال بحال رہے مگر شدت حر میں
ابراد کا خیال رہی اسیطرح سب لوگ میں متفق ہوکر گزاریں تعصب کا دم نہ ماریں مسائل جزئیہ
قیاسیہ اختلافیہ میں علما اپنی تحقیق پر اور عوام علما کے فتوا دینے پر عمل کریں اور اختلاف پر
خوش رہیں اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ
یعنی حکم مانو اللہ اور رسول کا اور آپس میں جہگڑو مت کہ پہر نامرد ہوجاؤ گی اور
تمہاری ہوا جاتی رہیگی والسلام علی من اتبع الہدی وآخر
دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

فی الواقع یہ تحریر افراط و
تفریط سے مبرا

اور لائق عمل کے احسن واولی ہے واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب
الراقم العاجز محمد نذیر حسین عافاہ اللہ
فی الدارین

در مطبع فاروقی دہلی



تقریظ دلپذیر

مرزا تراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کی فقیر عبد الحق گزارش کرتا ہی کہ بعض مسائل فروعی مین علماء مجتہدین بلکہ صحابہؓ اور تابعین رحمہ مین اختلاف رہا اور سبب اسکا تحفۃ المتقین کی دوسری فصل مین مذکور ہے اور اون حضرات مین اور اون کی فتوی پر عمل کرنیوالون مین باوجود خلاف کی دشمنی اور جہگڑا نہ تہا اس زمانہ مین بسبب شرارت نفس اور اغوای شیطان کی ناحق جہگڑا اور فساد واقع ہورہا ہے اور ایک سبب فساد کا یہ ہی ہی کہ بعضون کی عادت ہوتی ہی کہ جس امر کا ایک مدت سے رواج ہوتا ہی اوس کی مخالف اگر کوئی کام اچہا ہی دیکھتے ہین تو گہبراتے ہین اور تعجب کرتے ہین چنانچہ بعضے لوگ رانڈون کی نکاح اور بعضی اور سنتون سی گہبراتی ہین اور چنانچہ بعضے مشرکین اور یہودی بسبب مخالفت اپنے دین مروجہ کی حضرات انبیاء علیہم السلام کو ایذائین پہونچائین بلکہ بعضون کو قتل کیا اور مشرکان مکہ نے بڑے تعجب سے کہا کیا محمدؐ نی ساری معبودونکو ایک ہی معبود کردیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے اس ملک مین مدت دراز سی حدیث کا پڑہنا پڑہانا نہایت کم تہا اب بفضل الٰہی بہت ہوا اور حدیث کی کتابین بہت چہپ گئین اور حدیث پر عمل ہوسنے لگا بعضے لوگون نی جب آمین جہرا اور رفع یدین وغیرہ ہوتی دیکہا تو گہبرائے اور برا کہا جب دیکہا کہ حدیث پر ظاہر انکار کرنا

کنہہے تو کسی طرح کے حیلے اور بہانے اور جہوٹ اور بہتان جوڑ کر لوگون کو عمل حدیث
سے نفرت دلانی لگی اور علمای اہل سنت سے بد اعتقاد کرنی لگی یہان ان لوگون کے
بعضے جہوٹ اور شکایات بیجا نقل کر کے اون کی جواب معقول لکہتا ہون و باللہ التوفیق
از انجملہ **قولہم** یہ لوگ امامون کی منکر ہین **جواب** یہ بات محض جہوٹ ہے ہمارا اعتقاد
یہ ہے کہ سب امام مجتہد اہل سنت اللہ کے مقبول اور ولی اور مذہب اون کا حق
اور قول اون کا معتبر اور اون کی قولون پر اعتقاد اور عمل کرنا درست ہے امامونکی
منکر وہ لوگ ہین جو ایک امام کے سوا اور کسی امام کے قول پر عمل کرنا درست نہین
جانتے اور سوای ایک کی باقی تمام امام مجتہد اہل سنت کے قولون کو مثل رافضیون
اور خارجیون کی قول کی ترک اور بے اعتبار کر رکہا ہے اور امامون کی منکر وہ ہین
جو امامون کا کہنا نہین مانتے سب امام فرما گئے کہ جب حضرت کی حدیث ملے عمل
کرو اور یہ لوگ نہین کرتی بلکہ عمل کرنی والون سے دشمنی رکہتے ہین **قولہم** امامون کو
برا کہتے ہین **جواب** امامون کو برا کہنے والا فاسق اور ہمارا دشمن اور ہمارے گروہ
سے خارج ہے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ نے امامون کے برا کہنے والے کو
چہوٹا رافضی لکہا ہے یعنے صحابہ رض کا برا کہنے والا بڑا رافضی اور امامون کو برا
کہنی والا چہوٹا رافضی ہوا **قولہم** فقہ کو برا کہتے ہین **جواب** خدا جانے وہ کون کمبخت
ہے جو فقہ کو برا کہتا ہے ہم لوگ جو مسئلہ قرآن حدیث سے نہین باقی فقہ سے لیتے
ہین اس گمان سے کہ یہ بہی قرآن اور حدیث سے مستنبط یعنے نکالا ہوا ہے لیکن
فقہ کو حدیث پر مقدم نہین رکہتے فقہ کو برا کہنی والا ہمارے نزدیک برا ہے اور فقہ
کو برا کہنے والا وہی ہے کہ ایک مذہب کی فقہ کے سوا اور سارے مذہبون اہل سنت
کی فقہ کو برا جانتا ہے اور اگر اچہا جانتا ہے تو عمل کیون نہین کرتا اور کیون عمل
کرنے والون کو برا جانتا ہے **قولہم** چارون مذہب کو چہوڑا ہے بتلاتی ہین **جواب**

جامع مسجد ہلی کی تین دروازے ہین کوئی کسیوقت کسی دروازہ سے آدمی مسجد
مین داخل ہو نماز اوس کی درست اور ثواب جامع مسجد کا حاصل ہی اور مسجد
حرم شریف کعبہ معظمہ کے بہت ہی دروازہ ہین کوئی کسیوقت کسی دروازے کو
آوے طواف اوسکا صحیح اور ایک نماز پر لاکہہ نماز کا ثواب ہوگا اسیطور چارون مذہب
مشہورہ اہل سُنت کے چار طریق اور چار دروازے دین کی ہین اور سوا سے
ان کی اور بہی مذہب غیر مشہورہ اہل سنت کی ہین کوئی کسیوقت کسی مسئلہ صحیح
کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرے عمل اوسکا صحیح اور دین مین داخل رہے گا اور جو
چار مذہب کو چار راہ دین کی کہنا صحیح اور کلمہ ادب کا ہے اور جو کوئی اہانت اور بے
ادبی سی کہیگا اوس کا وبال اوس کم بخت پر ہے اور وہ شخص ہماری گروہ سے
خارج ہے اور دیگر بڑا کم بخت ہے کہ دین کی تمام طریقون سی ایک مذہب پر عمل
کرنا واجب اور باقی سب پر عمل کرنیکو برا جانے **قولہم** مقلدون کو کافر جانتے ہین
اور اپنے سوا سے اور کسیکو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا نہین جانتے
جواب واللہ باللہ ہم لوگ مقلدونکو ہرگز کافر نہین کہتے بلکہ جو مسئلے قرآن حدیث
سے نہین ملتے اون مین ہم خود مقلد ہین حضرات مجتہدین رضی اللہ عنہم کے ہان
اتنا ضرور جانتے ہین کہ ہمارے بہائیون کو دو مسئلون مین بڑی خطا واقع ہوئی ہے
ہے ایک واجب جاننا تقلید ایک ہی مذہب معین کا دوسرے بروقت ملنے حدیث
حضرت کے مخالف مسئلہ فقہ کے حدیث پر فقہ کو مقدم رکہنا اور ہم تمام مذاہب اہل سنت
کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا جانتے ہین اور اپنے سوا سے کسیکو ہدایت
اور حق پر اور نجات پانے والا تو وہ لوگ نہین جانتے کہ اپنے ٹکڑے ہوئے ایک
مذہب کے سوا سے اور کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرنا درست نہین جانتے اور
کر سب کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانیوالا جانتے ہین تو اون پر عمل کرنیکو کیون برا جانتے

قولهم حرمین شریفین کی علماء کا قول اور وہاں کا رسم و رواج نہین مانتے جواب حرمین شریفین کی علماء
جب تک ہم اپنا پیشوا جانتے ہین اور اون کی قول کو مانتے ہین لیکن علماء حرمین
شریفین کی دو قسمین ہین ایک خاص شاگرد بلا واسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دوسرا اونکی بعد ہمیشہ تک سو اون مین اگر کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا ہی اوس مین ہم حرمین شریفین
کی اون علماء کی پیروی کرتی ہین جو خاص شاگرد بلا واسطہ حضرت کی ہین اور اونکی قرآن اور حدیث
مین تعریف ہی اور اونکی پیروی کا حضرت نی حکم دیا ہی اور اونکی پیروی سی اہلسنت فرقہ جنتی ہو
د بسبب نکرنی اونکی پیروی کی بہتر فرقے بدعتی اور دوزخی ٹھہرے چنانچہ حدیث شریف سے
ظاہر ہے سو اسوقت کی علماء کی پیروی پر اونکی پیروی اور اسوقت کے رسم
رواج پر اون کا رسم و رواج مقدم ہے اور اونکی وقت تقلید خاص ایک مذہب
معین کے نہ تھی اور وہ حضرات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر فی الفور عمل کرتی
تھے جب تک کہ صحابہ اور تابعین کے قول پر عمل نکرسکے پس حرمین شریفین کی علماء کا قول فعل زمانے
والے تم ہو یا ہم قولهم یہان حنفی مذہب کا رواج ہی شافعی وغیرہ کے قول پر کیون
عمل کرتی ہین جواب کسی آیہ اور حدیث مین نہین آیا کہ ہند کی مسلمان حنفی
ہون اور فلان ملک کی فلان مذہب پر بلکہ جو رواج کہ خلاف رواج زمانہ صحابہ اور تابعین
کی ہو اوسکو توڑنا چاہئے قولهم لامذہب ہین جواب لامذہب معنی اصلی اس لفظ کی وہ ہوتا ہے
جو کوئی مذہب نرکھے چنانچہ ملحد اور سرنگی آدر بموجب ایک قاعدہ فقہ کی لامذہب کا لفظ اوس
شخص پر بہی صادق آتا ہی کہ سب مذاہب اہلسنت مین ہی ایک پر عمل کرنا درست جانے اور اکثر مذاہب اہل سنت
پر عمل کرتی ہی اور کسی کا انکار نہو کیونکہ للاکثر حکم الکل یعنی اکثر کو کل کا حکم ہی پس بموجب اس قاعدہ کی
لامذہب تم ہو کہ سوا ایک مذہب خاص کی سب مذاہب اہلسنت پر عمل کرنے سے انکار رکھتے ہو نہ ہم
کہ ساری مذاہب اہل سنت کو حق پر اور اونپر عمل کرنا درست جانتے ہین جو کوئی تمام مذاہب
اہل سنت کو حق جانتا ہے اور ہر ایک پر عمل کرنا درست جانتا ہو وہی سنی ہے قولهم ایک مذہب کے مانتے نہین

جواب ایک مذہب کا پابند ہونا نہ کسی آیۃ اور حدیث میں ... اور یافعی اور برہمی اما
مجتہد مسلم الاجتہاد نی فرمایا بلکہ ایک دین محمدی اور مذہب اہلسنت کا پابند ہونا آیا ہی میزان الشعرانی میں
ہی صفحہ ۱۳ کہ فرماتی ہیں امام ابن عبد البر رح لم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین بل لو
تقریرہم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضا لانہم کلہم علی الہدی من ربہم ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف
ان رسول اللہ صلعم امر احدا من الامۃ بالتزام مذہب معین الخ مختصرا یعنی ہمکو کسی امام سے نہین پہونچا کہ اپنی
یارونکو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا بلکہ اماموں سے تو یہہ تجویز منقول ہی کہ بعضی بعضونکی قول پر
عمل کرلین بسبب اسکی کہ سب امام ہدایت پر ہین اپنی رب سے اور ہمکو نہین پہونچا کسی حدیث صحیح اور ضعیف
سے کہ حضرت نی کسی امتی کو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا اور فقہ اور اصول کی کتابونمین
جابجا ذکر ہی نہ معین ہونی مذہب واحد کا اور سلف کی زمانہ مین عوام فقہا سے مسئلہ پوچھتے تہے بدون
رجوع کی کسی مجتہد معین کیطرف اور کسی کا اسپر انکار نہتہا پس ہوگیا اجماع اور یہی عمل ہے
علما متقدمین اور محققین متاخرین کا چنانچہ یہہ سب بیان اکثر کتب اصول
و فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے معیار الحق مین اور تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۳ سے ۹۵
تک موجود ہے **قولہم** جس ایک مسئلہ مین کئی اماموں کا اختلاف ہو
اوس مین سب کے قول پر کسطرح عمل ہوسکے **جواب** کون کہتا ہے کہ
کہ ایک مسئلہ مختلف فیہ مین ایک وقت مین سب کے قول پر عمل کرے تم تو یہہ کہتے
ہین کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کے قول پر اور دوسرے مین دوسرے کے قول پر عمل
درست ہی اور جب حدیث صحیح ملی تو سب پر مقدم ہے اور یہی لکھا ہی کتب اصول مذہب اہلسنت
مین **قولہم** تقلید کے منکر مین **جواب** تقلید کا منکر وہ ہی جو سوای ایک مذہب کے
باقی ساری جہان کی مجتہدان اہل سنت کے تقلید کو برا جانتا ہے ہم ہرگز تقلید
کے منکر نہین ہین ہان ایک ہی مذہب خاص کے
تقلید کے واجب ہونیکے اور ہر وقت ملنے حدیث صحیح کے

اوس کی مخالف تقلید پر اڑ رہنے کے منکر نہین قولہم آمین جہر اور رفع یدین وغیرہ کی حدیثین
شافعی مذہب کی ہین اونپر کیون عمل کرتے ہین جواب حضرت نے سنتون اور حدیثون
کو مذہبون پر تقسیم نہین کر دیا بلکہ ہر سنت پر عمل کرنیکا حکم ہر مسلمان کو ہے قولہم ایسی
حدیث کون سی ہے کہ حضرت ابو حنیفہ رح کو نہ ملی اور ہمکو ملی جواب یہ حضرت ابو حنیفہ
رح سے پوچھو جنہون نی خود فرمایا ہے کہ جب تمکو حدیث ملے اوسپر عمل کیجیو اور بہت
حدیثین بعضے مجتہدین بلکہ صحابہ اور تابعین کو نہ ملی تہی تحفۃ الاخوان کو دیکھیے صفحہ ۳۴
سے الی آخرہ اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے صد ۱۴۲ سہ ۱۴۶ وراٰی کثیراً منہا یخالف
الحدیث حیث لم یبلغہم یعنے دیکھیے امام شافعی رح نے بہت قول صحابہ رض کی مخالف
حدیث کی اسواسطے کہ وہ حدیث اونکو نہ ملی تہی قولہم رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
حدیثون پر خالص نیت سے عمل نہین کرتی جواب دل کی نیت اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے یون تو کوئی بدگمان تمکو بہی کہہ سکتا ہے کہ خالص نیت سے نماز
نہین پڑہتے اور جو کوئی خالص نیت سے عمل نکریگا اوسپر وبال ہوگا قولہم ضاد کو
ظو پڑہتے ہین اس سے نماز نہین ہوتی جواب ہم ہرگز ضاد اور ظو کو دونو کو
ایک حرف نہین جانتے بلکہ دونو کو دو حرف اور ایک کو دوسرے کے مشابہ جانتے
اور پڑہتے ہین اور جس سے ضاد ادا نہوسکے وہ اگر ظو پڑہے تو لاچاری کو واسطے
نماز جائز اور صحیح ہے اور ایسا ہی لکھا ہے بیچ کتابون قرارت اور فقہ کی جیسا
مین ہے الضاد حرف تشبہ لفظہ فی السمع بلفظ الظاء یعنی ضاد ایسا حرف ہے
تحفۃ الاخوان مین ہے صفحہ [illegible]
کہ لفظ اوسکا سننے مین لفظ ظو کی مانند ہے تفسیر اتقان مین ہی وہ تشابہ باللفظ
فی اللفظ کالضاد والظاء یعنی جو مشابہ ہونا دو لفظون کا ہے بولنے مین
جیسے کہ ضاد اور ظو چہند مقل مین ہی ولیشبہ صوتہا صوت الظاء المعجمۃ بالضرورۃ
تحفۃ الاخوان صد ۲۴۲
یعنے مشابہ ہوگی آواز اوس کی اوسوقت (یعنے وقت نکالنے کے مخرج [illegible]

ظو کے بالتفرقہ اور تفسیر عزیزی میں ہے کہ البتہ فرق میان مخرج ضاد و ظاء بسیار مشکل

است الخ و حاشیہ بیضاوی میں ہے ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول

لا یعلمون الفرق بینہما یعنے اکثر لوگ خصوص عجمی پہلی زمانہ میں ضاد اور ظاء میں فرق

بھی نہیں جانتے تھے اور تفسیر کبیر میں بھی اشتباہ الضاد بالظاء لا یبطل الصلوۃ والمشابہۃ

بینہما حاصلۃ جدا لو کان ہذا الفرق معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم او فی زمن الصحابۃ علمنا ان التمییز بین ہذین الحرفین لیس فی محل التکلیف انتہی

یعنے مشابہ ہونا ضاد کا ظاء سے نماز کو باطل نہیں کرتا اور ان دونوں میں نہایت مشابہت

ہے ان میں فرق کرنا اگر معتبر ہوتا تو حضرت اور حضرت کے یاروں کے زمانہ میں اس کا

سوال ہوا ہوتا ہم نے جان لیا کہ ان دونوں میں فرق کرنا ضرور نہیں تمہید میں ہے

ومن العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا ہذا قریب یعنے بعضے عرب ضاد کو مطلق ظاء

کرتے ہیں یہ قیاس کی قریب ہے شرح جزریہ میں ہے کان تمییزہ عن الظاء مشکلا

بالنسبۃ الی غیرہ یعنے جدا کرنا ضاد کا ظاء سے بہ نسبت اور حرفوں کی مشکل تھا

رعایہ میں بھی یعنی الضاد والظاء والذال متشابہۃ فی السمع یعنے ضاد اور ظاء اور

ذال سننے میں مشابہ ہیں جہد المقل میں ہے الضاد والظاء والذال المعجمات الکل متشارکۃ

فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع یعنی ض ظ ذ مشترک ہیں صفت جہر اور رخاوۃ میں اور

سننے میں فتاوی عالمگیریہ میں منقول قاضی خان سے وان لا یمکن الفصل بین الحرفین

الا بمشقۃ کالضاد مع الظاء والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرہم لا تفسد یعنی

اگر فرق کرنا دو حرفوں میں بغیر مشقت ممکن نہیں چنانچہ ض اور ظ اور ص اور س اور ط

اور ت تو اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اکثر کا یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہیں الحق

کیمیای سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاء بجا آرد اگر نتواند روا باشد مجموعہ

سلطانی میں ہے اگر قل ہو اللہ احد بکاف و بجای قلا تقہر فلا تکہر و بجای نصر اللہ

نسر اسد و بجای الصمد السمد و بجای حلاط سراط بخواند. لا الضالین بظا یا بذال یا بزا و دال
غیر المغضوب بجاے ضاد ظا بخواند نمازش تباه شود یا نے جواب
چون بکوشش زبانش راست نشود کذا فی السراجیۃ والتجنیس المزید
رسالہ البیان الجزیل للترتیل تصنیف مفتی عنایت احمد مرحوم مین ہے
ایک بلاے عام اس زمانہ مین یہ ہو گئی ہے کہ ضاد کو بصورت دال کے
پڑہتے ہین یہ بات جملہ کتب قرات اور تفسیر اور فقہ کی خلاف ہے
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظا سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے انتہی
مختصرا اور مفتی صاحب مرحوم کے رسالہ محاسن العمل مین ہی ز ذ ظ ض
مین فرق سیکہنا بہت ضروری اکثر لوگ ضاد کو بصورت دال پر کرکے جو پڑہتے
ہین غلط ہے ض دال سی مشتبہ الصوت نہین ہی بلکہ ظ سے ہی اور رسالہ تصحیح مین فتوا مولانا
سید احمد دحلان شیخ العلماء مکہ معظمہ کا لکہا ہے ولو ابدل الضاد بغیر
ظاء لم تصح قرائتہ فالنطق بہا دالا لم یقل احد بصحتہ یعنے اگر بدلا ضاد ساتہہ
غیر ظو کے تو قرات صحیح نہین پس پڑہنا اوسکا دال اسکو تو کسی نے صحیح نہین کہا فتاوے
قاضی خان مین ہے صہ ۱۷۵ وجوہ یومئذ ناضرۃ قرء بالظاء ناظرۃ
اسلے رہا ناظرہ قرء بالضاد ناضرۃ لا تفسد یعنے اس آیۃ مین ناضرۃ
کو ناظرہ اور ناظرہ کو ناضرہ پڑہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ایضا
صہ ۱۷۸ ومن تضلیل الله قرء بالظاء لا تفسد صلوتہ یعنے من تضلیل کو ظو
سے پڑہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ایضا ۱۷۹ اإذا ضللنا قرء
بالظاء ظللنا لا تفسد صلوتہ یعنے ضللنا کو ظللنا ظو کے ساتہہ پڑہے تو نماز
فاسد نہین ہوتے اور اوسے مین ہے صہ ۱۷۷ ولو قرء الضالین بالظاء او
بالذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء الدالین بالدال تفسد صلوتہ یعنے اگر پڑہے

ضالین ظور یا ذال کے ساتھ تو نماز فاسد نہین ہوتی اور اگر اسکو والین پڑھے ساتھ ذال کے تو نماز فاسد ہو جاوے اسکے بیان چند روایات کو بخوف تحریر مین نقل کیا ہے مفصل تحفۃ الاخوان اور تحفۃ القارئین اور نفیسۃ المرام اور میزان حروف الہجا اور دوسرے رسالون مین کہ اس امر مین مرقوم ہین دیکھئے لیکن آپ فرمائے کہ تم جو ضاد کو دال خالص یا پُرکر کے پڑھتے ہو اس کی سند کہان سے رکھتے ہو اور یہ شکایت اور الزام اور سوائے اسکے اور شکایات جنکا جواب لکھا گیا ہے سب تم پر وارد ہوتی ہین کہ فقہا کے تقلید پر ایسا اڑتے ہو کہ اونکی قول کے مقابلہ مین حدیث رسول معصوم علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی عمل نہین کرتی ہو اور ان مسائل مذکورہ مین فقہ پر ہرگز عمل نہین کرتے ہو بلکہ عمل کرنیوالون پر طعن رکھتے ہو الٹا چور کوتوال کو ڈانڈے آپ تو غلطے پر ہو اور دوسرونکو غلطے پر جانتے ہو ذرہ سوچو اور کتب دین کی طرف رجوع کرو قولہم تراویح کے بیس رکعت کو آٹھ کر دیا حالانکہ صحابہ رض کا اتفاق ہوا تھا بیس رکعت پر صحابہ کے قول و فعل کو نہین مانتے **جواب** صحابہ رض کے قول و فعل پر عمل کرنا بموجب ارشاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اپنی سعادت جانتے ہین لیکن صحابہ رض کے قول و فعل سی حضرت کا قول اور فعل منسوخ نہین ہو جاتا اور حضرت صلعم سے آٹھ رکعت کا پڑھنا ثابت ہے اور صحابہ رض سے بھی بروایت صحیح آٹھ رکعت اور معہ وتر کے گیارہ یا تیرہ رکعت ثابت ہے انصاف کی آنکھ سے مشکوۃ کے باب قیام رمضان اور رسالہ امداد السنۃ اور تحفۃ المتقین کی فصل دوسری کو ملاحظہ فرمائے اور تحفۃ المتقین کے صـ ۴۲ سـ ۱۹ مین ہے کہ امام مالک رح نے فرمایا الذی جمع علیہ الناس عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ احب الی وھو احدی عشر رکعۃ وھی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جسپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگون کو جمع کر دیا مجکو تو وہی امر بہت پیارا ہے

اور وہ گیارہ رکعت ہے اور یہی ہی نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ثابت ہوا کہ ہم لوگوں نی حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کے قول و فعل پر عمل
کیا ہے اور صحابہ کے قول فعل کو اوس نی چھوڑا جنے اپنے آپ کو ایک مذہب کا مقید
کر لیا صحابہ کرام رض کے زمانہ میں بی علم لوگ علم والوں سی مسئلہ پوچھتے تھے بدون تعین
کسی ایک مفتی کی تو یہ الزام ہی تم پر ہی آتا ہے ف متعصب مقلدوں کی شبہات
اور مغالطات کے جواب دیے جاتے ہیں مگر تاہم بعضے متعصب ناخدا ترس بدگمانی
سے باز نہیں آتی اس بدگمانی کا جواب تو عاقبت میں ملیگا اب ہم بعضی شکایات
واجبی اون پر لکھکر جواب طلب کرتے ہیں شکایت اول یہ کہ چاروں مشہور
اور سب مذہب مجتہدین اہل سنت کے ہدایت پر ہیں یا نہیں اگر کہو کہ ہدایت پر ہیں
تو فرمائیے کہ دل سے کہتے ہو یا محض زبان سے اگر زبان سی کہتی ہو تو یہ تو
منافقوں کی ہی يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ یعنے کہتے ہیں اپنی موہنوں کی ساتھ جو
اون کی دلوں میں نہیں اور امام عبدالوہاب شعرانی نی فرمایا ہے میزان میں صد ۱۴
لِيُطَابِقَ قَوْلُهُمْ تَقْلِيدَهُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ بِاللِّسَانِ أَنَّ سَائِرَ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَمِنِ اعْتِقَادِ
ذَلِكَ بِالْجَنَانِ یعنی تقلید کے باب میں یہ قول ربانی اون کا کہ سب امام مسلمانوں کے
ہدایت پر ہیں چاہئے کہ اونکی دل کا اعتقاد بہی اس قول کی موافق ہو اور اگر دل سی کہتی ہو
کہ سب ائمہ اہلسنت ہدایت پر ہیں تو سب کے قول پر عمل کیا کرو تخصیص کسی مذہب خاص
کی مت کرو اور اگر کہو کہ سب ائمہ اہلسنت کے حق پر نہیں ہیں تو یہ قول مردود اور مخالف
اجماع اہل سنت کی ہی ۲ حدیث شریف میں ہی کہ حضرت کی امت کے تہتر فرقے ہونگے
اون میں ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے یاروں کی طریقہ پر ہونگے ناجیہ یعنے
دوزخ سے نجات پانے والا اور باقی بہتر دوزخی ہیں آپ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان
چاروں مذہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کونسا ہے حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی

اگر کہو کہ چارون مین تو گزارش یہ ہے کہ حدیث مین یہ تو نہین آیا کہ اس امت کے
بہتر فرقے ہون گی چار نجات پانیوالے اور بہتر دوزخی بلکہ یون آیا ہے کہ بہتر ملو
ایک ناجیہ بہتر دوزخی اور اگر یہ کہو کہ یہ چارون مذہب ایکہی مذہب اور ایک ہی
(نجات پانے والا)
فرقہ ناجیہ ہے تو البتہ یہ قول حدیث کے مضمون کی موافق پڑیگا لیکن بموجب حکم
حضرت کے یہہ چارون بلکہ سب مذہب اہل سنت کے ایکہی مذہب اور فرقہ
ناجیہ ہوا پہر کیا وجہہ کہ ان سب مذہبون اہل سنت مین کہ سب کے سب ایک ہی مذہب
اور فرقہ ناجیہ ہے ایک کو تو واسطے عمل کے لازم پکڑا جاوے باقی تین بلکہ سارے
مذہبون اہل سنت پر عمل کرنا حرام ہو ۳ اماموں مجتہدون اہلسنت کے تقلید
اسواسطے کیجاتی ہی کہ یہ حضرات بیان کرنیوالے حکم خدا اور رسول کے ہین اور
اونہون نی مسائل قیاسی اجتہادی ساتہہ قیاس صحیح کے قرآن اور حدیث سے
نکالے ہین یہ بات سب اہلسنت کے متفق علیہ ہے اب یہ فرمائے کہ امام شافعی
رح اور مالکؒ اور احمد رح وغیرہم ہی مجتہدان اہل سنت ہین یا نہین اور اونکے
مذہبون کے مسئلے ہی قرآن اور حدیث سے نکالے ہوئے ہین یا نہین انشاء اللہ
تعالی یہی کہوگے کہ ہین پہر اون کی مسائل پر عمل کرنے سے کیون ناک چڑہاتے
ہو بہم متعصبون کی اس قول کے کیا معنے کہ سواے اپنے مذہب کے اور مذہبون پر
عمل کرنا جائز نہین جب کہ چارون مذہب مشہورہ اور سب مذہب اہل سنت کے نکالے
ہوئے مجتہدان اہل سنت کے اللہ اور رسول کے کلام سے ہین تو سب اپنے ہی
مذہب ہین ان مین غیر اور بیگانا کونسا ہے اور جب سب اپنے ہین تو سب پر عمل
کیون نہین کیا جاتا ۵ اس قول کی کیا معنے کہ حنفی کو شافعی مذہب پر اور شافعی کو
حنفی مذہب پر عمل کرنا نہ چاہیے حنفی یا شافعی وغیرہ کسکو کہتے ہین آیا
کسی ملک خاص مثل روم یا ہند [illegible]

نہین کیا کہ کسے ایک امام کا مذہب پکڑے آولہ تقریر مین ہے وانتزامہ لیس
بنذر حتے یلزم الوفاء یعنے اسکا لازم پکڑ لینا کچہ نذر نسبت نہین کہ پورا کرنا لازم ہو اور
شرح مسلم مین ہی فایجابہ تشریع جدید یعنے اسکا لازم کر لینا تو نئی شریعت بنانا ہے
اور فتح القدیر مین ہے لا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالتزام نفسہ ذلک
قولا او نیۃ یعنے کوئی دلیل نہین اتباع مجتہد معین پر اس کے لازم کرنے سے زبان
سے لیکر یا دل سے نیت کرکے اور اسطرح کی اور روایات بہی ہین چنانچہ
معیار الحق اور تحفۃ الاخوان وغیرہ مین تفصیل وار مرقوم ہین اور ایک صحابی
نے تمام رات کا نماز پڑہنا اور ایک نے ہمیشہ روزہ رکہنا اور ایک نے نکاح نکرنا لازم
کر لیا تہا حضرت نے اون کو منع فرمایا اسواسطے کہ یہ کام موافق سنت کے
نہ تہے چنانچہ مشکوۃ کے باب الاعتصام مین مرقوم ہے اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص
نے قسم کہا کر کہا تہا واللہ لاصومن النہار ولاقومن اللیل ما عشت یعنے
اللہ کی قسم ہے جب تک جیتا رہون گا دن کو روزے اور انکو قیام کیا کرون گا
حضرت نے منع فرمایا اور مہینے مین تین روز دن کا ارشاد کیا اوس نے عرض کیا کہ اس سے
افضل کی طاقت رکہتا ہون تو آپ نے ایکدن روزہ رکہنا اور ایکدن افطار کا حکم فرمایا
اس سے افضل کی طاقت رکہنا عرض کیا آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی نہین چنانچہ
مفصل مضمون اسکا صحیح بخاری مین ہی پس نظر بر این روایات تو مذہب معین کی
تقلید کے لازم کرنے والے کو تقلید معین کا توڑنا لازم ہے ٦ امام ابو حنیفہ رح
یا شافعی رح یا کسے اور امام کی قول کی مخالف جب حدیث ملے تو تم عمل اوس حدیث پر
کروگے یا امام کے قول پر اگر کہو حدیث پر تو فہو المراد اور اگر کہو کہ امام کے قول
پر تو فرمایئے کہ حضرت کی حدیث کے ترک کرنے مین تمکو کیا عذر ہے اللہ کیطرف سے
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی ماموز ہو یا امام کی لیکن اگر کی جواب مین

تحفۃ الاخوان کی صفحہ ۱۰ سے ۱۴ تک کو ملاحظہ فرما کر وہ عذر پیش کیجے جسکا
جواب اوس مین مذکور نہو تنبیہ بلکہ بعضی شخص کہ شرک یا بدعت یا تعصب تقلید
مین مبتلا ہین اون کا تو یہ حال ہی کہ اپنے چال چلن کی مخالف جب کوئی آیۃ اور
حدیث کسی سے سنتے ہین تو جھنجلاتے ہین اور خفا ہوتی ہین اور ایمان کا بچاؤ نہین
کرتے ف یہان تلک دل پر چڑہے حب امام پ چڑہتے ہین اللہ کا سنکر کلام نہ
ہوگئے اخلاص فاسد سبب حبیث پ ناک ماتہے بل پڑے سنکر حدیث پ کے حضرت
امام ابو حنیفہ رض نے فرمایا کہ جب حدیث صحیح تمکو ملے اوسپر عمل کرو وہی میرا مذہب
ہے تم امام صاحب کے مقلد کہلاتے ہو اون کی اس قول پر کیون نہین عمل کرتے
ہو پس تم نہ حدیث پر عمل کرنے والے ہوئے نہ مقلد حضرت ابو حنیفہ رض کے اگر تم
حدیث پر عمل کرتے تو عامل بالحدیث ہی ہوتی اور حنفی ہی رہتے جیسا کہ مشارق
الانوار القدسیہ مین ہے فمالک لا تقلد ہم فے ہذا القول حتے لا تعطل العمل بواحد
نہم یعنے تجکو کیا ہوا کہ اس قول مین اامون کی تقلید نہین کرتا تاکہ تجہے نہ عمل
حدیث چہوٹے نہ تقلید امام کی ۸ مشکوۃ مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۱۷۲ مین ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کو اکثر روزہ رکہتے تہے اور
فرماتے تہے انہما یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفہم یہ دو نون دن مشرکو
عید ہین سو مین دوست رکہتا ہون یہ کہ اون کی مخالفت کرون الصیام ۔ ا
جب حضرت نے عاشورے کا روزہ رکہا اور رکہنے کا حکم دیا یارون نی عرض
کیا کہ اس دن کی یہود اور نصارا تعظیم کرتے ہین آپ نے فرمایا لان بقیت
الی قابل لاصومن التاسع یعنے اگر مین آئندہ سال تک باقی رہون گا ضرور
نوین تاریخ کا روزہ رکہون گا اور اوس کے حاشیہ پر مرقاۃ سے منقول ہے
روایت حضرت ابن عباس رض سے صوموا التاسع والعاشر وخالفوا الیہود یعنے

مخالفت کرو یہودی کہ بیشک وہ اپنی جوتیوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے
الضاً صد ۳۹ احضرت جب جنازہ کے ساتھ تشریف لیجاتے جب تک لحد میں
نرکھا جاتا آپ بیٹھتے نتھے ایک یہودی نے عرض کیا کہ ہم لوگ بھی ایسا ہی کیا
کرتے ہیں تو حضرت بیٹھ گئے اور یاروں کو فرمایا خالفوہم یہودیوں کی مخالفت
کرو ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو یہود وغیرہ کفار کی مشابہت بہت
ناپسند تھے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ یہودی جتنا آمین کہنی سے چڑتے ہیں اتنا
اور بات سے نہیں چڑتے سو تم آمین بہت کہا کرو چنانچہ اس مضمون کی کئی حدیثیں
تحفۃ المتقین کی صفحہ ۲۲ - اور ۲۴ میں منقول ہیں افسوس ہے کہ تم لوگ حضرت
کی امت میں ہوکر اس امر میں یہودیوں کی موافقت کرتے ہو کہ تم بھی جتنا آمین
کہنے سے چڑتے ہو اتنا اور بات سے نہیں چڑتے ہو ہم کو تم کو حضرت کے حکم اور
آپ کی سنت پر عمل اور یہود وغیرہ کفار سے تو مخالفت کرنا چاہئے نہ اونکی موافقت اور
مشابہت ۹ حضرت ابوحنیفہ رض اور اون کی یاروں اور تمام متقدمین کے نزدیک
ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور نہیں اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک امام کے
مذہب پر اور دوسرے میں دوسرے مذہب پر عمل کرے بلکہ ایک ہی مسئلہ میں
ایک کے قول پر عمل کرکے اوسمیں دوسرے کے قول کی طرف رجوع کرنا جائز
ہے چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۲۷ - اور ۲۸ میں عالمگیری اور شرح سفر السعادۃ
سے منقول ہے اور تحصیل التعرف شیخ عبد الحق میں لکھا ہے صد ۸۹ وہذا کلہ
دلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہہ الی فقیہہ آخر وان یکون الشخص حنفی المذہب
فی مسئلۃ وشافعی المذہب وغیرہ فی اخری ولا یجب تقلید امام بعینہ بحیث لا یرجع
عنہ الی غیرہ عند ابی حنیفۃ واصحابہ الخ یعنے یہہ سب بیان گزشتہ دلیل ہی اسبات
پر کہ جائز ہے ایک مجتہد سے پھر کر رجوع کرنا طرف دوسرے کی اور جائز ہے کہ

ایک شخص ایک مسئلہ مین حنفی مذہب اور دوسرے مین شافعی وغیرہ ہو تو نہین
واجب امام ابو حنیفہ رح اور اون کی یارون کی نزدیک تقلید معین ایک امام کی
ایسی کہ اوس سی دوسرے کی طرف رجوع نکرے اور آوسی مین ہی کہ قاضی حجراسی
رح نے کہا یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ آخر فی مسئلۃ واحدۃ ایضاً لانہ قد
علم انہ اجاز ابو حنیفۃ واصحابہ ذلک یعنی ایک ہی مسئلہ مین بہی ایک فقیہ سے
طرف دوسرے کی رجوع کرنا جائز ہے کیونکہ قاضی صاحب موصوف نے بہ تحقیق
جان لیا تہا کہ ابو حنیفہ رح اور اون کے یارون نے اسبات کو جائز کہا
ہے اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے صہ ۱۵۸ سہ ۱۴ ولا یسمی الفقیہ الا مجتہداً یعنی
فقیہ وہی کہلاتا تہا جو مجتہد ہوتا اب یہ لوگ کیسے حنفی ہین کہ حضرت ابو حنیفہ
اور اونکے یارون اور تمام متقدمین کی بات کو نہین مانتے اور ایک مذہب
معین کی تقلید کو واجب جانتے ہین سے شاہ جیلان کے قول سے بیزار
نام رکہا غلام جیلانی ۞ ا جس عالم کو اپنے تحقیق سے اور جس بی علم کو عالم
کے بتلانے سے معلوم ہو جاوے کہ رفع یدین یا آمین جہر یا کوئی اور امر سنت
ہے اور وہ اوس پر عمل کرے تو تم کیون برا مانتے ہو اگر تمہارے نزدیک اوسکا
سنت ہونا ثابت نہین تم مت عمل کرو جسکے نزدیک سنت ہونا ثابت ہو وہ عمل
کرے تو تم کیون برا مانو سے زنبور دشت سے مروت را گو ۞ بار سے تو عمل
نمیکند ہی نیش مزن ۞ اور سنت کا برا جاننا بالاتفاق کفر ہے ۱۱ بعضی کہتی ہین
کہ آمین جہر اور رفع یدین وغیرہ سنت ہین اور حدیث مین آئی ہین لیکن ہمارے مذہب مین نہین ہیں
اجی صاحب خدانخواستہ باشد تم یہودی یا نصرانی یا ہندو وغیرہ تو نہین ہو حضرت
کے سنت اور حدیث کو تمہارے مذہب مین دخل نہین ایسے کلمات سے توبہ کرو
سنت سے انکار کرنا کفر ہے والسلام علی من اتبع الہدی تمت

جز خدا کون ہے ہمارے داد
غیر صبر و شکیب نا ہے بس
اور سینہ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں
اور اسی نوع کی بہت ہیں تمام
نہ کسی کی موافقت کے لئے
جھوٹے لوگون سے ہم بہت ہیں تنگ
ہمکو وہابی اور معتزلی
اور منکر کہیں اماموں کے
نہ کسی نوع کی بغاوت ہے
اہل سنت کی پیشوائے امام
سنت مصطفے کے ساعی تھے
صلی اللہ علیہ وسلم
شمع دین محمدی تھے وہ
ایک سے ایک فضل و تقی عجب
جو مسائل کتاب و سنت سے
قرآن اور حدیث
جان و دل سے ہمیں قبول ہیں وہ
جبکہ سبکا طریق اچھا ہے
سلف صحابہ سے تا ائمہ دین
دل سے نیک اوسکو جانتے ہیں ہم
اور روایت ہیں اوسکی ہو جو صحیح
اوسپہ کرنا عمل سعادت ہے
کہ حدیث نبی سے ہیں ٹلتے
یہ عقیدہ تھا کر دیا اظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جز خدا کے کہیں پناہ نہیں
اور آمین بجہر کہتے تمام
کسکو کسکو بتائیں لیکر نام
بلکہ کرتے ہیں جانکر سنت
ہمکو اون سے نہیں ہے طاقت جنگ
کوئی کہتا کہ ہیں یہ لامذہب
بغض رکھتے ہیں اونکی ناموس سے
جو عداوت دل سے رکھتا ہے
سبکے سب تھے وہ مقتدائے انام
حق سے تھے وہ سبھی ہدایت میں
وارث علم احمدی تھے وہ
اجتہاد اپنے میں وہ سب مغفور
ہیں نکالے اونہوں نے فکرت سے
ادن میں اون سبکی ہم مقلد ہیں
پھر کسیکی خصوصیت کیا ہے
ہے جو اجماع اہل حق کا صریح
بسر و چشم مانتے ہیں ہم
اوسکو کہیں مقدم ان سب کے
اور نہ کرنا عمل شقاوت ہے
پاویں جب ہم کلام خیر انام
اس میں ہو کوئی شاد یا بیزار

اوس سوا کس سے ہم کریں فریاد
ہم جو رفع الیدین کرتے ہیں
اور الحمد پڑھتے خلف امام
نہ کسیکے مخالفت کے لئے
دے خدا ہر کسیکو یہ ہمت
کوئی کہتا ہے از عناد دلے
کچھ نہیں ان کا دین اور مشرب
ہمکو اون سے نہ کچھ عداوت ہے
بے شبہ وہ خدا سے لڑتا ہے
راہ حق کی تمام داعی تھے
سنت و حکمت و درایت پر
دانائی
ہیں ہمارے وہ پیشوا لاریب
ہیں خطا و صواب پر ماجور
داخل سنت رسول ہیں وہ
نہ کسی ایک کے مقید ہیں
سب کے پیرو ہیں ہم اسی آئین
اور اماموں کا جو قیاس صحیح
لیک جب پاویں ہم حدیث صریح
کیونکہ ہے قول و فعل آن عزیز
برخلاف اس گروہ نادان کی
ہو نہیں مانتے کسیکا کہا
ہم سمجھتے ہیں فرض جسکے

سارے عالم سی افضل و اولا
اور مقلد نہ یہ امام کے ہین
بوحنیفہ ہو راضی اونسے خدا
وانہہ میرے کلام کو اکبار
مارو دیوار سے اوسے بی عا
خاص مذہب میرا وہی جانو
اور اوسکے کلام پر دایم
اب یہہ ہے راست یا کہ فہما
اس مین تقلید اونکی ہمکو ہے
ہمکو اورون کا سا نہین ہے روگ
رہین ہر وقت یہ ستمگاران
عیب جوئی کا ہے مرض انکو
واہی اوسپر کہ ہو وہی خود ستی
صرف تقلید ہی ہے کار انکو
حسن ظن ہی لغیر تحقیقات
وہم سے جابجا دکہاتے ہین
دین کی بات مین مگر بالکل
ہے ہمارے امام کے نزدیک
عکس اوسکی جو ہو حدیث صریح
ہمکو قول رسول سی کیا کام
ہے یہ دین انکا اور یہ اسلام
ہو گئی ہین امام کی امت

پہر خفا ہم سے کیون ہین یا بول
بلکہ حنفی نہ صرف نام کے ہین
کہ ملی تمکو جب حدیث رسول
چہوڑدو بے تعصب وانکا
جب حدیث صحیح خیر ورا
برخلاف اوسکی کچہہ ہو مانو
جو عقیدہ تہا آپ کا وہ صاف
واجب الامتثال ہے یا نہ
کیونکہ یہ حکم حق تعالی سی سب کو ہے
یہ جو کہلاتے ہین حنفی و دیندار
سب کے ایذاء جملہ دینداران
کی روان ہی یہ یہ ظالم
کرے سنت نبی پہ طعنہ زنی
کار دنیا مین یہہ تعصب کیش
مانتے ہین نہین کسیکی بات
کہ مبادا کہین ہو ہیر کہوٹا
کیا تحقیق کی چراغ کو گل
پہر نہ پوچہین کسی سی اوسمین دیانت
چہوڑدین اوسکو گرچہ ہو صحیح
ہم مقلد ہین ہمکو ہے انکار
یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام
ایسے ہین ای سی شور وبی فہمید

جنکو تقلید نفس کا ہے روگ
خود یہ فرما گئے امام ہمارے
یا کہ قول صحابہ مقبول
جو ہو میرا سخن ضد اخبار
پاؤ تم پہر کرو نہ چون وچرا
آفرین اوس امام پر دایم
کہدیا سب سے بیخلاف وگزاف
اس مین کیون یہہ مقلد ان اشرار
حنفی اسطرح تو ہین ہم لوگ
بوحنیفہ کے قول سی بیزار
نہین تحقیق سی غرض انکو
طعن وتشنیع کرتے ہین ہردم
نام تحقیق سی ہی عار انکو
ہین فلاطون سی بڑہ کی دور اندیش
ایک رد یہ کہین جو باتی ہین
تو سراسر ہین پڑے سے لوٹا
کوئی کہدے کہ مسئلہ یہ ٹہیک
لین دین مان لین جو شادان
اور کہین ہم نہ مجتہد نہ امام
ہے کفایت امام کے گفتار
ہو قوی سی اپنی کم ہمت
یہ اسیران بقید تقلید

سنتے یہ باتین جو ائمہ دین
رکہتے تہے ایسے غالیون سی عار
یا اماموں کا اسپہ ہے اجماع
شیفتہ جسپہ ہین یہ سودائی
صد ہزاران شکر کی ہی جا
ہمکو ہر امر مین کفایت ہے
موج اوٹہتی ہین بعید دامن
سکو معلوم ہے جو دی وہ بتا
لؤلؤ و دُر و مرجان ہین آبدار اُس مین
انکو سمجہا ہین وہ جو ماہر ہین
اب ذرا غور تو کرو یارو
اس کی ہی ویسی ہی مثل مشہور
وہ ہمیشہ اوسی مین رہتے ہین
جو کہ جا ہوا سیکے اندر ہے
رہتے ہین قاز و قمری اس مین
تیرتے پہرتے ہین بحساب و شمار
ایک سمندر کی اوسمین سی ہی
وہ ہی بحر محیط عالمگیر
بیشمار ایسے اوس مین ہین نالی
ملک سے کیا ہے شہر کو نسبت
تو کیا جانے تجکو کیا ہے تمیز
اور اسمین جتنی اسمین موتے

کرتی انکو بہت سی ہو وہ نفرین
ایسی تو تقلید کسنے بتلائے
یا صحابہ کرام سے ہے سماع
نفس و شیطان کی دام مین ہین یہ لوگ
پیشوا اپنے ہین رسول خدا
دین اونکے کا کیا کرین اظہار
بحر کا سا ہے جزر و مد اُس مین
شرق سی غرب تک جہان حباب
اور لولو ہین شاہوار اُس مین
آب اوسکا زلال اور صافی
ایسے دریائے فیض کی دین کو
ایک ندی مین تہا بڑا سا گندہ
فخر سے یکدگر کو کہتے تھے
سارا عالم ہے فیضیاب اس سے
کرتی ہین عیش اور مزے اسمین
اس مین ہین سوس گوہ اور کچہوے
بولی سنکر کہ مت بکو واہی
اُسکو دیکھو تو دنگ ہو جاؤ
اُسکے واقف ہین دیکہنے والے
سنکے ماہی سی یہ سخن سارے
یہ سمندر نہین تو کیا ہے چیز
اوس سمندر سی وہ نہ تہے ماہر

ایسی تقلید سے وہ تہے بیزار
کسی آیۃ حدیث مین آئی
لیکن ادلہ سے یہ سند پائی
آ گئے ہین اسیکا یہ ہے روگ
قول و فعل اونکا سب ہدایت
وہ تو ہے ایک قلزم ذخار
قعر و ساحل کا اوسکی کہوج نہ تہا
ایک موج اُسکی سی ہوا سیراب
اور ہر قسم کے جواہر ہین
تشنگان جہانکو ہے کافی
ایک مذہب ہین جاننا محکو
تہے بہت اوسمین مینڈکو نکی جہنڈ
کہہ ہی بہایو سمندر ہے
خلق لیتی سدا ہے آب اس سے
اور مرغابیان ہین بادہ قطار
کہیلتے ہین شکار آ مجہوسے
بہہ تو ہی اوس کی ایک نہر صغیر
پہر یہ بات ایسی منہہ پہ تم لاؤ
تجہہ سے کیا ہے نہر کو نسبت
بولے یکبار غصے سے مارے
سب عبارہ بزرگ اس مین ہر
جو تو کرتی ہے سب اب ظاہر

ہم نہ ہرگز سنینگے تیرا قول
بر کبی بلکہ دشمن جانینگے
ایسکے بلوا وسکے سب بدبخت
ہے وہی اب لعینہ لیکہا
ہے جو فرمودہ خدا و رسول
امر میں دین کی اوسکو [illegible]
کوئی عالم ہو چارون مذہب کا
اس سوا انکو کچہہ نہین درکار
اوسکی ہجر متی ہین تا مقدور
اوس بیچارکی سب یہ بہتانی
خمر خوار و مقیم [illegible]
صابیان قبور نا سجہا ر
تسبیح سند وسکے پوجنے والے
وہ عمل اوسکی کچہہ نہین حارج
ہونکہ ہین وہ تو مذہبی بہائی
نہین کرتے ہین سرزنش انکو
جانتے اوسکو خارج مذہب
راہ سنت کی سوجہہ دے انکو
حق سمجہہ سنت و کتاب کا قول
جو کہ ہو جان باطل و مردود

ایسے کاذب پہ پڑتے ہین لاحول
محض جاہل ہتی دو حماقت کیش
مار کر کہا گئے اوسے یکلخت
جو مقر ہو محمدی ہون مین
جان و دل سی کیا وہ ہے مقبول
پوچہہ لیتا ہون اہل ذکر سی ہم
ہون بلا قید معتقد سبکا
وہین کہی گئین یہ ہر بابی
لعن اور طعن کرین نہ قصور
حیف صد حیف تارکان صلوٰۃ
خاین و مفتری و بہتانی
کرنے والے خلاف راہ ہدا
اونکو اللہ رہ ہدایت دے
اون کا پرسان نہین کوئی [illegible]
اون کی لازم نہین ہی رسوائی
ہان مگر جو کہ مومن کامل
اور فعل اونکا خارج مذہب
اب محمد نہ دو سخن کو طول
ہیچ اوسکے خلاف پر لاحول
خاتمہ خیر کرے سبہون کا خدا

بابت اوس کی وہ ایک نبی [illegible]
کوئی عاقل جہانہ دور اندیش
سبنے متعصبون کو جو دیکہ
پیرو دین احمدی ہو [illegible]
جو کہ ہوتا ہے مسئلہ [illegible]
نہین چاہتا ہون اپنی فکر سے
سے اسی پر عمل کا [illegible]
اوسکو لا مذہب اور [illegible]
بلکہ سمجہا دین دشمن جانی
سود خواران و [illegible]
مکثر و بدعتی و [illegible]
جانور ذبح ہو غیر خدا
نہین مذہبی ہوتی [illegible]
جو کہ چاہین کرین وہ ہین مختار
پوجہکر یار خوش منش انکو
جو حدیث رسول کا عامل
یا الٰہی تو سوجہہ دے انکو
کر دعا خیر حق کرے مقبول
اس طریق رشیق سی افزو
اب کہون کیا بغیر صل علیٰ

ف: اس رسالہ مین تحقیق حرف ضاد کی صفحہ ۶ مین اور تحقیق تعداد رکعات تراویح کی صفحہ ۹ مین لکہی ہی ۔

درمطبع فاروقی دہلی

[illegible] طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

التماس غلطیون کے صحیح کرنے مین تساہل کرنا مقصر مطلب ہوتا ہے اس مجموعہ مین غلطیان بہت کم ہین بموجب اس غلطنامہ کے صحیح کرلینا چاہیئے ؎

غلطنامہ مذہب معتدل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	سنت	سنیت
۹	۱۹	سرے	میرے
۱۹	۱۸	دسو	دسو
۱۲	۱۱	۷ بی	۸ سبے
۲۲	۲۱	ہاں	بیان
۲۳	۱۲	۶۲	۱۶۲
۲۴	۵	صـ۱۹۳	صـ۳ ے
۲۴	۷	سنہ۹ تکلیف	سنہ۱۹ تکلیف
۲۴	۱۰	کی	کی صـ۱۱۶

غلطنامہ مصلحت عظیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۵	ہے	بچہ
۸	۴	کمری	نکری
۱۰	۱۰	خواب	جواب
۱۷	۱۷	صابین	صابئین
۱۹	۱۹	شکرہ	شکوہ

غلطنامہ خیر الوصایا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	محمد	محمدی
۶	۳	ہی	ہو
۶	۷	ایک	ایک کی
۶	۲۱	محمد سے	محمدی
۷	حاشیہ	چھوٹی	جھوٹی

غلطنامہ تقریر دلپذیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	ایک	اب
۷	۲	خصوصا مسائلہ ۲	خصوصاً مسائلہ ۲
۷	۱۲	ظہور کے	ظہور سے
۱۴	۵	چڑھتے	چڑھتے

غلطنامہ نصرت الاخوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۹	نقل	نفل
۴۴	۳	یہ	ہ
۹	۵	ہوانگی	ہونگے
۱۰	۶	محمد	محمد کا
۳۵	۱۴	تفاق	نفاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما
بعد چند مدت سے بسبب خوش قسمتی مسلمانان جبلپور کی جناب مولوی
عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد یسین صاحب اس شہر میں وارد اور فیضرسان
ہیں کہ اتفاقاً جناب مولوی محمد حسین صاحب فقیر مصنف کلیات اور تیغ فقیر وغیرہ
اور مولوی محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند وغیرہ بہی تشریف لاکر موجب
سرور خاطر مسلمانان اور فیضرسان ہوئے بعض دوستان خیرخواہ مسلمین نے چاہا
کہ اس اتفاق حسنہ میں اگر چند مسائل ضروریہ مفید عام باتفاق ان چاروں صاحبوں کے
قلمبند ہو جاویں تو بہتر ہے لہذا ایک تمہید راست راست اور چند سوال
لکہکر اون کی خدمت میں پیش کئی گئی الحمد للہ کہ اون کی جواب فی الفور تحریر ہوگئے
اور چاروں صاحبوں کا اوس پر اتفاق ہوا پہر وہ مسائل واسطے طلب سند کی بخدمت
مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور مولانا حافظ احمد علی صاحب اور مولانا محمد [illegible]
صاحب کے ارسال ہوئے مولانا نذیر حسین صاحب اور بعضے اور علماء دہلی
نے بدون تصرف کی بعینہ اون مسائل پر اپنی مہریں ثبت فرمائیں اور مولانا احمد علی

صاحب کی عذر کم فرصتی وعیرہ لکہا اور کچہہ مختصر ایک دو مسائل کی حاشیہ پر لکہا اور مولانا محمد قاسم صاحب نے اوس تمہید اور مسائل کو بعینہ مسلم رکہا مگر ایک مسئلہ تقلید کی کچہہ تفصیل لکہدی چونکہ اوس تفصیل مین بہی کچہہ اجمال تہا لہذا اوس کی تشریح مین بعض کتب دین سی کچہہ اور لکہا گیا اور درمیان عبارت مولانا ممدوح اور تشریح کے فرق تحریر مین یہ ہی کہ عبارت مولانا صاحب کی نیچی لکیر کے ہے اور تشریح کی عبارت پر لکیر نہین ہے اور ہر مسئلہ کا جواب اوس کی ساتہہ ہی لکہا گیا ہی اور اون مین کہین کہین کچہہ عبارت زاید بطور تائید اور فائدہ اور تنبیہ کی لکہی گئی ہے سو وہ جدا ہی معلوم ہوتی ہی کہ اوس کی اول مین لفظ تنبیہ یا ف یا تائید لکہا گیا ہے اور بعضی عبارات تائید مسائل مین اور بعض عبارات کے ترجمے حاشیہ پر لکہے گئے ہین ناظرین حق طلب کو اوسکا دیکہنا ہی مناسب ہی الحمد للہ کہ ایسی علماء دیندار کا کہ جنکی تحقیق اور شرف اور فضل مشہور اور ایک جہان ان صاحبون کا معتقد ہی ان مسائل مین اتفاق ہوا اب ہم تمام علماء ہندوستان کی خدمت مین اوسی تمہید اور التجا اور اصرار کے ساتہہ عرض کرتے ہین کہ ان مسائل کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اگر پسندیدہ پاوین تو اپنے شاگردون اور معتقدون کو اون کی حق ہونے
جو صفحہ ۵ صفحے ۹ تک مرقوم ہی
اور اون پر عمل کرنیکا ارشاد فرماوین اور اگر کوئی مسئلہ غلط معلوم ہو تو اوسکا جواب دلیلون شرعی سی صریح صریح تحریر فرماوین اور چہپوا دین لیکن ایک امر ضرور ملحوظ خاطر شریف رہے کہ ذرہ بہی اپنی راے اور قیاس اور صلوابدید کو کسی مسئلہ مین دخل نہ دین اور جو مضمون کہ تمہید مین گزارش ہوا ہے اور وہی التجا اور اصرار اور مضمون ان آیات اور احادیث کا اور وہی التماس قسم دیکر کہ وہان لکہا گیا ہی یہ سب کچہہ ہی صاحب ملحوظ رکہین اور دلیلون شرعیہ کی تقدیم اور تاخیر حسب مراتب منظور نظر رکہین اور اگر کسی مجتہد کی قول کی سند لاوین تو مجتہد مستقل مسلم الاجتہاد کی ہو

بلکہ اون مین بہی خاص حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اور وجہ تخصیص ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کی یہ ہے کہ جو صاحب علماء حنفیہ مین سے سوا حضرت ابوحنیفہ رح
کے کسی اور مجتہد کے قبول کی سند لاوینگے تو اونکو اقرار واجب نہونے
تقلید ایک مذہب معین کا لازم آویگا اور جانا جاویگا کہ اوس بزرگ کے
نزدیک تقلید شخصی واجب نہین ہے اور یہ بہی گزارش ہے کہ جس عالم کے
ملاحظہ مین یہ مسائل گزرینگے اور وہ صاحب اوسپر سکوت فرماوینگے تو جانا جاویگا
کہ یہ مسائل اونکے نزدیک ٹہیک اور درست ہین اور وہ صاحب ان مسائل مین
ساتہہ اون علماء دین کے کہ جنکی مہرین اور دستخط اسپر ہین موافق اور متفق ہین
اور تمام بہائی مسلمانون کی خدمتمین یہ گزارش ہے کہ جو صاحب جن علماء سے
عقیدت رکہتے ہون اونکی خدمتمین یہ مضامین گزارش کرکے ان مسائل کے حق
یا ناحق ہونیکا سوال کرین اگر فرماوین کہ حق ہین فہو المراد اور اگر کہین کہ ناحق ہین تو اونکے
ناحق ہونیکی دلیل اللہ اور رسول کے حکم سے طلب کرین اور اگر اپنی رائی او قیاس
سے کہین تو ہرگز قبول نکرین حضرت شاہ ولی اللہ رح نے عقد الجید مین مسئلہ
پوچہنے کا طور یہ لکہا ہے کہ عالم سے پوچہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا حکم اس مسئلہ مین کیا ہے جب خبر پاوے اوسپر عمل کرے اور حضرت
شیخ ابن عربی رحہ نے فتوحات مین لکہا ہے کہ اگر تجہکو مفتی بتلادے کہ تیرے
مسئلہ مین اللہ اور رسول کا یہ حکم ہے تو اوسکو پکڑ اور اگر کہے میری رائے
یہ ہے تو مت پکڑ اور کسی اور مفتی سے پوچہ لے اور جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سے ثابت نہوا اور مجتہدونکو اوسمین اختلاف ہو تو ایک پر عمل
کرلے رد المحتار مین ہے صہ ۱۳۲ اِذَا اسْتَفْتَی مُجْتَہِدِیْنَ فَاخْتَلَفَا عَلَیْہِ
فَالْاَوْلٰی اَنْ یَاخُذَ بِمَا یَمِیْلُ اِلَیْہِ قَلْبُہٗ ......

یعنی جب پوچھا وہ مجتہدون سے اور انہون نے مختلف بتلایا تو بہتر ہے کہ جس پر دل کی تسکین پاوے عمل کرے اور کہا ابن حجر رحمہ نے کہ اگر بدون دل کی تسکین کے عمل کرے تو بھی جائز ہے کیونکہ عامی کا مذہب دربی سبیل برابر اور عالمون کو چاہئے کہ مسئلہ صاف صاف بے روہی وریا بیان کردین یہ دین اللہ کا کھلونا روپیہ نہین ہے کہ چھپایا جاوے احیاء العلوم مین علماء آخرت کے بیان مین لکھا ہے فان سئل عما یعلمہ تحقیقا بنص کتاب اللہ او بنص حدیث او اجماع او قیاس جلی افتی وان سئل عما یشک فیہ قال لا ادری یعنی اگر پوچھا جاوے عالم سے وہ مسئلہ جسکو تحقیق جانتا ہے ساتھ ظاہر قرآن شریف یا حدیث شریف کے یا ساتھ اجماع امت یا قیاس روشن مجتہدون کے تو فتویٰ دے اور اگر پوچھا جاوے وہ مسئلہ جس مین اسکو شک ہو تو کہدے کہ مین نہین جانتا مشکوۃ کے باب المساجد مین ہے کہ کسینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسی زمین بہتر ہے فرمایا چپ ہونگا جب تک جبرئیل علیہ السلام آوین تو آپ نے اونسے پوچھا انہون نے کہا مین آپسے زیادہ نہین جانتا لیکن اپنے رب بزرگ بلند سے پوچھونگا پھر کہا لیئے اللہ سے پوچھکر کہ بدترین زمین بازار اور بہترین مسجدین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم اما بعد فقیر نصر اللہ جل پوری بیچ خدمت علماء دین کے گزارش کرتا ہے کہ اس وقت مین اس امت مرحومہ مین فساد اور اختلاف عظیم پیدا ہوا ہے اور متعصبان مذہب اور اہل بدعت کا تعصب اور زیادتی

اور دین فقہ کی روایت ادر طب ویابس پر اوٹھنے والے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر عمل نکرنے والے اور ایک مذہب کے سوا تمام مذاہب اہل سنت پر عمل
کرنے کو گمراہی سمجھنے والے اپنے آپ کو مسلمان سُنّی حنفی جانین اور حضرت کی
حیات پر عمل کرنے والے اور تمام مذاہب مجتہدین اہل سنت کو ہدایت پر جاننے والے
کو مذہب کہین علی ہذا القیاس اور بہت ہی انصافیان اور ظلم اہل بدعت کی
اہل سنت پر ہوتے ہین یہان تک نوبت پہونچی کہ آپس مین ملاقات اور سلام اور
مصافحہ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ترک ہوا بعضی بستیون مین ظالمون
نے متبعان سُنّت کے مُردون کو مسلمانون کی مقبرہ مین دفن کرنے سے منع
کیا ویا یہہ حال تو عوام الناس کا ہے اور بعضے مولوی صاحبون اور واعظون کا
یہ حال ہی کہ مسئلے دور و یئے بیان کرنے لگے کسی کو کچھہ کہدیا اور کسی سے چھپا رکھا
داب دینے کے ٹال دیا صاف صاف مسائل بی رو سے دریا بیان نہ کئے
خالص حکم اللہ اور رسول کا نہ سُنایا کہین کہا فلانے بزرگ کا یہ فعل ہی فلانی شہر مین
یہ رواج ہی کہین کہا مسئلہ تو یون ہی لیکن مصلحت اور مناسب یون ہی اور کسی
عالم نے کچھہ مسئلہ بتلایا اور کسی نے کچھہ اور کسی نی کسی امر کو مصلحت بتلایا اور کسی نے
اوس امر کے خلاف کو مصلحت بتلایا پس بیچارے بعضے مسلمان حیران ہوئے
کہ اب کس کی قول کو حق اور مصلحت اور کس کی قول کو خطا اور خلاف مصلحت
جانین سے شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا اور متعصبان اور نفسانی
آدمیون نے اِن عالمون کی قولون کو دست آویز کرکے لوگون کی ساتھہ طرح
طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی شروع کی جسکا ذکر کچھہ ہو چکا ہے جب عوام
اور خواص کی ظلم اور زیادتی اور تعصب کی نوبت یہان تک پہونچی تو آپ کو
بموجب اعتقاد اپنے کے عالم دیندار اور واقف سُنّت رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم اور خیر خواہ مسلمین جانکر گزارش کیا جاتا ہے کہ حسبۃً للہ اسوقت مین
مساکین مسلمین اہل سنت کی معاونت کیجئے اور واسطے یاد دلانے کے گزارش
کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اُنْصُرْ
اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً یعنی مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم مَنْ
نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
وَاللہُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْہِ اور آپ سے نصرت اور
معاونت طلب کرتی ہین ہم لوگ آپکو زیادہ تکلیف نہین دیتی اتنا چاہتے ہین
کہ چند سوال آپکی خدمت مین پیش کئی جاتے ہین اونکی جواب مین حکم اللہ اور رسول
کا جو آپکو معلوم ہو صاف صاف لکھدیجئے لیکن شرط یہ ہے کہ جواب مسائل کے
شرعی دلیلون سے تحریر فرمائی اپنی قیاس اور رائی سے کچھ نہ فرمائے کیونکہ آپکی
قیاس اور صوابدید ہر کسی پر حجت نہین ہونیگا اور دوسرے علماء
اس زمانہ نے جو اپنی اپنی قیاسون سے کچھ کچھ کہنا شروع کیا ہے
اور قیاس مختلف ہوئے تو عوام الناس کے مزاج پریشان ہوئے اور آپکو
اسوقت ہمارے ان سوالات کے جواب کے تحریر فرمانے مین توقف فرمانا
اور حق کو چھپانا نہ چاہئے اور حق کے ظاہر کرنے مین سوائے اللہ تعالے
کے کسی سے ڈرا و شرم نہ فرمائے آپ جانتے ہو کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْہُدٰی مِنْ بَعْدِ
مَا بَیَّنَّاہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُولٰئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللہُ وَیَلْعَنُہُمُ
اللّٰعِنُوْنَ الغیبا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ
ثَمَناً قَلِیْلاً اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ
ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ

ایضاً اذا ظہرالفتنۃ وسکت العالم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ++ ++ +

اور ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہین کہ ان مسائل کا جواب حق حق لکھئے اور قسم دینے سے برا نہ مانئے کسی نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسمین دیکر مسائل پوچھے تھے حضرت نے برا نہین مانا اوس کی سب سوالات کے جواب فرمائے اس حدیث کو آپ جانتے ہی ہونگی مہربانی فرما کے جواب مطابق سوال کی ارقام فرمائے اللہ تعالی آپ کو جزاء خیر دے **مسئلہ** چنانچہ اللہ تعالی نی اپنے تمام بندونکو ہر امر مین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہر کسی پر ہر امر مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بر داری واجب کی ہے ایا اسطرح سوائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور شخص مثلا پیر فقیر بادشاہ امیر عالم فاضل صوفی غوث قطب ولی امام مجتہد یا اور کوئی بہی ایسا ہے کہ اللہ تعالے نے اوسکی اطاعت ہر امر مین ہر کسی پر واجب کی ہو **الجواب** ایسا شخص سوائے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہین ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الآیۃ یعنے کہدے اے محمد اے لوگو بیشک مین اللہ کا رسول ہون تم سب کی طرف وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا یعنے نہین بہیجا ہمنے تجکو مگر سب آدمیون کیطرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانے والا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے حکم مانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیشک

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

اوس کی حکم ماننا اللہ کا اور اس مضمون کی کوئی آیت اور حدیث اور سکے حق مین
وارد نہین ہے ف قرآن شریف مین قریب ستر کے آیتین وارد ہین درباب اطاعت
حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ بعض اون مین سی صاحب رسالہ
تحفۃ الاخوان نی لکہی ہین صفحہ ۹ سے ۹۲ تک اور حدیث شریف مین آیا ہے
ملائکہ کی زبان سی فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ
یعنے جسنے حکم مانا محمد کا بیشک اوس نی حکم مانا اللہ کا اور جسنے نافرمانی کی محمد کی
بیشک اوس نی نافرمانی کی اللہ کی اور ابن ملا فروخ مکی رحمہ اپنی کتاب
قول سدید مین لکہتے ہین کہ اللہ تعالی نی اپنے بندون سی کسیکو تکلیف نہین
دی کہ ہووے حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی بلکہ واجب کیا ہے اون پر ایمان
لانا اون امور پر جن کی ساتہہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو
بہیجا ہے اور واجب کیا ہے عمل کرنا اوس کی شریعت پر اور ملا علی قاری
رحمہ بہی ایسا ہی لکہتے ہین شرح عین العلم مین کہ جواب مسئلہ مین مرقوم ہی مسئلہ ۲
جو کام کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یا حضرات
مجتہدین کبار سے ثابت نہین ہوا اور لوگ اوسکو دین کا کام اور موجب
ثواب کا سمجہکر کرتے ہون وہ کام بدعت اور برا ہے یا نہین الجواب وہ
کام بدعت اور برا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے اَمْ لَہُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَہُمْ مِّنَ الدِّیْنِ
مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ یعنے کیا اون کی لئے کوئی اللہ کے شریک ہین جنہون
نے مقرر کر دیا اونکے لئے دین مین سے وہ کام جسکا اللہ نے اذن نہین
دیا اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَہُوَ رَدٌّ متفق
علیہ یعنی جسنی نیا نکالا اس ہمارے امر مین وہ کام کہ اس مین سی نہین پس وہ
مردود ہے مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَۃً فِیْ دِیْنِہِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلَہَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُہَا

إليهم إلى يوم القيامة رواه الدارمي يعني جن لوگون نے اپنے دين مين نئي بات نكالي تو جيني لي الله نے اوس كي مانند اون كي سنّت كه پهير نه لگا اون كو قيامت تك اور فتاوا عالمگيريه مين ہي قراءة الكافرون إلى الآخر مع الجمع مكروه لأنها بدعة لم ينقل عن الصحابة والتابعين كذا في المحيط يعني پڑہنا سوره الكافرون كا جمع ہوكر مكروه ہے اسواسطے كه بدعت ہے صحابه اور تابعين سے منقول نهين

ف بعضے دنيا كے كام كه سنّت سے ثابت نهين ہوئي چنانچه بعضے كپڑے پهننا مثل ننگ سكهلٹا وغيره اور بعضے غذائين اور تركاريان اور دوائيان چنانچه برياني قورمي كهچڑي ساگو دانا وغيره اور آلو ٹرئي سويا پالك اڑدي اور نوشدارو اور بعضے مربّي اور آچار وغيره ايسي بہت چيزين سنّت سے ثابت نهين ہين ليكن چونكه يه كام امور دين مين سے نهين گنے جاتے اسواسطے ان كو بدعت نهين كہا جاتا اور جن كامون كو لوگ امور دين جانين اور سنت سے وه كام ثابت نه ہون وه بدعت ہين چنانچه طعام پر ختم مروجه پڑہنا اور ثواب پهونچانے كو كوئي دن يا كهانا مقرر كرنا اور گيارہوين اور مولود شريف كي محفل مقرر كرنا اور ايك مذہب معين كي تقليد كو واجب جاننا اور عيد اور جمعه وغيره مين الصلوة الصلوة كهنا ايسے صدہا كام كه لوگ اونكو امور دين سے سمجهتے ہين اور اون كي نكرنے والے كو برا جانتے ہين اور وه كام سنت اور فعل صحابه رض يا قياس حضرات مجتهدين سلف سے ثابت نهين ہين سب بدعت ہين **تائيد** ہدايه مين ہي لا يتنفل في المصلى قبل العيد لانه عليه السلام لم يفعله الخ يعني نه نفل پڑہے عيدگاه مين نماز عيد سے پهلے اسواسطے كه حضرت صلعم نے نهين پڑہا باوجود كثرت شوق نماز كے ايضا يكره أن يتنفل بعد طلوع الفجر بأكثر من ركعتي الفجر لأنه عليه السلام لم يزد عليها مع حرصه على الصلوة

یعنے مکروہ ہے نفل پڑہنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اسواسطے
کہ حضرت نے باوجود کثرت شوق نماز کے اسکو کبھی نہیں پڑہا اور مسند امام
احمد رح مین ہے کہ ابن عباس رض نے معاویہ رض کے ساتھ طواف
بیت اللہ شریف کا کیا معاویہ رض نے ہر رکن پر بوسہ دینا شروع کیا ابن عباس رض نے
کہا کہ ان دو رکنون کو بوسہ مت دو کہ حضرت نے نہیں دیا معاویہ رض نے کہا کہ بیت اللہ سے
کوئی چیز چھوڑی نہیں جاتی ابن عباس رض نے کہا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ صلعم
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بہتر ہی تمہاری رسول خدا صلعم کی
اتباع مین ہی معاویہ رض نے کہا صَدَقْتَ یعنے تمنے سچ فرمایا اور طبرانی مین ہے کہ ابن مسعود
نے سنا کہ ایک واعظ لوگون سے کہہ رہا تہا کہ فلان چیز پڑہو حضرت ابن مسعود رض
نے یہ سنا اور غصہ مین بہرے ہوئے آئی اور فرمایا کہ جسنے مجھے پہچان لیا تو بہتر ہے اور جسنے
نہین پہچانا تو جان لی کہ مین عبد اللہ بن مسعود ہون ای لوگو کیا تم اپنے آپکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور انکے اصحاب سی زیادہ ہدایت والا جانتے ہوا سیطرح کی کتنی روایات
رسالہ قانون شریعت محمدی مین خوب لکھے ہین مسئلہ ۳۸ خاص ذکر ولادت شریف
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک محفل مقرر
کرنا بدون بیان دوسرے حالات تمام عمر شریف حضرت کے اور بدون بیان کے
مسائل ضروری اور بنا وعظ کے اور بوقت ذکر ولادت شریف کے
اٹہکر کہڑے ہونا یہہ امر احکام شرعیہ مین سے کونسا حکم ہے آیا فرض
ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور جو کوئی اس طرح کی محفل مین
نہ جاوے یا ذکر ولادت شریف کے وقت کہڑا نہ ہووے گنہگار
ہوتا ہے یا نہین الجواب یہ محفل اور قیام جو سوال مین مذکور ہے نہ فرض ہے نہ واجب
نہ سنت نہ مستحب اور کسی آیہ اور حدیث اور قول و فعل صحابہ

اور قیاس مجتہدین کیا یہی ثابت نہین ہوا جبکہ ایسا ہے تو اس محفل مین نہ جانیو
اور قیام نکرنے والے کو گنہگار کس طرح کہا جاوے **ف** جبکہ گنہگار نہوا تو
شخص سے ناخوش ہونا اور عیب لگانا بیجا ہے بعضے شخص کہا کرتے ہین
جب کسی ڈپٹی اور کلکٹر کی تعظیم دیجاوے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظ
کیون نکیجاوے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ مسئلہ قیاسی اجتہادی بنانا حضرات ائمہ مجتہدین کا
ہے تم مجتہد نہین ہو کہ اجتہاد کرکے اپنی رای سے فتوا دو اور حضرات مجتہدین مسئلہ کی بنا ک
ہین قرآن اور حدیث پر تم اچھے مجتہد ہوئے کہ ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم پر مسئلہ کی بنا کرتے
ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم اگر کوئی کرتا ہے تو ثواب سمجھکے نہین کرتا اور دوسری تعظیم تو ہو
تو کسیکے آنیکے وقت ہوا کرتی ہے اب کیا جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس
تشریف لایا کرتے ہین اور کیا تمنے حضرت کو تشریف لاتے دیکھا ہے یا قرآن اور حدیث مین آیا ہے
ذکر ولادت کیوقت حضرت تشریف لاتے ہین اور اگر یہ کہو کہ حضرت کا محض ذکر سنکر تعظیم کیلئے
اوٹھنا چاہیئے تو فرمائے کہ حضرت نے کہین یہ امر فرمایا ہے البتہ حضرت کا نام مبارک سنکر
درود شریف پڑھنا حدیث مین آیا ہے تم کیا حضرت کے حکم کو بدل ڈالتے ہو اور اگر فرضا
ذکر خیر حضرت کا سنکر کھڑے ہونا ضرور جانتے ہو تو فرمائے کہ اذان اور وعظ اور دو
حالات مین جب حضرت کا نام مبارک سنتے ہو تب بھی ہر دفعہ تعظیم کے واسطے کھ
کرتے ہو اور یہہ بھی فرمائے کہ حضرت کا ذکر خیر سنکر تو کھڑے ہونا لازم جانتے ہو تو اللہ
کا نام سنکر تو اس سے زیادہ تعظیم کرنی چاہیئے اوسوقت کیا کروگے پس معلوم ہوا کہ
صرف اپنی رسم کے پابند ہو نہ شریعت کے اور فرضا اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتے بھی تو بھی بموجب فرمان حضرت کے یہ قیام مکروہ ہوتا مشکوٰۃ شریف
کی کتاب الآداب کی باب القیام مین ہے کہ انس رضہ نے روایت کیا کہ صحابہ رضہ کو حضرت سے زیادہ
کوئی محبوب نہ تھا باوجود اسکے حضرت کو دیکھکر کھڑے نہوتے تھے کیونکہ

جانتے تھے بہتر کہ حضرت اس کام سے ناخوش ہین اور معاویہ رض نے روایت
کیا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جسکو اچھا لگے کہ لوگ اوسکے آگے کہڑے رہیں تو چاہئے
کہ اپنے بیٹھنے کی جگہہ دوزخ میں تیار کرے اور ابو امامہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت ﷺ نکلے لاٹھے پر سہارا لئے ہوئے پس ہم آپ کے واسطے کہڑے
ہوئے آپ نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے کہ عجمی کہڑے ہوتی ہین
بعضے بعضونکے واسطے اور سعید بن ابو الحسن سے روایت ہے کہ لوگ
ابی بکرہ رض کے واسطے کہڑے ہوئے اونہون نے کہا کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سی منع فرمایا ہے **مسئلہ** جو مسئلہ ظاہر قرآن
اور حدیث سے منکشف نہین ہوتا اوس مسئلہ مین ہم تقلید حضرات علمار
مجتہدین کبار اہلسنت کی کرتے ہین یہ جانکر کہ یہ حضرات بیان کرنے والے
حکم اللہ اور رسول کے ہین اللہ اون کی مسائل قیاسی اجتہادی قرآن
اور حدیث سے نکالے ہوئے ہین ساتھہ قیاس صحیح کے آب یہ سوال ہے
کہ ایسے مسائل مین ہمکو تقلید کسی ایک مجتہد خاص کی واجب ہے یا یہ بھی جائز
ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک کی اور دوسرے مین دوسرے کی **الجواب** تقلید
ایک مجتہد خاص کی واجب نہین ہی اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک کی
اور دوسرے مین دوسرے کی چنانچہ مسلم الثبوت اور تحریر شیخ ابن ہمام وغیرہ
کتب اصول حنفی مین لکھا ہے وَلَہٗ تقلید غیرہ فی غیرہ المختار نعم یعنے کیا تقلید کرے
دوسرے مسئلہ مین دوسرے مجتہد کی مذہب مختار یعنے پسندیدہ یہی ہے کہ ہان
کرے اور دلیل اسکی یہ لکھتے ہین کہ المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ رض
کانوا یستفتون مرۃ ۲ احدا من المجتہدین ومرۃ غیرہ یعنے فتوا لینے والے
ہر زمانہ مین صحابہ کرام رض کے زمانہ سے لیکر فتوا پوچھا کرتے کسی ایک مجتہد سے

نہیں سواے اوس کی دوسرے مجتہد سے اور طوالع الانوار حاشیہ در مختار
مین ہی وَوُجُوبُ تَقْلِیدِ مُجْتَہِدٍ مُعَیَّنٍ لَاحُجَّۃَ عَلَیْہِ لَامِنْ جِہَۃِ الشَّرْعِ وَلَامِنْ جِہَۃِ العَقْلِ
یعنے واجب ہونے تقلید ایک مجتہد معین پر نہ کوئی دلیل شرعی ہی نہ عقلی اور
لکہا ہے شیخ عبد الحق محدث رح نے کتاب تحصیل التعرف مین وَہٰذَا کَانَہٗ دَلِیْلٌ عَلٰی
عَلٰی اَنَّہٗ یَجُوْزُ الرُّجُوْعُ مِنْ فَقِیْہٍ اِلٰی فَقِیْہٍ آخَرَ وَاَنْ یَکُوْنَ الشَّخْصُ حَنَفِیَّ الْمَذْہَبِ فِیْ
مَسْئَلَۃٍ وَشَافِعِیَّ الْمَذْہَبِ اَوْ غَیْرَہٗ فِیْ اُخْرٰی وَقَالَ الْقَاضِی الْجُرْجَانِیْ یَجُوْزُ الرُّجُوْعُ فِیْ مَسْئَلَۃٍ وَاحِدَۃٍ اَیْضًا
لِاَنَّہٗ قَدْ عُلِمَ اَنَّہٗ اَجَازَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابُہٗ ذٰلِکَ انتہی مختصرًا یعنے بیان گزشتہ سب دلیل ہی اسبات کی
جائز ہے پہرنا ایک فقیہ سے طرف دوسرے کی اور جائز ہے یہ کہ ہووے ایک شخص ایک
مسئلہ مین حنفی اور دوسری مسئلہ مین شافعی وغیرہ اور کہا قاضی جرانی نے کہ جائز ہے پہرنا
ایک مسئلہ مین ہی یعنی ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کے قول پر عمل کرکے پہر
اوسی مسئلہ مین دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کرنا جائز ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے
کہ اسبات کو ابو حنیفہ رض اور اونکے یارون نی جائز کہا ہے تنبیہ اس مسئلہ
کی تحقیق بلیغ رسالہ معیار الحق مین ہی اور بعبارت سلیس رسالہ تحفۃ الاخوان مین
معہ جواب شبہات کے صفحہ ۸۴ سے ۹۵ تک اور بعضے اور مقامون مین
مرقوم ہے لیکن بعضی صاحب ایسے رسالون کو نہین دیکہتے بسبب اسکے
کہ کوئی مضمون اپنے سمجہہ کے برخلاف پاتے ہین تو اوس سے نفرت کرتے
ہین سو یہ بات نہایت تعصب کی ہے بلکہ چاہئے کہ بنظر تحقیق و انصاف
دیکہین جو مضمون اپنا سمجہا ہوا برخلاف دلیلون شرعیہ کے اور غلط معلوم
ہو اوسکو ترک کرین اور جو مضمون اوس رسالہ کا خلاف تحقیق معلوم ہو
اوسکو ترک کرین اور خُذْ مَاصَفَا پر نظر رکہین اور بعضے صاحب بسبب
اسکے کہ خود اہل علم ہین اپنے آپ کو حاجت مند دیکہنے ایسے رسالون کا

[illegible]

اور اس امر مین عالمون کی تقلید کرین جو جاہل ہین اور ہدایہ مین ہی لان قول الرسول
علیہ السلام لاینزل عن قول المفتی یعنی حضرت رسول علیہ السلام کا قول رتبہ مین مفتی کی قول
سے کم نہین اور بحر الرائق مین ہی لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ یعنی ظاہر حدیث پر عمل کرنا
واجب ہے اور تفسیر مظہری مین ہے وذکر عن روضۃ العلماء قال ابو حنیفۃ اترکوا قولی بخبر
رسول اللہ صلعم وقول الصحابۃ ونقل انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی یعنی روضۃ العلماء سے
مذکور ہے کہ ابو حنیفہ رضہ نے کہا چہوڑ دو میری قول کو ساتہہ حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور قول صحابہ رض کی اور کہا کہ جب حدیث صحیح ہوجاوے وہی میرا مذہب
ہے اور میزان الشعرانی مین ہی وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا
یعنی پہلی بیان ہو چکا تمام امامون کا قول کہ جب حدیث صحیح ہوجاوے وہی ہمارا مذہب
ہے پہر جو شخص کہ حدیث پر عمل نکرے وہ نہ عامل بالحدیث ہوا نہ مقلد امام کا
حدیث سے اور امام کے مذہب سے دونو سے خارج ہوا تنبیہ اگر کوئی کہی کہ جب کہ سب مسلمان
ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی نی سب پر تابعداری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرض کی ہی نکسی اور کی تو پہر یہ سوال کرنا کہ حضرت کی حدیث پر عمل کیا جاوے یا امام کے قول پر اور
اوسکی جواب مین علماء کا لکہنا واسطے عمل حدیث کے قول ملا علی قاری کے اور صاحب ہدایہ اور
بحر الرائق اور حضرت ابو حنیفہ رضہ اور دوسرے امامون کا کہ سب حضرت کے امتی ہین کیا ضرور ہے
بلکہ بے ادبی اور کلمہ کفر کا ہے کیونکہ امامون اور عالمون کی قول پر عمل کرنیکو
اجازت چاہیے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ حضرت ص
کی حدیث پر عمل کرنے کو اجازت امامون اور عالمون کی پہہر
تو اولٹا معاملہ ہوا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ واللہ باللہ
حضرت کے حدیث پر عمل کرنے کو کسیکے قول کی سند اور
کسیکی اجازت کی حاجت نہین ہے بلکہ واسطے دفع عذرات

ہین ہماری مذہب اپنا یہ ہین اور ہمارے امام کی اوسپر عمل نہین لیا ہم بھی
نہین کرتے یہ قول اون کا سنت اور حدیث کے مقابلہ مین کیا ہے اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے سنتون اور حدیثون کو بعضی مذہبون
کی واسطے مقرر اور خاص کر دیا ہے یا ہر مذہب والی کو ہر حدیث اور سنت پر
عمل کرنا درست ہے الجواب یہ قول اون کا مقابلہ مین سنت کے بہت برا
ہے اگر اس قول کی تاویل نکی جاوے تو ظاہر مین کلمہ کفر کا ہے اور ایسا کلام
کسی امام مجتہد کو پسند نہین چنانچہ امام عبد الوہاب میزان مین فرماتے ہین وَ
اَوّلُ بَاتِبَرَّ مِنہ اِمَامُہٗ یعنے ایسے شخص سی اول اوسکا امام ہی بیزار ہو گا او
اوسی مین ہی کہ سب امامون کی کہا ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْہَبُنَا یعنے جب
حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی ہمارا مذہب ہے اور یہ کہ فرمایا حضرت ابن
عباس رض نے اَمَا تَخَافُوْنَ اَنْ تُعَذَّبُوْا وَیُخْسَفَ بِکُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ فُلَانٌ یعنے کیا تم نہین ڈرتی ہو اس سی کہ عذاب
کئے جاؤ یا زمین مین دہنس جاؤ اسواسطے کہ کہو تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہا اور فلانی فلانی کہا اور صحیح ترمذی کی باب التمتع مین ہی کہ ایک
مرد شامی نی حضرت عبد اللہ ابن عمر رض سے تمتع کو پوچھا اونہون نی فرمایا کہ
جائز ہے شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نی منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر رض
نے فرمایا اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَبِیْ نَہٰی عَنْہَا وَصَنَعَہَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْرُ اَبِیْ یُتَّبَعُ
اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بتلا تو اگر میرے باپ نے تمتع سے منع
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا میرے باپ کے حکم کی
تابعداری کیجاوے یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی شامی
نے کہا بَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللہ صلعم یعنے حضرت رسول اللہ کے حکم کی تابعداری کیجاوے

پھر حضرت ابن عمر رضہ نے فرمایا لقد صنعہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی بیشک کیا ہی
تمتع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہر مذہب والی کو ہر سنت اور حدیث
پر عمل کرنا درست اور لازم ہی کوئی سنت اور حدیث کسی مذہب کیواسطے خاص اور مقرر
نہین ہے قال اللہ تعالی قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الآیۃ یعنے کہدے اے لوگو
مین رسول ہون تم سب کیطرف اور حدیث شریف مین آیا ہے لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی
یعنے اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے تو اونکو بھی سواے میری تابعداری کی گنجایش
نہوتی تائید لکہا مولانا قطب الدین خان مرحوم نے عروس المومنین مین کہ فتاوی
عالمگیریہ مین ہے کہ جو کوئی اقرار نکرے بعضے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا
یا ناپسند کرے کسی رسول کی سنت کو تو بیشک کافر ہوا اور اسیطرح ہے فصول عمادیہ مین
اور بحر الرائق مین ہی کہ کافر ہوجاتا ہے اقرار نکرنے بعضے انبیاء سے اور عیب لگانی کسی
نبی کیسے یا خوش نہونے سے کسی رسول کی سنت سے اور اوسمین ہی کہ کافر ہوجاتا ہے
[illegible] کسی سنت کو اور حدیث شریف مین ہے کہ جسنے میری سنت سے کنارہ کیا وہ مجہسے نہین اور
فرمایا آپ نے کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنے مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو
دوست رکہا وہ میرے ساتھ ہوگا جنت مین مسئلہ چنانچہ قرآن اور حدیث اور اجماع
دلیلین شرعی ہین واسطے ثبوت عقائد اور اعمال کی اور قیاس صحیح مجتہد کا
دلیل ہے واسطے اعمال کے آیا سوائے ان چارون دلیلون شرعی کی کوئی اور
مثلاً کسی بزرگ غوث قطب عالم فاضل پیر فقیر شہید امام کا قول اور کسی شہر
اور کسی مکان متبرک کی رہنے والون کا رواج اور باپ دادا اور قوم کی رسم کوئی دلیل
شرعی ہوسکتی ہے کہ ہر مسلمان کو اوسکا تسلیم کرنا لازم
الجواب دلیلان شرعی یہی چارون ہین کہ سب اہل کے نزدیک
مسلم ہین اور سوا اسے ان چارون کے کسیکا قول ؛

اور فعل اور کسیکا رواج اور رسم دلیل شرعی نہین ہے تتمہ جن صاحبون کو اپنی
بات کا پچ اور بہر صورت تحقیق بی تحقیق غالب آنا منظور ہوتا ہے اور کسی دلیل
شرعی کو اپنی بات کی موافق نہین پاتی تو دلیلون شرعی سے اعراض
کرکے ادہرادہر جہانتک کے بدعات مروجہ عرب پر جاتی ہین حالانکہ وہانکی محقق علما
بہی اہل حق کی موافق ہین اور چونکہ بسبب ضعف اسلام اور جبر وسینے مخبر صادق عم
کے وہان بہی بعضے بدعات اور منکر رواج پار ہے ہین اونکو اپنا ملجا اور ماوا ٹہیراکر
یہانکے عوام سے کہہ دیتے ہین کہ دیکہو صاحب یہ لوگ مکہ اور مدینہ کے
رواج اور وہان کے علماء کی بات کو بُرا جانتے ہین تو عوام بیچارے اس دہوکہ
مین آجاتی ہین اور واللہ باللہ کہ وہانکی رواج اور وہانکی علماء کی بات کو جو مطابق
دلیلون شرعی کی ہو ہم لوگ ہرگز بُرا نہین جانتے بلکہ بُرا جاننے والے کو بیدین جانتے ہین
اور وہانکی علما کا شرف اور تعظیم ہمارے نزدیک ساری جہانکی علماء سی زیادہ ہی چنانچہ
کچہ اسبات کا بیان مولف تحفۃ الاخوان نی صد ۲ ہ مین خوب لکہا ہے لیکن وہانکے حضرات
علماء متعلمین دو گروہ ہین ایک وہ گروہ جو خاص شاگرد اور بلا واسطہ تعلیم یافتہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور قرآن اور حدیث مین اونکی تعریف بہت آئی اور
حضرت نی اونکی پیروی کا حکم دیا اور اونکی پیروی سی گروہ اہلسنت فرقہ ناجیہ یعنے دوزخ
سے بچنے والا اور اونکی پیروی نکرنے والے بہتر فرقے دوزخی ٹہیرے چنانچہ حدیث
شریف سے ظاہر ہے اور دوسرا گروہ وہ کہ جنہون نی اونکی ذریعہ سی یہ دین حاصل کیا اور
اللہ تعالی نی اونکو بہی شرف اور فضل بہت عنایت کیا لیکن وہ صفتین مذکورہ بصدر جو گروہ
اول کی ہین انکو حاصل نہین ہین سو وہ گروہ اول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہین
اور یہہ گروہ ثانی بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمیشہ تک علماء
حرمین شریفین کے ہین سو جس مسئلہ مین

اوس گروه اور اس گروه علماء حرمین شریفین مین اختلاف معلوم ہوتا ہے تو ہم
مین ہم پیروی گروه اول کی کرتے ہین اور یہ بہی جان لینا چاہیے کہ تحقیق مسائل
کی خاص علماء حرمین شریفین پر موقوف نہین ہی حضرت ابو حنیفہ رح اور محمد رح
اور ابو یوسف رح اور احمد حنبل رح اور سواے ان کی اور بہت مجتہد عجم کے مین حرمین
شریفین کی نہین ہین بلکہ بہت علماء حرمین شریفین کی بہی اون کی پیروی کرتے
ہین اگر یہی ہوتا کہ سواے علماء حرمین شریفین کی کسیکی بات قابل اعتماد نہین تو ان
حضرات مجتہدین مذکور کے مذہب سب باطل ہوتے اور ان چار مذہب مشہور مین مذہب
امام شافعی اور امام مالک کا تو حق ہوتا کیونکہ وہ مکی اور مدنی ہین اور مذہب ابو حنیفہ
رح اور احمد حنبل رح کا باطل ہوتا کیونکہ یہ دونو صاحب کوفی اور بغدادی ہین حالانکہ
جمہور اہل سنت کا اتفاق ہی ان چارون مذہب کی ہدایت پر ہونی پر اور علماء حرمین
شریفین بہی یہین چارون دلیلون شرعیہ کے تابع ہین اور یہی قرآن مجید
اور یہی حدیث شریف اور یہی فقہ علماء حرمین شریفین اور غیر حرمین کی معمول او
مستند ہین اور اہل عرب کے سوای اہل عجم کے فضل مین بہی حدیثین وارد
ہین صحیح مسلم مین ہی لَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ
یعنے اگر دین ہوتا نزدیک ثریا کے البتہ لیجاتا اوسکو ایک مرد فارس کا اور معجم
مین ہی لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَا یَنَالُهُ الْعَرَبُ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ یعنے
اگر ایمان ثریا کی ساتہہ لٹکتا ہوتا کہ نہ حاصل کرتے اوسکو عرب بیشک حاصل
کرتے اوسکو آدمی فارس کی اس مضمون کی کتنی حدیثین صاحب تحفۃ الاخوان
نے نقل کی ہین صہ ۸۵ - اور ۹۳ - اور ۹۵ مین اور حرمین شریفین کا اگر کوئی
رواج مخالف دلیلون شرعیہ کے ہو اوسکو قبول نکرنا موجب نقصان دین کا
نہین ہی رد المحتار حاشیہ در مختار مین ہی صہ ۵ ہر کثرت اماموں کی اور کتنی جماعت

مقرر ہونا جو حرمین شریفین وغیرہ کا معمول ہی اس امر کے مکروہ ہونے مین بہت علماء
نے رسالے تالیف کئے ہین اور اوسی ہین سے ہے کہ بعضے ہمارے علماء یعنے حنفیہ نے
سنہ ۵۵۱ ہ مین اس امر پر انکار کیا ہے اور بعضے علماء مالکیہ نے سنہ ۵۵ ہ مین اس امر کے منع
ہونے پر فتوا دیا ہے اور اس منع کو ہر مذہب کے علمائے نقل کیا ہے انتہے مختصراً
اور لکہا عینے حنفے رہ نے شرح صحیح بخاری مین کہ بعد زمانہ صحابہ اور تابعین کی حرمین شریفین
کے حالات متغیر ہو گئے اور بدعات بہت ہو گئے علی الخصوص ہمارے زمانہ مین اور
اور ایسا ہی کہا داؤدی نے شرح بخاری مین اور عثمان بن ابراہیم نے غایۃ التوضیح
اور فتح الباری مین **ف** حرمین شریفین مین کسی امر خلاف شرع کے رواج پا جانے سے
اون مکانات متبرکہ کے شرف مین ایک ذرہ بہی تفاوت نہین آتا اللہ تعالے
اون کا شرف اور منزلت زیادہ کرے اور ہمکو وہان کا رہنا اور مرنا اپنی رضا مندی
مین نصیب کرے آمین یارب العالمین **مسئلہ ۹** کیا دلیل شرعی سے یہ بہی ثابت
ہے کہ ہندوستان کی رہنے والون پر تو حضرت امام اعظم رح کی تقلید واجب ہے
اور عربون پر امام شافعی رح کے اور فلان ملک کے رہنے والونپر فلان امام کی
اور جو کوئی بعضے مسائل مذہب حنفے پر عمل کر چکا اوسکو اور کسی مذہب کے
مسئلہ پر عمل کرنا درست نہین **الجواب** یہ امر کسی دلیل شرعی سی ثابت نہین ہے
مسئلہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ سید الابنیاء
اور خاتم المرسلین اور اول شافع یوم الدین ہونا اور سوائے اس کی اور مناقب
اور کمالات حاصل ہین اسیطرح آپ کا تمام جہان کی احوال سے یا اپنی امت
کے تمام احوال سے ہر وقت واقف ہونا اور حضرت کا ہر چیز پر قادر ہونا ہی شرع
شریف سے ثابت ہے یا نہین **الجواب** ثابت نہین بلکہ حق سبحانہ و تعالے نے
فرمایا ہے قُل لا املک لنفسے نفعًا و لا ضرًا الا ما شاء اللہ و لو کنت اعلم الغیب

الجواب صحیح (فقیر محمد حسین) یعنی یہہ جواب صحیح ہے اور یہ مہر ہے مولوی محمد حسین صاحب فقیر مصنف کلیات اور تیغ فقیر کی جواب صحیح است واللہ اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبید اللہ یعنی جواب صحیح ہے اور اللہ خوب جانتا ہے یہ لکھا مولوی محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند نے اور مولوی محمد قاسم صاحب کی تحریر معہ اوسکی شرح کے یہ ہے اور مولوی صاحب کی عبارت خط کے نیچے ہے اوس کی شرح کی عبارت پر خط نہین ہے۔ کمترین سراپا گناہ ہیچمدان محمد قاسم جناب مولوی نصر اللہ صاحب کی خدمت مین بعد سلام مسنون عرض پرداز ہے آپ کا عنایت نامہ اور یہ دس سوالون کا استفتا جسپر مولوی عبد الکریم صاحب کے جواب لکھے ہوئے ہین اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب نے اونکی تصدیق فرمائی ہی کئی روز ہوئے میرے پاس پہونچا مگر کچہہ اپنی طبیعت ٹہکانے نہ تہی کچہہ کثرت مشاغل ضروریہ کا ہجوم اس لئے دل لگا کر دیکہنے کی فرصت نہوئی آج ساتوین صفر کو لیکر بیٹہا ہون تمہید استفتا کو دیکہکر بہت رنج ہوا افسوس ہر قوم مین اتحاد ہے نہین تو مسلمانون ہی مین نہین جتنے جہگڑے اور قضیے ساری عالم مین ہونگی اوتنے سارے ایک اِس قوم مین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون

تنبیہ کسی اچھے یا بُرے مذہب کے لوگون مین اگر کوئی بُرا کام یا فتنہ انگیزی وغیرہ کہ اوس مذہب مین جائز نہو سرزد ہو جائے تو اوس سے اونکی مذہب پر اعتراض نہین آتا مذہب اونکا فی حد ذاتہ اچہا ہے یا بُرا جیسا ہے ویسا ہی رہیگا یہ قاعدہ ہر اہل مذہب اور اہل عقل کی نزدیک مسلم ہے سو اس بنا پر جن مسلمانون مین جہگڑے اور قضیے سرزد ہوتے ہین وہ لوگ بُرے گنے جاوینگی نہ یہ کہ دین اسلام مین خلل والا ٹہرے سو یہ عبارت مولانا صاحب نے از راہ حسرت و افسوس لکہی ہی اون لوگون پر کہ مسلمان ہو کر آپس مین فساد اور نزاع کرتے ہین

خدا تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی تاکیدین اتفاق کی باب مین فرمائین اگر
سی کس طرح رد کین قرآن مجید مین ہی ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم یعنے آپس مین مت
کہ بزدل ہو جاؤگی اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی اور حدیث شریف مین ہی کہ جو کوئی جہگڑا چہو
اور حق پر ہو تو اوس کے لئے جنت کے بیچون بیچ گہر بنایا جائیگا جز مل المواہب جلال الدین
سیوطی رح مین ہی کہ اختلاف تو صحابہ رض مین بہی تہا اور وہ بہترین امت تہی سو اون مین
کوئی کسی کی ساتھ نہین جہگڑا اور نہ کسینے کسی سی عداوت کی اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
وقد کان فی الصحابۃ والتابعین الخ یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مین بعضے
نماز مین بسم اللہ پڑہتے تہے اور بعضے نہین بعضے پکار کر اور بعضی آہستہ بعضے فجر کی
مین قنوت پڑہتے تہے بعضی نہین بعضی پچھنے اور نکسیر اور قی سی وضو کرتی اور
نہین بعضی آگ کی پکی چیز سی وضو کرتی بعضی نکرتے بعضے اونٹ کی گوشت کی
سی وضو کرتی بعضی نہین اور باوجود اس کی ایک دوسریکی پیچہی نماز پڑہتے تہی اور
شرح مسلم مین ہی صداہ کہ علماء انکار کرتی ہین اوسپر کہ سب کی نزدیک منکر ہو لیکن
اختلاف ہے اوسپر انکار نہین اور اوسی مین ہی کہ مسائل فروعی کا اختلاف صحابہ
تابعین مین رہا اور اون کی بعد بہی رہا اور نہ محتسب کسی پر انکار کرتا تہا نکوئی اور
مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق رح مین ہی صـ ۹۹ ہم و در امر مختلف فیہ عیب یکدیگر
کرد و ہر یکی را مجال خود باید گذاشت ف وجہ اور سبب اس اختلاف کا مصنف رسالہ
تحفۃ المتقین نی [illegible] ۲۷ سے ۲۶ ہم تک بہت اچہا بیان کیا ہی واسطی دفع حیرت اور
طمانیت قلب کے اوسکا دیکہنا بہت ضرور ہے بالہمہ ترقی ہو تو نزاع مین ہو
ہو تو اتفاق مین ہو علماء کی کم فہمی کی باعث اختلاف پیدا ہوا صحابہ اور تابعین
اور مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین اونکی اختلاف کا باعث کم فہمی ہرگز نہین وہ حضرات
تو بڑی عالی فہم تہی اور بموجب حدیث شریف کے اون کا اختلاف اللہ کی رحمت ہے

بلکہ کم فہمی علما کی اوسی اختلاف کا باعث ہے جسکا صدر اول مین کچھہ پتا نہ تہا چنانچہ
تقلید ایک مذہب کی واجب ٹہیرانا اور حدیث پر عمل کرنی سی فقہ پر عمل کرنیکو مقدم رکہنا
اور چارون مذہب مشہورہ کو کہ حقیقت مین یہہ چارون اور سب مذہب اہل سنت ایک ہی
فرقہ ناجیہ ہے جُدے جُدے ملت ٹہیرا دینا اور اون کی حد بست کر دینا اور بعضی عادت بد
کو مستحسن ٹہیرا لینا اور سوا ہی انکی بعضی اور مسائل جن ہین بعضے متاخرین اور بعضے
بد عتیون نی خلاف صدر اول کا کیا ہی چنانچہ مجالس الابرار کی صـ ۳۱۹ مین
مرقوم ہی کہ بعد صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی جو لوگ ہوئے اونہون نی بدعت
کو مستحب کہا علماء عالی فہم کی نزدیک دلیلین شرعی چار ہین کتاب اور سنت کہ بالاتفاق
دین کی اصول ہین اور اجماع اور قیاس جلی صحیح مجتہد مسلم الاجتہاد کا کہ ان دونونکی
اصل بہی کتاب اور سنت ہی ہی اور علماء کم فہم نی اپنی مذہب کی حمایت کی لئی دلیلون
شرعیہ سی اعراض کرکی اپنی دعوے ثابت کرنے کو دلیلین مقرر کیا ان امور کو
عملدر آمد اور رواج کسی قوم اور شہر اور ملک کا عمل بعضی صلحا کا قول کسی عالم مشایخ
تحفۃ الاخوان
کا اگرچہ اوسکی معنی بہی نہ سمجھے ہون عبارت کسی کتاب کی سند بی سند مذہب کسی بادشاہ
کا غصہ ہونا کسی بزرگ کا نکال دینا کسی شہر اور ملک سی اور ہجرت اور مار پیٹ کرنا
چار مصلون کا ہونا حرم شریف مین تغیر اور فساد زمانہ کا وہم عمل رخصتون کا وہم
منسوخ ہونی حدیث کا وہم معارضہ حدیث کا وہم تلفیق کا اپنی اپنی مصلحت اندیشی
اور صوابدید۔ اپنا اپنا قیاس ناقص خواب اور خیال اور کشف کسیکا قول کسی شاعر
کا ضبط ہو جانا قواعد فقہ کا اول ہونا کسی مذہب کا نفرت اور کراہیت طبیعت کی اور
حقیر جاننا دوسرے مذہب کا اور سوا ہی انکی ایسی امور کہ حقیقت مین ہرگز دلیل
شرعی نہین ہین چنانچہ رسالہ تنویر الحق اور توفیر الحق اور نظام الاسلام اور
مجموعہ فتاوی اور تنقید اور اعلام نامہ اور تنبیہ الضالین اور تحفۃ العرب والعجم

اور اطمینان القلوب اور مدار الحق اور عروة الوثقی اور انتصار الحق وغیرہ
کو دیکھوگے تو ان شاء اللہ یہ مضمون بہت پاؤگے اور ان امور کی کچھ جواب
دیکھنے ہوں تو تحفۃ الاخوان تالیف مولوی عبید اللہ صاحب کی سیر کیجیے صفحہ
سے ۹۸ تک صفحہ ۱۱ سے ۸۹ تک آور اس مقام میں سطور گذشتہ میں مطلب
کے نیچے بین السطور میں نشان ہندسہ ہاے صفحات تحفۃ الاخوان کا بھی لکھ
گیا ہے اور بعضے صاحب اپنے دعوے پر جو کتاب اور سنت سے بھی سند
لاتے ہیں تو اپنی کم فہمی اور تعصب سے آیۃ حدیث کو محرّف کر کے عجیب مسئلے
نکالتے ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین اور مجتہدین کو بھی نہ سوجھی تھی واجب ہونے
ایک مذہب معین پر دلیل لائے آیۃ کریمہ واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ ولا تتبعوا
الآیہ ولا تفسدوا فی الارض الآیۃ ان اللہ لا یحب المفسدین ولا یزالون مختلفین
الآیہ والذین یحاجون فی اللہ الآیۃ یریدون لیطفؤا نور اللہ الآیہ الذین یستمعون
القول الآیہ اور حدیث شریف تطاوعا ولا تختلفا ما راٰہ المومنون حسنا
فہو عند اللہ حسن ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ
من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی اسکو دیکھیے رسالہ
تحفہ پنجاب میں اور ہندسہ ہر صفحہ تحفہ پنجاب کا ہر آیۃ حدیث کے نیچے
بین السطور گذشتہ میں مرقوم ہے اور آیۃ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم
الآیہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون وہذا البلد الامین
لایلف ہؤلاء ولا اسلف ہؤلاء یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما
اور حدیث شریف لو کان الدین عند الثریا الحدیث یہ سب
کچھ دیکھیے تحفۃ الاخوان میں سابق نشان ہندسہ بین السطور کی اور مولف
مدار الحق نے کیا بڑا ہی خائن فی الروایات ہی عجیب اجتہاد کیا کہ ایک حدیث ا

چند حکایات سے یہ مسئلہ نکالا کہ حضرت ابوحنیفہ رح تمام جہان کی علماء
سے افضل اور واجب الاتباع اور ہر مسئلہ خلافی مین حق پر اور تمام جہانکے
مجتہد خطا پر اور ساری مذہب ابوحنیفہ کے مذہب سے نکلے ہوئی ہین یہانتک تحفۃ الاخوان
کے صفحہ ۶۸ مین معہ جواب کے مرقوم ہے اور مولوی ارشاد حسین صاحب مولف انتصار الحق
نی کہ بڑے فاضل مشہور ہین باوجود اقرار واجب لذاتہ نہونے تقلید ایک مذہب
معین کی بدون سند کسی دلیل شرعی کی اور برخلاف طریقہ سلف صالح اور اہل
اصول کی اپنے اجتہاد سے تدوین مذاہب اور فساد نفوس اور طعن جہال کو
سبب اور عوارض مقرر کرکے اور آیہ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر کو کہ سب علماء کی نزدیک
مطلق اور عام اور دلیل ہی عدم وجوب تقلید معین کی چنانچہ انشاء اللہ ابھی بیان ہوتا ہے
ساتھہ آیہ کریمہ اوفوا بالعہد کی مقید کرکے واجب ہونی تقلید ایک مذہب معین کا حکم
لگایا جیساکہ انتصار کے صفحہ ۱۸۲ مین لکھتے ہین لیکن برتقدیر عروض عوارض کی حکم
دیا گیا ہے بتعیین تقلید کا الخ اور یہ خیال نکیا کہ یہ حکم لگانا برخلاف جملہ مفسرین سابقین
اور اصولیین اور علماء محققین اہل سنت کے اور مخالف عمل درآمد صحابہ اور تابعین
کی ہی جیساکہ معنی اہل الذکر کی بیضاوی مین لکھی ہین اہل الکتاب یا علماء احبار اور جلالین مین
علماء توراۃ اور انجیل کی اور موضح القرآن مین پوچھو یاد رکھنے والون سی اور کہا شیخ
ابن حاجب رح فی قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون فالقول بوجوب الرجوع الی
من قلدہ اولا فی مسئلۃ یکون تقییداً للنص وہو یجری مجری النسخ کما تقرر فی الاصول
یعنے یہ آیہ کریمہ دلیل ہی واجب نہ ہونے تقلید معین کی پھر یہ کہنا کہ جس کی تقلید
کسی مسئلہ مین کرچکا پھر اوسکی طرف رجوع کرنا واجب ہے یہ تو قید کرنا نص کا ہوا اور قید
کرنا نص کا بموجب قاعدہ اصول کی قائم مقام نسخ کے ہے کذا فی تحفۃ الاخوان
۶۷ اور مسلم الثبوت اور اوس کی شرح اور تقریر شرح تحریر اور شرح سید بادشاہ

اور مختتم الحصول میں کہ علاوہ کتب اصول مذہب حنفی کی ہیں لکھا ہی اذ لا واجب الا
ما اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ یعنے واجب
تو وہی ہی جو اللہ تعالی نی واجب کیا اور اللہ تعالی نی کسی پر واجب نہیں کیا یہ کہ کسی
امام کا مذہب پکڑے اور تقریر میں ہی والتزامہ لیس بنذر حتی یلزم الوفاء یعنی اسکا لازم
پکڑ لینا کچھ نذر منت نہیں ہی کہ پورا کرنا ضرور ہو اور شرح مسلم میں ہے فایجابہ تشریع
جدید یعنی ایک مذہب کا لازم پکڑنا ہی شریعت بنانا ہے اور رسالہ اصول قاضی
ثناء اللہ میں ہی حق تعالی درین باب ہیچ لازم نکردہ است وبدون الزام او تعالی
ہیچ لازم نمیشود اور فتح القدیر میں ہی لا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالتزام نفسہ
ذلک قولا او نیۃ بل الدلیل تقتضی العمل بقول مجتہد فیما احتاج الیہ لقولہ تعالی فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور شیخ عبد الحق محدث رح لکھتے ہیں شرح سفر السعادۃ
میں دیگر تخصیص وتعیین راچہ وجہ باشد ونص فاسئلوا اہل الذکر الآیۃ واشارہ
اصحابی کالنجوم ہم برایں است انتہی کذا فی تحفۃ الاخوان اور تحصیل التعرف میں ہے
قول شیخ ابن حزم کے رح ودلیلہم علی ذلک قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر الآیۃ یعنی دلیل
علماء کی اوپر واجب ہونے تقلید معین کی یہ قول اللہ تعالی کا ہی فاسئلوا اہل الذکر
الآیۃ اور فتوحات مکیہ میں ہی واہل الذکر ہم العلماء بالکتاب والسنۃ یعنی اہل ذکر
عالم قرآن اور حدیث کے ہیں انتہی کذا فی المفاتیح اور مولف انتصار نی خود اس
امر کا اقرار کیا ہے چنانچہ انتصار کے صـ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں پس نص مذکور جو دال ہی اوپر
اطلاق کی بالذات بحال خود باقی ہی اور زمانہ خیر القرون میں مروج نہ ہونا تقلید
مذہب معین کا تو ظاہر ہے اور اہل اصول نی اسکو دلیل پکڑا ہے واجب نہونی
تقلید معین پر کذا فی تحفۃ الاخوان صـ ۲۴ و ۲۶ و ۳۰ وغیرہ اور یہ مسئلہ نص آیۃ اور
حدیث سے اخذ کیا ہی کہ تدوین اور فساد نفوس اور طعن جہال سی تقلید معین [illegible]

ہوجاتی ہی اور فرضًا اگر ایسا ہی ہی تو چاہیے کہ تمام مذاہب مدون ہوچکی ہین سب پر
عمل کرنا واجب ہو نہ ایک پر اور جن لوگون کی نفسون مین فساد نہوا و نیز تقلید معین
واجب نہ ہوا ور جن لوگون کی عادت طعن اور لعن کی ہوا و نیز بہی واجب نہ ہوا اور
فرمائیے تو سہی کہ ایسا زمانہ کونسا تہا جو فساد نفوس اور طعن جہال سی خالی تہا یزید
پلید کے عہد مین مدینہ منورہ مین کتنا فساد عظیم برپا ہوا اور یزیدیون کی فساد نفوس
سے حضرت حسنین علیہما السلام اور اونکی تمام گروہ کو کس قدر تکالیف پہونچین اور
حضرت ابو حنیفہ رح اور احمد حنبل اور امام بخاری اور نسائی اور قاضی عیاض اور
محمد غزالی اور دوسری بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو موذیون کی فساد نفوس
کی سبب سی کیا کیا رنج پہونچے اور شیعون کی طعن اور لعن صحابۂ کرام رض پر اور
خارجیون اور ناصبیون کی اہل بیت عظام رض پر کتنی مدت سے چلی آتی ہین کبہی کسی
صحابی اور تابعی اور مجتہد مستقل نی اون وقتون مین تقلید مذہب معین کو واجب
نہیں کہا اور کیا وجہ ہے کہ ان چیزون سی تقلید معین واجب ہوجائے یون تو مثل
مصنف انتصار کی جو شخص چاہے ایسا قیاس کرکے ایک مسئلہ تصنیف کرکے
اپنے گہر مین نئی شریعت بنا سکتا ہے نعوذ باللہ من ذلک اور اللہ تعالی کی قول
اوفوا بالعہد کو دلیل واجب ہونی تقلید معین کی ٹہیرا کے صفحہ ۱۸۲ مین لکہتے ہین
اور اس صورت مین حکم آیہ مسطور پر ہے مین پوچہتا ہون کہ بیچاری عوام مسلمانون
مین سی کس نی عہد کرلیا ہے کہ ایک مذہب کی تقلید لازم اور باقی تین مذہب
مشہورہ بلکہ تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنے کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہو
بیچاری بہولی مسلمانون نی بسبب ناواقفیت کے اور بہکانی علماء متعصبین
اور کم فہم کے یہ سمجہہ رکہا ہے کہ ہمکو ایک مذہب حنفی پر عمل کرنا لازم ہے اور
سواے اس کی کسی مذہب پر جائز نہین ہی گویا کہ اس امر کو اللہ تعالی کا حکم

سمجھ رکھا ہی اسواسطے دوسری اماموں کی مذہب سے ایسا ڈرتے ہین جیسے
چھوٹے بچے ہوّے سے ڈرا کرتے ہین اور کبھی صاحبان نے مثل مصنف انتصار
کی عہد ہی کر لیا ہو تو ایسے امور تراشیدہ اپنے کی کہ جنکو کتب اصول مین تشریع جدید
یعنے نئی شریعت بنانا لکھا ہے وفا ہی عہد کب لازم ہے چنانچہ کتب اصول ہی
اہی بیان ہو چکا ہے بلکہ ایسے عہدون کا توڑ ڈالنا ضرور ہو گا ایک صحابیؓ
نے تمام رات کا نماز پڑھنا اور ایک نے ہمیشہ روزہ رکھنا اور ایک نے نکاح
نکرنے کا عہد کر لیا تھا حضرتؐ نے اونکو منع کیا اسواسطے کہ یہ کام موافق سنت
کے نتھے یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الاعتصام مین ہے اور عبد اللہؓ
بن عمروؓ بن عاص نی اللہ کی قسم کہا کر کہا تھا کہ ہمیشہ دنکو روزہ اور تمام رات
نماز پڑھون گا حضرتؐ نے منع فرمایا یہ حدیث لقفصیل وار صحیح بخاری مین ہے بلکہ
جناب سید الابرار صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز حلال کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا
عملاً نہ اعتقاداً اللہ تعالی نی اس عہد کو تڑوایا اور فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک یعنے ای نبی کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو اللہ نے تیرے حلال
کی ہے سبحان اللہ کیا عالی فہم تھے حضرات مجتہدین سلف صالح کے کہ اللہ کے
دین مین جبتک آیۃ اور حدیث یا قول فعل صحابہ رض باقی تو اجتہاد اور قیاس نکو حرام
جانتے تھے اور درصورت نپانے آیۃ اور حدیث کی اور قول فعل صحابہ کی لاچاری کو
قیاس اور اجتہاد کرتی تو قرآن اور حدیث ہی سی مسئلہ نکالتی اور یہ علماء کم فہم بضرورت
قرآن اور حدیث کو ترک کرکی ایسے ایسے امور پر بنا مسائل کی کرکے اور اپنی رائی سی دین
مین تصرف کرکی قاعدہ مستمرہ خیر القرون اور سلف صالح کو توڑتی اور مذہب اہلسنت مین رخنہ انداز
ہوتی ہین میزان الشعرانی مطبوعہ دہلی مین ہی ہذا فصل شریف فی بیان اندم الخ یعنے یہ فصل بزرگی
کے بیان مین سمجھا جانے حضرات ائمہ مجتہدین خصوص حضرت ابو حنیفہ رح کے اللہ کے دین

دین اپنے قیاس سے کچھہ کہنے کو اور اوسی مین ہی صـ ۶۲ سـ ۱۹ کہا شعبی نے
بعضے لوگ ایسے ہونگے کہ اپنی راے سے قیاس کرینگے تو اوسبات سے اسلام ویران
اور رخنہ دار ہوگا ایضاً صـ ۶۳ سـ ۱۶ فرمایا ابوحنیفہ رح نے اِیَّاکُمْ وَالْقَوْلَ فِیْ دِیْنِ اللہِ
تعالیٰ بِالرَّایِ بچو اس سے کہ اللہ کے دین مین اپنی قیاس سے کچھہ کہو ایضاً صـ ۶۲ سـ ۲۳
لازم پکڑو روایات سلف کی اور لوگون کی قیاسون سے بچو ایضاً صـ ۶۲ سـ ۲۳
کہ امام ابوحنیفہ رح نص کی ہوتی ہوئی قیاس نکرتے تہے جب نص نپاتی تو قیاس کرتے
ایضاً صـ ۶۲ سـ ۲۲ قول امام مالک رح کا کہ لوگون کی راے سے بچو مگر جسپر تمام امت کا
اجماع ہوجاوے ایضاً صـ ۶۲ سـ ۱۷ فرمایا حضرت جعفر صادق رض نے بڑا فتنہ ہے
امت پر یہ کہ لوگ امور دین مین قیاس کو دخل دین الخ فرمایا حضرت عمر رض نے
خدا کی قسم ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کی روح مبارک کو قبض اور وحی کا
نازل کرنا موقوف جب کیا کہ امت کو قیاس سے مستغنی کردیا ایضاً
صـ ۱۶ سـ ۱۷ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ
رض کو فرمایا اگر تو چاہتاہے کہ پل صراط پر طرفۃ العین نہ ٹہیرے
تو اللہ کے دین مین اپنے راے سے کچھہ مت نکال ایضاً صـ ۱۷ سـ ۲۵
ابوحنیفہ رح نے کہا مین مقدم رکہتا ہون عمل کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ پر اقوال صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم پر اور اون مین
متفق علیہ کو مقدم رکہتا ہون اور اختلافی مین قیاس کرتا ہون
اور حجۃ البالغہ مین ہے صـ ۱۲۶ سـ ۲۱ بیچ بیان اسباب تحریف
کے شرعی حکم بناتا ہے واسطے لوگونکی موافق اپنی مصلحت کے جیسا
یہودیوں نے سنگسار کی بدلے منہہ کالا کرنا اور دُرّے مارنا مقرر کیا تہا ایضاً صـ ۱۲۷ سـ ۳ فرمایا
حضرت عمر رض نے اسلام کو ویران کرتا ہے پہسلنا عالم کا ساتہہ قرآن کی اور حکم کرنا گمراہ

کرنے والے اماموں کا اور مراد اُنہیں سبب سی یہ ہی کہ جو مسئلہ قرآن اور حدیث
سے نکالا جو القیاس ص ۲۶ س ۱ سطر ۲۳ - إن الایجاب والتحریم نوعان من التقدیر اور ص
۲۶ وقد اتفق من یعتد به من العلماء أن القیاس لا یجری فی المقادیر یعنی واجب
اور حرام کرنا یہ دونو اندازہ شرعی ہین اور اتفاق ہی علماء معتبرین کا کہ اندازہ
کی مقرر کرنے مین قیاس نہین چلتا اور ایضاح الحق مین ہی صـ۳ کہ عبادرا باید کہ
نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورت احکام شرعیہ سعی بلیغ نماید اور حیاۃ
مطبوعہ دہلی کی ربع اخیر مین ہی صـ ۳۴ س ۲۹ - کہ ملحد عاقبت مین آرزو کرینگے کہ وہ
بالرشکے ہوتی اور اللہ کی دین مین تصرف نکرتے ف یہ حال ہی اوس قیاس کا
علماء کم فہم بلا ضرورت اپنے خود غرضی سے باوجود ہونے نص کی قیاس
کرتی ہین نہ قیاس صحیح جلی حضرت المجتہدین مسلم الاجتہاد کا کہ اون کا قیاس واسطے حد
شرعی کی درصورت نپانے نصوص کے ہوتا ہے سچ فرمایا مولانا محمد قاسم صاحب
مدظلہ نے کہ علماء کی کم فہمی کی باعث اختلاف پیدا ہوا اور تعصب کی باعث اوس اختلاف
کے اوٹھنے کی کوئی صورت نہ نکلی سچ ہے اگر تعصب نہ ہوتا تو جس امر کو برخلاف
حدیث کے دیکھتے ترک کردیتے اور موافق حدیث کی ہر مذہب کا مسئلہ مان لیتے جو
حدیث سے حل نہوتا اوس کی اختلاف مین خوش رہتے تو یہ نزاع اور فساد کاہے
ہوتا اور یہی حال تو صحابہ اور تابعین کا تہا چنانچہ تحفۃ المتقین کی فصل دوسری مین
اسکا بیان ہی تسپر خود رائی کی یہ نوبت پہونچی کہ ترجمہ کرلینے والی بلکہ ترجمہ
پڑہنے والے اپنی فہم کی پیروی اگر ترجمہ پڑہنے والی اپنی فہم مین مطابق سلف
صالح اور قرآن مجید کے اصل مقصود سمجہے ہین تو اون پر کوئی وجہ طعن
کی نہین ہی اور جو یہ مخالف ہین تو ان بیچارون پر کیا [illegible] تو علماء کم فہم ہی
اپنے فہم کی پیروی کرکر بہتون کو گمراہ کرتے ہین چنانچہ اسکا بیان بہی علماء کی

کم فہمی مین ہوچکا ہی مولانا جب نوبت پہونچی تو ایسے وقت مین استفتا او
کس مرض کی دوا ہے بجز اس کی کہ اختلاف سابق مین ایک اور شاخ نکل آ
اور کیا ہوگا بات تو ٹہیک ہے لیکن تو بہی بعضے اللہ کے بندے مسئلہ شرعی کو ما
لینے والے ہوتے ہین اور اگر استفتا اور فتوا بالکل جہان مین نرہی تو علوم دین
پڑہنا پڑہانا اور مدرسون کا آباد کرنا سب لغو اور عبث ہوا اب دہڑے اور جتہے
جُدے جُدے ہوگئے سلف کے زمانہ مین یہ دہڑے اور جتہے نہتے جو شخص
ایک مسئلہ ایک صحابی یا تابعی یا اور مجتہد سے پوچہتا دوسرا مسئلہ دوسرے مجتہد
سے پوچہتا کسیکو کسی ایک کی پابندی نہتی اور بعد اون کی محققین متاخرین کا بہی عمل آ
رہا چنانچہ مولف تحفۃ الاخوان نے دین محمدی کو چار جتہے اور چار دہڑے اور جتہے
مقرر کیا اور بدون حکم اللہ اور رسولؐ کی اور بدون تجویز کسی مجتہد مستقل کی
یہ مصلحت ہٹائی کہ ایک جتہے کا دوسری طرف نجانے پاوے گویا کہ چارون
مذہبون کو چار سرکارین آپس مین مخالف اور دشمن قرار دیا اور ایسا ہی چار دہڑے
چارون طریق مشہورہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ مقرر ہوئے آخر کو دو جتہے
اور مقرر ہوئے ایک بدعتی اور دوسرا وہابی اور ان مین دو جتہے اور مقرر ہوئے
ایک حنفی دوسرا محمدی حتی کہ پہر بعضے اور جتہے بہی ہوئے ہر کوئی اپنی وضع
کی سنتا ہے مولویون کی بات اگر سنتے بہی ہین تو اس کان سنی آئی دوسرے کان مین سے
نکل گئی بدعتی اور رسوم اور رواج کی پابند اور عیاش اور دنیا دار تو اپنی بدعت
اور رسم اور نفس کی عیش اور دنیاداری کی مخالف بات نہین سنتے اور ایک
مذہب اور طریقہ کی پابند اپنے مذہب کی سوا اور کسی مذہب حق کی بات بلکہ قرآن
اور حدیث کو بہی نہین سنتے اور جن رسالون مین ذکر عمل قرآن اور حدیث کا
صاف صاف بیان ہوا ہے چنانچہ معیار الحق تحفۃ الاخوان المتقین وغیرہ

ایسی رسالون کا دیکہنا بہی روا نہین رکہتے اور اللہ اور رسول کی کلام اور سنت کی
لشالقین قرآن اور حدیث کی مخالف کسیکی نہین سنتے اسوقت مین اس حدیث پر عمل کا
وقت ہے اذا رایت ہوًی متبعًا و شحًا مطاعًا و دنیا مؤثرۃ و اعجاب کل ذی رأی برأیہ
فعلیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام او کما قال حال تو ایسا ہی ہو رہا ہے لیکن
بہت لوگ ایسی ہی ہو . . . .
علاوہ برین اپنی کم علمی اور بی سروسامانی سی ابتک مسائل ضروریہ مشہورہ مین اکثر
مجکو جواب دینے کا اتفاق نہین ہوتا ہان اتنی بات ہی کہ اگر مسئلہ معلوم ہوتا ہے اور بعض
احباب کو اوس کی وجہہ تلاش ہوتی ہی اور مجہہ تک مشورہ کی نوبت آتی ہی تو اگر بعض
خط استفسار کی نوبت آتی ہے تو کبہی کبہی بہت تقاضاؤن کی بعد کچہہ تحریر کا
اتفاق ہو جاتا ہے جو مسئلہ معلوم ہوا اوسکا زبانی بتلا دیا یا فتوا لکہدیا یا خط مین لکہدیا
ہر طرح اچہا ہی ہی مگر اب اوس سی بہی احتراز ہے اولی معلوم ہوتا ہے
اگر علما ایسا احتراز کرنی لگین تو ہدایت کا کارخانہ بند ہو جاوی ہدایت کی کوئی صورت
نہین البتہ فتنے برپا ہو جاتی ہین یہ فتنے قدیم سی ہوتی رہی لیکن سمجہانے والے سمجہاتی ہی آئے
اور اگر شایستگی سے سمجہایا جاوی تو انشاء اللہ تعالی مفید ہوتا ہی اور فتنہ کم برپا ہوتا ہے
اسلئی مجکو ان سوالون کی جواب مین کچہہ عرض معروض کرنا بہی دشوار ہی البتہ آپ کی
خاطر سے ڈرتے ڈرتے اتنا لکہتا ہون کہ مین تمام مسائل مسطورہ مین آپ کا ہمصفیر ہون
یعنی اس تحریر مین جتنی مسئلے لکہے ہوئے ہین چنانچہ تم اونکو حق کہتی ہو مین بہی وہی کہتا
ہون مگر ہان مخالفت تقلید کو اس زمانہ مین خالی فتنہ انگیزی سے نہین سمجہتا
ایک مسئلہ مین اگر کسی مجتہد کی تقلید سی عمل نہین کیا تو مختار ہے جس مجتہد کی قول پر چاہے
عمل کرلی اور اگر عمل کر چکا تو اوس مسئلہ خاص اور اوس واردات خاص مین اور
بے ضرورت بی تحقیق بطور لہو و لعب کے یا واسطے حق تلفی کسیکے اوسکو چہوڑ کر

اوس مجتہد کے قول کی مخالف دوسرے کی تقلید کرنا موجب فتنہ ہوتا ہی خواہ کسی زمانہ
مین ہو اور ضرورت کو اور تحقیق سی اوس کی تقلید کی مخالفت کرنا برا نہین چنانچہ تحفۃ الاخوان
کے صد ۹۵ مین اسبات کا بیان ہی یہ میری گزارش اگرچہ اور صاحبون کو بری لگیگی پر
مین کیا کرون اپنی طبع سے معذور ہون لکہتا ہون تو اور صاحبون کی ناخوشی کا اندیشہ
جس سی ایک فتنہ تازہ اور نزاع کے امید اور نہین لکہتا تو کتمان
علم کا الزام موجود علماء کو چاہئے کہ کسیکے خوشی اور ناخوشی کا اندیشہ
نکرین اللہ اور رسول کی رضامندی سے ملحوظ رکہین اور علم کا کتمان
نکرین گو میرے نزدیک نہ اسوقت کی خاموشی کو کتمان علم کہہ سکتے ہین اور نہ
اس ایک سوئی کو سکوت سی تعبیر کرسکتے ہین بلکہ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ
إِذَا اهْتَدَيْتُمْ کے موافق اسکو خود داری کہئے تو بجا ہے ایسے ہی وقت کی
خاموشی تو بہت بری ہی بموجب حدیث اذا ظہر الفتنۃ کی کہ تمہید مین مذکور ہے
اور تفسیر عزیزی مین تحت آیۃ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ کے لکہا ہے کہ اللہ تعالی
کے حکم کے چہپانے والو پر اللہ اور فرشتے اور ارواح حضرات انبیا علیہم السلام
اور صلحاء کے اور فاسق اور فاجر اور جن وانسان اور حیوانات اور جمادات
اور روح ملکوتی ہر خشک وتر کے لعنت کرتے ہین اور یہ سبب شامت
حق پوشی کی عالم مین ویرانی اور قحط اور بلائین نازل ہوتی ہین اور لکہا ہی کہ ہر چند کہ
اس آیہ کا ورود یہود اور نصارا کے حق مین ہی لیکن مضمون عام ہے
ہر اوس شخص کی حق مین کہ دیدہ ودانستہ امر واقعی کو احتیاج کیوقت ظاہر
نکرے انتہی مختصرًا اور اس آیہ سے مسئلے پوچہے کا جواب ندینا
ثابت نہین ہوتا اور امر معروف کرنا ہے تو خود داری ہی ہے یعنے
اپنے آپ کو گناہ اور وبال ترک امر معروف سے بچانا

مولانا اس زمانہ کی ترک تقلید کو فتنہ انگیزی کہنا ایسا ہی ایمان سمجھنا چاہئیے کہ
کونسی تقلید ہی کہ جس کی مخالفت اور ترک فتنہ انگیزی ہی کیونکہ ہر تقلید کی حق میں
تو یہ بات صادق آتی ہی نہین بلکہ بعضے تقلید کی ترک اور مخالفت فرض عین بلکہ
عین ایمان ہی چنانچہ وہ تقلید باپ دادا کی جس نی کافرون کو ایمان سی باز رکہا
لہذا یہان بعضے اقسام تقلید کی مختصرا بیان کئے جاتے ہین ایک قسم تقلید ہے
معصوم کی یعنی اتباع حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ ہر عقائد اور خلاق
اور اعمال کی یہ تقلید تو تمام جہان ہر جن و انسان پر فرض ہی اور اس تقلید کی مخالفت
بڑا فتنہ اور کفر ہے چنانچہ ایسے ہی فتنہ کی حق مین وارد ہی والفتنۃ اشد من القتل
اور در صورت نہ ملنے حدیث حضرت کی تقلید صحابہ کرام رض کی کہ اس تقلید کا ترک
درصورت نپاسنے حدیث صحیح مرفوع کے موجب فتنہ اور ضلالت اور سبب داخل
ہونے دوزخ کا ہے حضرت نی فرمایا ہے ما انا علیہ واصحابی یعنے دوزخ سی
نجات پانیوالی وہ لوگ ہین جو میرے اور میری اصحاب کی طریق پر ہین اور فرمایا
عبد اللہ ابن مسعود رض نے کہ بڑے پیشوا مذہب حنفی کی وہی ہین کہ جو کوئی طریقہ
پکڑتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یارون کا پکڑے اور مظاہر حق مین ہے
صہ ۹۰۷ کہ قول صحابی کا حجت ہی ہمارے لئے اور واجب ہی تقلید اوس کی
اور مجالس الابرار مین ہی صہ ۱۹۳ کہ نہین جائز ہی کہ تقلید کرے انسان اپنی
دین مین کسی کی سوای صاحب شریعت کے یا اون .... کی کہ گواہی دی
ہے صاحب شریعت نے اون کی بہتر ہونے کی نہ اون کی جنکے جہوٹے ہونے
کی گواہی دی اور اوسپر اعتماد کرنے سے منع فرمایا چنانچہ فرمایا حضرت نے
بہترین خلایق میرے زمانہ والی ہین جن مین مین مبعوث ہوا پہر وہ لوگ کہ اونکے
متصل پہر جو اونکی متصل ہین پہر جہوٹ ظاہر ہوجاویگا اور میزان الشعرانی

مین ہی حد ۱۷ کہ کہا ابو حنیفہ رح نے کہ مین مقدم رکھتا ہون عمل کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ پر پہر اقوال صحابہ پر اور اون مین متفق علیہ کو مقدم رکھتا ہون او
اختلافی مین قیاس کرتا ہون اور اوس کی بعد یعنے در صورت نہ ملنے حدیث
مرفوع یا موقوف کے بیچ اعمال کی تقلید حضرات ائمہ مجتہدین کبار کی بدون تحقیق
وتعیین کسی مجتہد خاص کی کہ اکثر اون مین سی زمانہ تابعین اور تبع تابعین مین
ہوئی ہین اور چار مذہب اون مین سے بہت مشہور اور اکثر مسائل قیاسی پر جاہ
ہین اور ان سب کو ترک کر دینا موجب فتنہ اور فساد کا ہے چنانچہ حجۃ البالغہ
مین ہے حد ۱۵۹ سد ۲۰ کہ یہہ چارون مذہب مروجہ جو قلمبند ہین ان کی تقلید
کے جائز ہونے پر آجکے دن تمام امت یا معتمدین امت کا اتفاق ہی اور اسمین
بڑی مصلحتین ہین کہ مخفی نہین اور عقد الجید مین ہی حد ۱۶ سہ ۳ کہ ان چارون مذہبا
پر عمل کرنے مین بڑی مصلحت اور اون سب کو ترک کرنے مین بڑا فساد ہے
اور ایک قسم تقلید کا یہ کہ ایک مذہب خاص کی تقلید کرتا ہے اور دوسرے
تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنیکو اپنے اوپر حرام سمجھتا ہے یہ تقلید خود موجب
فتنہ انگیزی اور اوسکا ترک کرنا عین مصلحت دینی ہے کیونکہ اسی تقلید سے
لوگون کی عقیدے بگڑ رہے ہین کہ شخص واحد کو مثل نبی معصوم علیہ السلام کے
واجب الاتباع جانتے ہین اور تمام مذاہب حقہ اہل سنت سے بیزار ہو رہے
ہین بلکہ اوس مذہب خاص کی مخالف اگر حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی باقی ہین اوس پر ہی عمل نہین کرتے حجۃ اللہ البالغہ مین ہے حد ۱۵۹ سطر ۲۴
تا صد ۱۶۱ سد ۳ کہ ابن حزم رح کا تقلید کو حرام کہنا پورا ہوتا ہے بیچ حق مجتہد کے
اور بیچ حق اوس شخص کی جسپر بخوبی ظاہر ہو جاوے کہ حضرت ﷺ کا یہ حکم ہے اور
کسیکی تقلید سے حضرت کی حدیث کی مخالفت کرنے کا سبب یا چھپا نفاق ہے

یا کہلا احمق ہین اور بیچ حق اوس کے یہ معنی ہے کہ کسی فقیہ کی تقلید کرتا ہی
اور جانتا ہے کہ ایسے فقیہ سے خطا نہین ہو سکتی اور جو اوس نے کہا
سب ٹہیک ہے اور دل مین رکہتا ہے کہ اس کی تقلید نہین چہوڑونگا
اگرچہ مخالف دلیل شرعی کی ہو اور بیچ حق اوس شخص کے کہ جائز
نہین سمجہتا حنفی کو فتوا پوچہنا عالم شافعی سے اور شافعی کو
عالم حنفی سے اور حنفی کو نماز پڑہنا پیچہے شافعی کے اور شافعی کو پیچہے حنفی
کے بیشک یہ بات مخالف اجماع سابق اور برخلاف صحابہ اور تابعین
کے ہے پورا ہوا مضمون بہت مختصر اور ناظورة الحق مین اور دراسات اللبیب
مین صـ ۱۲۵ سـ ۱۶ حاشیہ ہدایہ ابن الغرس سے منقول ہے کہ جو
کوئی اڑے کسی ایک امام کے قول پر سواے حضرت رسول الله
صلے الله علیہ وسلم کے اور جانے کہ قول اوسیکا ایسا صواب ہے
کہ اوسکا اتباع واجب ہے نہ کسی اور امام کا تو وہ شخص جاہل گمراہ ہے
اور ایساہی ہے رسالہ قاضی ثناء الله پانی پتی رحمۃ الله علیہ مین اور وہ مین
یہ بہی ہی کہ جو کوئی سب اماموں کو چہوڑ کر رافضی اور خارجی اور ناصبی کی طرح
خاص ایک ہی امام کے مذہب پر اڑے تو یہ طریق اہل بدعت اور نفسانیت کا
ہے جنکی مذمت اور اون کا شریعت سے خارج ہونا قرآن اور حدیث اور اجماع
سے ثابت ہی کذا فی المعیار والمفاتیح اور اس امر کا بیان صاحب تحفۃ الاخوان نے
خوب لکہا ہے صفحہ ۴۲ سے ۵۹ تک اور صـ ۱۱۳ اور صـ ۱۱۴ - اور صـ ۱۱۵ سے تک ۱۲۰

اور بعضے اور مقامات تحفۃ الاخوان مین حبیب رسول الله صلے الله
علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو بوجہ تطویل قرات
نماز فتان فرمایا تہا طول قنوت کے فضائل بیشک یقینے ہوں اور

پہر آفتان فرماوین بجز اسکی کہ تفرق جماعت کا نقصان طول قرات کے نفع سی
زیادہ سمجہا ہوا اور کیا کہئے طول قرات کی فضائل لقینی ہین منفرد کو نہ امام کو مگر بر
مقتدیان مشکوٰۃ کی باب ما علی الماموم مطبوعہ دہلی صہ ۹۳ مین کئی حدیثین مروی بخاری
اور مسلم کے اِس مضمون کی ہین کہ امام نماز کو ہلکی کرے کیونکہ جماعت مین بیمار اور
ضعیف اور بوڑہا اور کسی کام والا ہی ہوتا ہے اور اکیلا پڑہنے والا اپنی نماز کو جتنا چاہے دراز کرے
اور امام کے طول قرات پر حضرت نی بہت غصہ فرمایا ہے اور معاذ نی پڑہی سورۃ بقرہ تو جب
اون احادیث صحیحہ سے معاذ کا طول قرات خلاف سنت ٹہیرا اسواسطے حضرت نی فرمایا یا معاذ
افتان انت الخ یعنی ای معاذ کیا تو فتنے مین ڈالنی والا ہی پڑہ والشمس وضحٰہا اور والضحی اور
واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو امت پر شفقت اور امت کی آسانی بہت پسند تہی اب ہی علماء کو چاہئے کہ
بی سند فتوا وجوب تقلید ایک مذہب معین پر لگا کر حضرت کی امت کو تنگی مین نہ ڈالین
مگر ہم دیکہتے ہین کہ امور مختلف فیہا جس کی باب مین کوئی یقینی بات ہم نہین کہہ سکتے
یعنی جن مسائل مین بسبب ثابت نہ ہونے کے قرآن حدیث سی مجتہدونکو اختلاف
ہے اون مین کسی امام کے قول کو یقینا حق یا خطا نہین کہہ سکتے کہ امام
ابوحنیفہ حق پر ہین یا خطا پر یا شافعی رح حق پر ہین یا خطا پر یا اور کوئی مجتہد
ورنہ اس اختلاف کی نوبت کیون آتی اس زمانہ مین موجب تفرق جماعت کے ہو
سلف صالح تو اس اختلاف مسائل فرعی کو اللہ کی رحمت جانتے تہے اسواسطے
اختلاف پر خوش رہتے تہے اور ایک کا دوسرے پر انکار نہتا اب لوگون نی
اِس رحمت کو زحمت کرلیا اور سوا ایک مذہب خاص کی دوسرے مذہب والون
اہلسنت پر بلکہ حدیث نبوی پر عمل کرنیوالونکی ساتہہ ایسی دشمنی کرتے ہین کہ کسی فاسق اور
کافر کے ساتہہ ہی نہین جب یہ نوبت پہونچی تو تفرق جماعت نہ ہو تو کیا ہو

جسکا نقصان تفرق جماعت نماز سے کہین زیادہ ہے بوجود اسکی ایسی باتون پر اڑنا کیونکر جسبا
فتنہ انگیزی نہو گا بڑا فتنہ تو لڈ ناہی ہے بدعتی اور رسمون کی پابند تو اپنی رسمون اور بدعتون
پر اڑے ہے مذہب کے پابند ایک مذہب کی فقہ کی روایات رطب یابس پر ایسے اڑے کہ
باقی تمام مذاہب اہل سنت بلکہ حدیثوں پر بہی عمل کرنا بُرا ٹہیرا تو اس سی زیادہ کیا فتنہ ہوگی
ہوگی یہی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ حضرت عثمان رضہ نی سبع قراءات یعنی سبع لغات کو جنکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باستدعا تمام بتہاریت احادیث خداتعالی سی حاصل
کیا تہا موقوف کردیا صحابہ نی سمجہا کہ تفرق جماعت اسلام کی نوبت سر پر آئی اگر امت
کو نہ سنبھالا تو دیکھئے کیا ہوتا ہے قرآن مجید نازل ہوا لغت قریش مین اور بنی تمیم
اور ہوازن اور یمن اور ثقیف اور ہذیل کو اپنے اپنے لغات مین پڑہ لینا رخصت تہا
نہ واجب تو حضرت عثمان رضہ نے بمشورہ پچاس ہزار صحابی کی اس رخصت کو موقوف
کیا اس خوف سی کہ جیسے توراۃ اور انجیل مین یہود اور نصارا نی تغیر تبدل کمی بیشی کر لی
ہی مبادا قرآن مین بہی ہو جاوے اور کسی صحابی نی اسپر انکار نہین کیا اور صحابہ کا
اجماع حجت قوی شرعی ہی اون کی تجویز کو ئی اپنی تجویز کو قیاس نکرے خیر اب یہ ہے
اگر کسی مصلحت شرعی کی واسطے کسے رخصت بلکہ کسی امر مستحب کا ہی عمل بسبب
خوف فتنہ کے موقوف رکہا جاوی تو مضائقہ نہین غضب تو یہ ہے کہ بعضے جناب
اپنی رای سی بی سند تقلید مذہب معین واحد کو واجب ٹہیراتے ہین مسلم الثبوت اور
اوس کی شرح اور تقریر شرح تحریر اور منتہم الحصول کتب اصول مین لکہا ہے کہ اللہ
تعالی نی واجب نہین کیا کسی پر ایک مذہب کا پکڑنا اور شرح مسلم مین ہے کہ ایسے
امر کا واجب کر لینا نئی شریعت بنانا ہے الغرض ادہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضائل طول قراءۃ پر مراعاۃ جماعت نماز کو مقدم کیا اودہر صحابہ نے رعایتا
سبع لغات سے بقاء اجتماع اسلام کو افضل سمجہا لتسر لوجہ عدم تو تو قدا

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل طول قنوت مقتدیان حضرت معاذ کو سمجہ
اوس فتنہ کو دبایا اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سبع لغات کی حقیت امت مرحومہ کو سمجہ
اس فتنہ کو سمجہایا اسیطرح اب بہی عوام کالانعام سے توقع نہین طول قرارت کے
فضائل ہین منفرد کیواسطی نہ امام کے واسطی چنانچہ مذکور ہوچکا ہی اور صحابہ تحفظ
کے حکم پر مال اور جان قربان کرتے تہے بلکہ حضرت کو تخفیف اور آسودگی امت
کی منظور تہی چنانچہ بعضے صحابہ کو عبادات اور ریاضات شاقہ سے زجر کے ساتہہ منع
فرمایا چنانچہ حدیثون سی ظاہر ہے اور موقوف کرنے قرارات غیر لغت قریش پر
صحابہ کا اتفاق ہوا اور اونکا اتفاق حجۃ شرعی ہی اور حضرت کے ظہور نبوت سے پہلے کروڑہا آدمی عوام
کالانعام تہے اونہین مین سی لاکہون ایمان لائے اور ہمیشہ لاتے رہے کہنے سننے
سے اگر سب کو نہین بعضون کو تو فائدہ ضرور ہوتا ہے آپ صاحبون سی بوجہ علم لیاقت
توقع باقی ہی ان تشبہات سے آپ سمجہ گئے ہون گی کہ مین تارکان تقلید کو کیسا
سمجہتا ہون اور اون کی برائی کیسی اور متقلدون کو کیسا جانتا ہون اور اون کی
انداز کو کیسا افسوس سائلون نے علما کی خدمت مین عرض کیا تہا کہ مسائل کی جواب
صاف صاف دلیلون شرعیہ سے تحریر فرمائے اور مولانا صاحب نے حضرت معاذ رض
کی تطویل قرارت اور قرارات سبعہ کی موقوفی پر قیاس اور اجتہاد کرکے تقلید کے
مسئلہ مین ایسا کچہہ لکہا کہ اوسکا سمجہنا ہی مشکل پڑگیا حالانکہ وہ قیاس بہی ٹہیک
اور درست نہین معلوم ہوتا غرض جیسے باوجود ارشاد مذکور حضرت معاذ کی
فضل کا کوئی منکر نہین ہوسکتا ایسا ہی تارکان تقلید کے فضل کا کوئی منکر نہین ہوسکتا
وجہ تقصیر قرارت لوگون ہی شک کی گنجایش نہین یعنی حضرت معاذ پر واجب
تا کوتا کرنا قرارت کا اسواسطے کہ امام ہتی ایسے ہی تارکان تقلید کو
بشرطیت خیر لوسبے زیادہ برا نہین کہہ سکتا کہ فتنہ انگیز ہین ترک تقلید کیا

منحصر ہی کوئی عمل صالح بدون نیت خیر کی مقبول نہین ہوتا انما الاعمال بالنیات اور تارک
تقلید اگر بہ نیت لہو ولعب یا حق تلفی کسیکی ہی تو اوسکی فتنہ انگیز ہونے مین کسیکو کلام نہین
اور اگر بہ نیت خیر ہے تو یا تو یہ نیت رکہتا ہوگا کہ ایک مذہب کے کسے مسئلہ مین
احتیاط نپایا اوس کی تقلید ترک کرکے دوسرے پر عمل کیا پہر تو
بالاتفاق جائز بلکہ اولی ہی یا یہ کہ بظن غالب معلوم ہو کہ ایک مذہب کے
ایک مسئلہ پر عمل کرنیسے دین سلامت نہین رہتا اوس مین اوس مذہب کے تقلید
چھوڑکر دوسرے مذہب پر عمل کیا اور یا یہ کہ کسے مذہب کے کسے مسئلہ
کو مخالف حدیث کے دیکھا اور دوسرے کو موافق حدیث کے پہلے
کے تقلید چھوڑکر دوسرے پر عمل کیا یہ عین دین اور ایمان ہی
حضرت کی حدیث تو وہ چیز ہی کہ اوس کی ساتھ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ
کی تقلید ترک کیجاوے یا یہہ کہ تارک تقلید مذہب معین واحد کا ہی کسی مسئلہ مین
کسی مذہب پر عمل کرتا ہے اور کسی مین کسی پر اور ہر طرف سی فیض حاصل کرتا
اور حضرت کی حدیث کو سب پر مقدم رکہتا ہے تو یہہ معمول زمانہ صحابہ اور
تابعین اور سب متقدمین اور محققین متاخرین کا ہی ان سب صورتون مین
تارک تقلید کو بشرط نیت خیر فتنہ انگیز کہنا خود فتنہ انگیزے اور مخالفت
تمام بزرگان دین اور مجتہدین اور صحابہ اور تابعین کی چنانچہ کچھ بیان
اسکا جواب مسائل اور مسئلہ وغیرہ مین اور اسی بحث مین بیچ بیان بعضے
اقسام تقلید کی ہو چکا ہی اور کچھ مختصر یہان ہوتا ہے معیار الحق مین ہی صـ ٥٩
منقول تقریر سے کہا امام علائی نی کہ مذہب سی نکلنے کا قول معتبر دو صورتون مین
ہے ایک تو یہہ کہ دوسرے امام کے مذہب کا مسئلہ مشکل
اور احتیاط کا ہو دوسرے یہہ کہ اپنے امام کے مذہب کے خلاف پر

حدیث صحیح سے دلیل ہو اور اپنی امام کی مذہب مین جواب قوی نہ ہو کیونکہ اپنی الزام
پکڑے ہوئے مذہب کی حفاظت کی لئی حدیث صحیح کو ترک کر دینے کی کوئی وجہ نہین ہی
اور یہی بات موافق ہی قول امام احمدؒ اور قدوری حنفی اور ابن صلاح وغیرہ کے اور
رد المحتار مین ہی ولو ان رجلا برئ من مذهبه باجتهاد وضح له كان محمودا ماجورا یعنے
اگر کوئی اپنے مذہب سے نکلا ساتھہ کوشش اور تحقیق کے تو ہوگا لایق تعریف کے
اور اجر پانے والا اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صد ۱۲۷ سد ۱۱ کہ تحریف کے اسباب مین
سی ہی تقلید غیر معصوم کی کہ اوس کی مقلد اوس کی قول کو الیا حق جانتے مین کہ
کہ اوس کی ساتھہ صحیح حدیث کو رد کر دیتے ہین اور یہ تقلید مخالف ہے اوسکے
جسپر امت مرحومہ کا اتفاق ہے اور اتفاق ہوا ہے مجتہدون کی تقلید
جائز ہونے پر یہ جانکر کہ مجتہد خطا بہی کرتا ہے اور حق پر بہی ہوتا ہے
اور ساتھہ انتظار حدیث حضرت کی اور ساتھہ قصد اسبات کے کہ جس مسئلہ مین
تقلید کر چکا ہے اگر حدیث صحیح اوس کی مخالف ظاہر ہو گی تو تقلید کو ترک اور
حدیث پر عمل کرے گا اور اوسی مین ہی صد ۱۶۰ سد ۱۲ فخ لا سبب للمخالفۃ حدیث النبی
صلے اللہ علیہ وسلم الا النفاق خفی او حمق جلی یعنی وقت ظاہر ہو جانے حکم حضرت کے
حضرت کے حدیث سے مخالف عمل کرنے کا سبب چہپا نفاق یا صریح احمقا پن ہے
اور اوسی مین ہے صد ۱۶۱ سد ۳ فان هذا قد خالف اجماع القرون
الاول وناقض الصحابة والتابعين یعنی بیشک یہ تقلید مذہب معین کے جو مذکور ہوئی
مخالف ہی اجماع اول کی اور مخالف ہی صحابہ اور تابعین کے اور اوسی مین ہی صد ۱۶۱ سد ۱۴
اگر پہونچی ہمکو حدیث صحیح رسول معصوم کے جسکے اطاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہی کہ ہو خلاف مذہب امام کی اور
حدیث کو ترک کر دین اس گمان سے کہ امام کا قول ہی حدیث سے ہے تو ہم سے
زیادہ کون ظالم ہوگا اور ہمارا کیا عذر ہوگا جس دن لوگ رب العالمین کے آگے ہم کھڑے ہونگے

اور صراط مستقیم مولانا اسماعیل شہید مین ہی پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح یابد اتباع
ہیچ مجتہد در آن نکند الخ اور تفسیر مظہری مین ہی تحت اس آیہ کریمہ کے ان لا یتخذ
بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ یجب علیہ اتباع الحدیث ولا یمنعہ الجمود علی مذہب
یعنے واجب ہے اتباع حدیث کا اور نہین روکیگا عمل حدیث سے مذہب پر جم
رہنا اور اوسی مین ہی تحت مین اس قول اللہ تعالی کی واذا تنازعتم فی شیٔ الایۃ اذا
افتی المجتہد وظہر ان فتواہ مخالف للکتاب والسنۃ وجب علینا اتباع الکتاب
والسنۃ یعنے جب فتوا دے مجتہد اور ظاہر ہو جاوے کہ اوسکا فتوا مخالف قرآن
اور حدیث کے ہے تو واجب ہے ہم پر تابعداری قرآن اور حدیث کی اور
تنویر العینین مولانا اسماعیل شہید مین ہی فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک
یعنے مخالف حدیث کے اگر امام کے قول کو ترک نکرے تو اوس مین شرک کی آمیزش
ہے اور فتوحات مکیہ مین ہے واما اذا صح الحدیث وعارضہ قول امام او صاحب
یترک قول ذلک الامام وصاحبہ یعنے جب صحیح ہو جاوی حدیث اور اوس کی مخالف
ہو قول امام یا اوس کی یار کا تو اوس قول کو ترک کردے اور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ
صاحب رح مین ہی و اما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض کردن انچہ موافق
باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن اور فرمایا حضرت ابو حنیفہ
اور سب امامون نی کہ جب تمکو حدیث ملے اوس پر عمل اور ہمارے قول کو ترک کرو
چنانچہ جواب مسئلہ مین بیان ہو چکا **ف** اسطرح کے بہت اقوال معیار الحق
اور تحفۃ الاخوان اور تحفۃ المتقین وغیرہ مین منقول ہین اور اسواسطے کہ اکابر کے
قول پر لوگون کا بڑا اعتقاد ہے اور قران حدیث کو مثل معما اور چیستان کے
جانکر اوس کی سند نہین مانتے یہ اقوال نقل کئے گئے ہین ورنہ حضرت کی حدیث
کے ساتھہ ہر کسیکی تقلید کو چھوڑ دینا یہ مسئلہ تو نہایت ظاہر اور ہمارا عین ایمان ہے

اور حضرت معاذ رض کو فتان فرمایا صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ و السلام نی لسبب طول
قراءۃ بلا رغبت مقتدیوں کی کہ یہ امر خلاف سُنّت تہا اب ایسے کسی شخص کو کہ نہ
صاحب وحی ہی نہ مجتہد اوس فرمانے پر قیاس کر کے نہیں پہونچتا کہ فتنہ انگیز
کہے ایسے تارکان تقلید کو کہ نیت اون کی جو درس تدریس اور رسالہ ہائے مصنفہ
مین اکثر مضامین ایسے ہوتے ہین کہ اون مین مولوی صاحب کسیکی تقلید سے نہین
فرماتے اور نہین لکھتے بلکہ اپنے ہی قیاس سے فرماتے اور لکھتے ہین خصوصًا
معنے خاتم النبیین کے جو مولوی صاحب نے رسالہ تحذیر الناس مین تحریر فرمائے ہین کسی حدیث اور کسی مفسر
اور محدث اور مجتہد کے قول سی نہین لکھی بلکہ برخلاف تمام مفسرین کی ہین ہان تارکان
تقلید اور فتنہ انگیز کا لفظ اون لوگون کی حق مین صادق آتا ہے جنہون نی تقلید کو
مطلق ترک کیا اور فتنہ برپا کیا یعنے اول تو ایک امام خاص کی مذہب اور قول کی
سوائے تمام ائمہ مجتہدین اہل سنت کی تقلید کو بلکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث کو بہی ترک کیا اور اس امر مین اظہار نیت خیر یعنے مصلحت اندیشی
کرتے ہین اور جب اوس امام خاص رح کا یہ قول سُنا کہ جب حضرت کی حدیث ملی وہ میرا
مذہب ہے اوس پر عمل اور میرا قول جو اوس کی مخالف ہو ترک کیجیو تو امام کے اس قول
سے یہ عمل نکالا تو اوس امام کے مقلد بہی نہ رہے اور عاملان سنت اور حدیث
کے ساتھ طرح طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی کر کے فتنہ انگیز ہوئے البتہ یہ لوگ
تارکان تقلید فتنہ انگیز ہین یا وہ لوگ جنہون نی چارون دلیلین شرعی اور مجتہدون کی تقلید کو ترک کر کے اپنی طرف سے اور اپنے قیاس ناقص سے
نئے مضمون بنا کر اپنے مدعا باطل کی دلیل بنایا یا وہ لوگ جنہون نی آیات
احادیث کے معانی برخلاف مفسرین محدثین محققین کے اپنی رائے سے
اور باعث تحریف دین کی ہوئے چنانچہ اون کا مذکور اسی بحث میں ہو چکا ہے

علماء کم فہم کے لکہا گیا ہے کہ یہ لوگ بہی بہتہائے تارک تقلید اور باعث گمراہ کرنے
عوام الناس کے اور ایذا رسان مسلمانان متبعان سنت کے اور فتنہ انگیز
ہوئے چنانچہ ایسے ہی مولویون کی حق مین مولانا محمد قاسم صاحب نے لکہا
ہے کہ اس سبب سے اون کی یعنے تارکان تقلید سنت بخیر کے ایذا پہونچانے
والونکو بہت ہے برا جانتا ہون اول ایذا ناحق دینا کسیکو جائز نہین چنانچہ
رسول الله صلے الله علیہ نے فرمایا ہے ومنعنی ربی ان اظلم معاہدا او غیرہ
یعنے میرے رب نے مجکو منع فرمایا ہے کہ ظلم کرون عہد والی یا غیر
اوسکے یہانتک کہ ذبیحہ کو بہی ضرورت سے زیادہ ایذا دینا جائز نہین
چہ جائے کہ مسلمان کو الله تعالے فرماتا ہے ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات
الآیہ یعنے جنہون نے فتنہ مین ڈالا ایمان والی مردون اور عورتون کو اور
اوس سی توبہ نہ کی تو اون کے لئے عذاب ہے جہنم کا اور جلتی آگ کا اور
حدیث شریف مین بہت منع آیا ہے مسلمان پر ظلم کرنا اور اوسکو حقیر جاننا
اور بے عزت کرنا اور بغض بیچ رکہنا اور ترک ملاقات کرنا اور فرمایا حضرت
نے کہ ملعون ہے جو مسلمان کو تکلیف دیوے یا اوس سے مکر کرے
ایک دفعہ آپ نے منبر پر باواز بلند فرمایا کہ اے وہ لوگو کہ زبانی ہی مسلمان ہین
اور اونکے دلون مین ایمان نہین پہونچا مت ایذا دو مسلمانونکو اور اونکو مت
شرماؤ اور عیب جوئی مت کرو جو مسلمان کی عیب جوئی کریگا الله اوس کی
عیب کو پکڑیگا اور جس کی عیب کو الله پکڑیگا اوس کی فضیحت کرے گا
اگرچہ اپنے گہر مین چہپ کر کرے اور فرمایا کہ مسلمانون مین صلح کروادو
الله قیامت مین مسلمانون مین صلح کروا دیگا اور الله تعالے نے فرمایا
کہ عزت واسطے الله کے ہے اور واسطے رسول کے اور واسطے

ایمان والونکے اور سوائے اسکے اس امر مین بہت کچھہ وارد ہے باقی جو جو کچھہ آپ نے تمہید مین لکھا ہے سب بجا ہے یعنی
لفظ اما بعد فقیر نصر اللہ سے تا لفظ جزاک اللہ خیر دے جو لکھا ہے یہہ سب ٹھیک و درست ہے اس سے زیادہ
اور کیا عرض کیجیے مہر میرے پاس اب کیا کبھی ہوئی ہی نہین اسلیئے مہر لگانے سے معذور ہون

العبد محمد قاسم عفی عنہ

فہرست نصرۃ الاخوان

مطبع فاروقی دہلی باہتمام سید محمد معظم مطبوع گردید